مرشدانِ خبر

روزنامہ ممبئی رابطہ

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:16
طلوع آفتاب	06:31
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	06:53

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ شاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ’’ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہوجاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا، اور حج مبرور (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔‘‘ (بخاری)

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 97, Tuesday- 07 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۹۷ ۞ منگل ، ۷/اپریل ،۲۰۲۶، ۱۸/شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

یوپی کے دیہاتیوں نے رضاکارانہ طور پر مدرسہ، مسجد، اسکول کو بلڈوزر سے مسمار کردیا

سنبھل: تعمیرات کو صاف کرنے کے لیے گاؤں میں ایک بلڈوزر تعینات کیا گیا تھا، جس کی ادائیگی گاؤں والوں نے کی تھی۔ اتر پردیش کے سنبھل ضلع کے مبارک پور بند گاؤں کے رہائشیوں نے اتوار، 5 اپریل کو بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے ایک مدرسہ، ایک مسجد، اور ایک پرائمری اسکول کو مسمار کرنا شروع کردیا جو غیر قانونی طور پر قبضہ شدہ سرکاری زمین پر بنائے گئے تھے۔ ہفتہ، 4 اپریل کو، گاؤں کے سرپنچ کے شوہر حاجی منور نے تحصیلدار دھیریندر کمار سنگھ سے انہدام کے کام کو انجام دینے کے لیے مشینری فراہم کرنے کی درخواست کی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ صرف دستی مزدوری ہی اس کام کے لیے ناکافی ہے۔ اتوار کے روز، گاؤں میں ایک بلڈوزر تعینات کیا گیا تھا، جس کی قیمت گاؤں والوں نے ادا کی تھی، جس میں ڈھانچے کو صاف کرنے کے لیے، غوث المدرسہ، ایک مسجد اور گرام سبھا کی ساڑھے تین بیگھہ اراضی پر پھیلے ایک پرائمری اسکول شامل تھے۔ منور نے کہا کہ ڈھانچے کو صاف کرنے میں تقریباً 20 گھنٹے لگیں گے۔ ’’تحصیلدار نے ہفتے کے روز گاؤں کا دورہ کیا، اور ہم نے انھیں سمجھایا کہ ڈھانچے کو دستی طور پر گرانا ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس میں کافی وقت لگے گا۔ اس لیے ہم نے ان سے ایک کھدائی کرنے والا فراہم کرنے کی درخواست کی، جو آج پہنچا ہے۔

دہلی اسمبلی کی سیکورٹی میں بڑی کوتاہی

گیٹ توڑکر اندر داخل ہوئی نامعلوم کار، احاطہ میں گلدستہ رکھ نقاب پوش شخص

دہلی سکریٹریٹ کے ایک افسر نے کہا کہ ’’ڈرائیور اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا کے دفتر کی جانب بڑھا اور پیچھے ہٹنے سے قبل پورچ کے پاس پھولوں کا گلدستہ رکھا۔ بوکے میں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی ہے۔‘‘ دہلی اسمبلی میں پیر (6 اپریل) کو سیکورٹی میں بڑی کوتاہی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ ایک نامعلوم کار مین گیٹ سے ٹکرا کر کمپلیکس میں داخل ہوگئی، جس کے بعد اسٹاف اور سیکورٹی والوں میں افراتفری مچ گئی۔ افسران کے مطابق کار کے اندر سے ایک نقاب پوش شخص نیچے اترا اور ایک گلدستہ اسمبلی احاطے میں رکھ کر واپس لوٹ گیا۔ دہلی پولیس کے مطابق اسمبلی میں داخل ہونے والی کار اتر پردیش میں رجسٹرڈ ہے، جو کہ گیٹ نمبر 2 سے زبردستی اندر داخل ہوئی اور اس لوہے کے گیٹ کو توڑ دیا۔ ڈرائیور دہلی اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا کے دفتر کی جانب بڑھا اور برآمدے کے پاس پھولوں کا ایک گلدستہ رکھ دیا۔ اس واقعہ نے سیکورٹی کے حوالے سے سنگین تشویش کا اظہار کیا ہے اور افسران اسے سیکورٹی میں ممکنہ کوتاہی کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ افسران کے مطابق ایک نقاب پوش آدمی کار چلا رہا تھا، جو دوپہر کے تقریباً 2 بجے اسمبلی احاطہ کے گیٹ نمبر 2 کو توڑ کر اندر داخل ہوگئی۔ دہلی سکریٹریٹ کے ایک افسر نے کہا کہ ’’ڈرائیور اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا کے دفتر کی جانب بڑھا اور پیچھے ہٹنے سے قبل پورچ کے پاس پھولوں کا گلدستہ رکھا۔ بوکے میں کوئی مشکوک چیز نہیں ملی ہے۔ وی آئی پی گیٹ پر سی آر پی ایف سیکورٹی میں تعینات تھے، اس کے بعد ڈرائیور فرار ہوگیا ہے۔ گاڑی کا نمبر یو پی-26 اے زیڈ 8090 ہے۔‘‘ دہلی پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی تحقیقات شروع کی ہے اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی بنیاد پر ڈرائیور اور کار کی تلاش کی جارہی ہے۔ افسران نے کہا کہ اس واقعہ سے سنگین سیکورٹی خدشات پیدا ہوئی ہیں اور اسے ممکنہ ’سیکورٹی بریچ‘ کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ واقعہ حال ہی میں ختم ہوئے بجٹ سیشن کے دوران اسمبلی کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملنے کے بعد ہوئی ہے، جس سے کمپلیکس کی سیکورٹی کو لے کر تشویش میں اضافہ ہوگیا ہے۔ پیر کی دوپہر تقریباً 2 بجے، اتر پردیش (UP) کے رجسٹریشن نمبر والی ایک سفید رنگ کی SUV (ٹاٹا سیرا) نے دہلی اسمبلی کے گیٹ نمبر 2 کی رکاوٹوں اور لوہے کے گیٹ کو توڑتے ہوئے اندرونی احاطے میں داخلہ حاصل کیا۔ کار سوار شخص نقاب پہنے ہوئے تھا۔ وہ گاڑی سے نکلا اور اسمبلی اسپیکر وجیندر گپتا کے دفتر کے باہر پورچ میں موجود ان کی گاڑی میں ایک پھولوں کا گلدستہ رکھا۔ بعض رپورٹس کے مطابق اس نے اسپیکر کی گاڑی پر سیاہی بھی پھینکی۔ دہلی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے شمالی دہلی سے گاڑی کو ضبط کرلیا اور ڈرائیور سمیت تین افراد کو حراست میں لے لیا۔ ڈرائیور کی شناخت سربجیت سنگھ (عمر 37 سال) کے طور پر ہوئی ہے، جو پیلی بھیت (اتر پردیش) کا رہنے والا ہے۔

تملناڈو: مدورائی کی ضلع عدالت نے ۹/ پولیس اہلکاروں کو دی سزائے موت، باپ بیٹے پر ظلم کا ملا انصاف

جج متھوکمارن نے کہا کہ اگر عام شہری نے یہ جرم کیا ہوتا تو عام سزا دی جاسکتی تھی، لیکن جرم پولیس نے کیا ہے۔

عدالت نے کہا کہ حراست میں تشدد کی یہ واضح مثال ہے۔ تمل ناڈو میں 9 پولیس اہلکاروں کو سزائے موت دیے جانے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مدورائی کی ضلع عدالت نے پیر کے روز ساتنا کولم میں حراستی موت معاملہ میں قصوروار پائے گئے 9 پولیس اہلکاروں کو موت کی سزا سنائی ہے۔ عدالت نے کہا کہ یہ معاملہ ’نایاب‘ زمرہ کا ہے۔ ان پولیس اہلکاروں کو جون 2020 میں پی جیراج اور ان کے بیٹے جے بینکس کی حراست میں موت اور مظالم کے معاملہ میں قصوروار پایا گیا۔ جج متھوکمارن نے اس معاملہ میں سزا سناتے ہوئے کہا کہ اگر عام شہری نے یہ جرم کیا ہوتا تو عام سزا دی جاسکتی تھی، لیکن جرم پولیس نے کیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ حراست میں تشدد کی یہ واضح مثال ہے۔ ثبوتوں سے پتہ چلا کہ باپ اور بیٹے کو پولیس حراست میں بری طرح پیٹا گیا۔ انسپکٹر ایس سری دھر نے حملہ کے لیے اکسایا، جبکہ دیگر پولیس اہلکار تشدد اور اس کے بعد ثبوتوں کو چھپانے میں شامل تھے۔ قابل ذکر ہے کہ ملزمین پر قتل، سنگین چوٹ پہنچانے، ثبوت پیدا کرنے اور جھوٹے معاملے درج کرنے کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ پولیس نے 58 سالہ جیراج اور 31 سالہ بینکس کو 19 جون 2020 کو حراست میں لیا تھا۔ ان پر کووڈ-19 لاک ڈاؤن کے دوران اصول توڑنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ کچھ دنوں بعد ان کی کوول پتی سرکاری اسپتال میں موت ہوگئی تھی۔ جانچ میں پتہ چلا کہ پولیس حراست میں ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے تھے۔ سی بی آئی نے فورنسک ثبوت، میڈیکل رپورٹ اور گواہوں کے بیانات کی بنیاد پر ثابت کیا کہ ساتنا کولم تھانہ میں ان پر شدید حملہ ہوا تھا۔ تھانہ میں پائے گئے خون کے دھبے اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں درج چوٹیں اہم ثبوت رہے۔ ملزم اسپیشل ڈپٹی انسپکٹر پالدورائی کی مقدمہ کے دوران کورونا سے موت ہوگئی تھی۔ یہ معاملہ پورے ملک میں حراستی تشدد اور پولیس کی جوابدہی پر بحث کا مرکز بن گیا تھا۔ اب سزا سنائے جانے کے بعد معاملہ آخری مرحلہ میں داخل ہوگیا ہے۔

ایک رات میں پورے ایران کو تباہ و برباد کردیں گے، یہ حملہ کبھی بھی ہوسکتا ہے

پریس کانفرنس میں ٹرمپ کا دعویٰ، ٹرمپ نے کہا کہ ان کی حکومت ایران میں گرائے گئے ۲/امریکی فوجیوں کو بچانے کی کامیابی کا جشن منائے گی

ٹرمپ نے کہا کہ ان کی حکومت ایران میں گرائے گئے 2 امریکی فوجیوں کو بچانے کی کامیابی کا جشن منائے گی۔ ایسے مشن عام طور پر نہیں ہوتے، لیکن اس بار اچھے لوگوں کی ٹیم اور تھوڑی قسمت سے یہ کامیاب رہا۔ ایک طرف امریکی صدر ٹرمپ جنگ بندی کے لیے مذاکرہ کی بات کر رہے ہیں، دوسری طرف ایران کو تباہ کرنے کی لگاتار دھمکیاں بھی دے رہے ہیں۔ تازہ دھمکی انھوں نے وائٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے دوران دی ہے، جو کہ دنیا کو تشویش میں مبتلا کرنے والی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو ایک ہی رات میں پورے ایران کو تباہ و برباد کیا جاسکتا ہے، اور یہ حملہ کبھی بھی ہوسکتا ہے۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ اگر ایران طے وقت تک آبنائے ہرمز نہیں کھولتا ہے تو اس کے بجلی گھر، پل اور دوسرے ضروری ڈھانچے پر بڑے حملے کیے جائیں گے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ایران کے خلاف امریکہ جنگ میں بہت اچھا کر رہا ہے۔ ایران میں گرائے گئے 2 امریکی فوجیوں کے ریسکیو کا ذکر بھی امریکی صدر نے پریس کانفرنس میں کیا۔ انھوں نے کہا کہ امریکی حکومت 2 امریکی فوجیوں کو بچانے کی کامیابی کا جشن منائے گی۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے امریکی فوجیوں کی ریسکیو سے متعلق بتایا کہ ایسے مشن عام طور پر نہیں ہوتے، لیکن اس بار اچھے لوگوں کی ٹیم اور تھوڑی قسمت سے یہ مشن کامیاب رہا۔ ٹرمپ نے اسے تاریخی آپریشن بتایا اور کہا کہ امریکی فوج اپنے کسی بھی شہری کو پیچھے نہیں چھوڑتی۔ اس مشن میں کئی لوگوں نے مدد کی۔ اس میں تھوڑی قسمت بھی ساتھ تھی اور دونوں ایئر مین بہت بہادر تھے۔ سی اے آئی نے بہت شاندار کام کیا، انھوں نے پائلٹ کو ڈھونڈ نکالا۔ یہ تنکوں کے ڈھیر میں سوئی تلاش کرنے جیسا تھا۔ امریکی صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ انھوں نے فوج کو حکم دیا تھا کہ پھنسے ہوئے ایئر مین کو بچانے کے لیے جو بھی ضروری ہو، وہ کیا جائے۔ بچاؤ میں فوجیوں نے بڑا جوکھم لیا، لیکن کسی کو چوٹ نہیں لگی۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ زخمی ایئر مین خون بہنے کے باوجود پہاڑ چڑھ کر اپنی لوکیشن بھیجنے میں کامیاب رہا۔ ایئر مین کو بچانے کے مشن میں 155 طیارے لگائے گئے تھے، جن میں 4 بامبر، 64 فائٹر جیٹ، 48 ریفیولنگ ٹینکر اور 13 ریسکیو طیارے شامل تھے۔ ٹرمپ کے مطابق اس آپریشن میں چالاکی بھی کی گئی تاکہ دشمن کو غلط لوکیشن کا اندازہ ہو۔

’امریکہ کی ۱۵/نکاتی تجویز زیادہ مطالبات پر مبنی، ہم نے مطالبات کا اپنا ایک الگ سیٹ تیار کیا ہے‘، ایران جنگ بندی کو تیار!

تہران میں ایک پریس کانفرنس کے دوران ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر تہران اپنی پوری طاقت سے اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ یوں تو تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے، لیکن کچھ ایسے اشارے ملے ہیں جو جنگ بندی کی راہ آسان بنا سکتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران نے پیر کے روز ایک بیان دیا ہے، جس میں کہا ہے کہ اس نے ثالثوں کی طرف سے پیش کردہ تجاویز پر اپنا جواب تیار کرلیا ہے۔ حالانکہ اس نے یہ بھی کہا کہ جب تک امریکہ و اسرائیل حملہ تیز کرتے رہیں گے، وہ براہ راست مذاکرہ میں شامل نہیں ہوگا۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے کہا کہ جنگ بندی کے لیے تہران نے اپنے قومی مفاد کی بنیاد پر شرطیں تیار کی ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ ’’امریکہ کی 15 نکاتی تجویز زیادہ مطالبات پر مبنی ہے۔ ہم نے مطالبات کا اپنا ایک الگ سیٹ تیار کیا ہے، اور اسے رسمی شکل دے دیا ہے۔ اس امکان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اصفہان میں پائلٹ بچاؤ مہم صرف ایک دھوکہ تھا، جس کا مقصد ایران کے افزدہ یورینیم کو ضبط کرنا تھا۔‘‘ اس نے مزید کہا کہ ’’عمان کے ساتھ بات چیت کا مرکز آبنائے ہرمز کے ذریعہ جہازوں کے محفوظ راستہ کے لیے ایک پروٹوکول بنانے پر ہے۔‘‘ تہران میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایرانی وزیر خارجہ اسماعیل بقائی نے اپنے کچھ عزائم ظاہر کیے۔ انھوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر تہران ’اپنی پوری طاقت‘ سے اپنے ملک کی حفاظت کرے گا۔ انھوں نے امریکہ اور اسرائیل پر الزام عائد کیا کہ ان کی ’کوئی ریڈ لائن‘ نہیں ہے اور وہ بین الاقوامی قوانین کو نظر انداز کرتے ہیں۔ بقائی نے ثالثوں کے ذریعہ بھیجے گئے امریکہ کی مبینہ 15 نکاتی جنگ بندی تجویز کو غیر مدلل قرار دیا اور کہا کہ دھمکیوں کے ساتھ بات چیت نہیں ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں کسی بھی سمجھوتہ کو قبول تبھی کیا جائے گا جب وہ ایران کے قومی سیکورٹی کے مفاد میں ہوں گے۔ اس درمیان ایران کا کہنا ہے کہ وہ عارضی جنگ بندی کے بدلے آبنائے ہرمز کھولنے کو راضی نہیں ہے۔

بھارتی ایلچی نے بنگلہ دیش کے وزیر اعظم سے ملاقات کی

عوام پر مبنی تعاون پر تبادلہ خیال کیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر پرنئے ورما نے پیر کے روز بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان سے بشکریہ ملاقات کی۔ انہوں نے نئی دہلی اور ڈھاکہ کے درمیان تعلقات پر بات چیت کی، جس میں دونوں ممالک کی قومی ترقی کی ترجیحات کے ساتھ منسلک متعدد شعبوں میں عوام پر مرکوز تعاون پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں ملاقات کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، ہندوستانی ہائی کمیشن نے نوٹ کیا، ہائی کمشنر نے ایک مثبت، تعمیری اور مستقبل کے حوالے سے نقطہ نظر اپناتے ہوئے اور باہمی مفاد اور باہمی فائدے کی بنیاد پر بنگلہ دیش کی حکومت اور عوام کے ساتھ مل کر کام کرنے کے ہندوستان کے ارادے سے آگاہ کیا‘۔ ہائی کمشنر پرنئے ورما نے وزیر اعظم طارق رحمان سے بشکریہ ملاقات کی۔ انہوں نے دونوں ممالک کی قومی ترقی کی ترجیحات کے ساتھ منسلک متعدد ڈومینز میں عوام پر مرکوز تعاون پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے دوطرفہ مصروفیات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس نے مزید کہا کہ بات چیت میں صحت عامہ، مالیاتی شمولیت، خواتین کو بااختیار بنانے، دیہی ترقی، دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری، کاروبار کرنے میں آسانی، ٹیکنالوجی کی شراکت داری، اور بجلی اور توانائی کے تعاون سمیت وسیع شعبوں میں تعاون کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ہائی کمشنر نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان-بنگلہ دیش تعاون کو اپنی جغرافیائی قربت کو اقتصادی اور کنیکٹیویٹی روابط کو مضبوط بنا کر اور ثقافتی اور عوام سے لوگوں کے تبادلے کو بڑھا کر نئے مواقع میں تبدیل کرنا چاہیے۔ ہائی کمشنر نے بنگلہ دیش کی حکومت اور عوام کے ساتھ باہمی مفاد اور باہمی فائدے کی بنیاد پر مثبت، تعمیری اور مستقبل کے حوالے سے کام کرنے کے ہندوستان کے ارادے سے آگاہ کیا۔ 3 اپریل کو ہندوستان میں بنگلہ دیش کے ہائی کمشنر ریاض حمیداللہ نے چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی کے ساتھ دفاعی تعاون پر بات چیت کی۔ حمیداللہ اور جنرل دویدی نے مشترکہ تربیتی اقدامات سمیت دوطرفہ دفاعی تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔

پولیس تھانوں میں ’سی سی ٹی وی‘ کی کمی پر سپریم کورٹ سخت

مرکزی داخلہ سکریٹری کو کیا

قوانین کی عدم تعمیل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عدالت نے جھارکھنڈ کو ایک ایسی ریاست کے طور پر نشان زد کیا جہاں سی سی ٹی وی کیمرے لگانے میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ راجستھان سمیت ملک کی دیگر ریاستوں کے پولیس تھانوں میں سی سی ٹی وی کیمروں کی کمی سے متعلق از خود نوٹس معاملہ پر پیر (6 اپریل) کو سپریم کورٹ نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ عدالت نے مرکزی داخلہ سکریٹری کو طلب کرتے ہوئے انہیں ذاتی طور پر پیش ہونے کی ہدایت دی ہے۔ جسٹس وکرم ناتھ نے کہا کہ ہندوستان کے داخلہ سکریٹری اس عدالت کے سامنے موجود رہیں تاکہ سپریم کورٹ کی نگرانی میں جاری منصوبے کے نفاذ میں ان سے مناسب مدد حاصل کی جاسکے۔ سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو دوسری ریاستیں اس پر عمل کیوں نہیں کرسکتیں؟ جسٹس سندیپ مہتا نے کہا کہ وہ میٹنگ کر کے کیرالہ ماڈل کے کے مطابق ترقی کیوں نہیں کرسکتے؟ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ کو سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے بتایا کہ کئی ریاستوں نے اس سمت میں کافی ترقی کی ہے، لیکن کچھ ریاستیں اب بھی پیچھے ہیں۔ وکیل نے کہا کہ اس میں شاید کچھ اور سیاسی وجوہات بھی شامل ہیں۔ سینئر وکیل سدھارتھ دوے نے عدالت کو مزید بتایا کہ کیرالہ، مدھیہ پردیش اور راجستھان جیسی ریاستوں نے مضبوط سی سی ٹی وی سسٹم نافذ کیے ہیں۔ خاص طور سے کیرالہ میں پولیس افسر موبائل کے ذریعہ ریئل-ٹائم مانیٹرنگ کرسکتے ہیں۔ جب دوے نے کہا کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو جسٹس ناتھ نے کہا کہ ’’اگر آپ کہتے ہیں کہ کیرالہ میں سب سے اچھا انتظام ہے تو دیگر ریاستیں اس پر عمل کیوں نہیں کرسکتیں؟‘‘ قوانین کی عدم تعمیل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عدالت نے جھارکھنڈ کو ایک ایسی ریاست کے طور پر نشان زد کیا جہاں سی سی ٹی وی کیمرے لگانے میں بہت کم پیش رفت ہوئی ہے۔ عدالت نے دہلی اور کچھ مرکزی ایجنسیوں میں بھی پائی جانے والی خامیوں کا ذکر کیا۔

مختصر مگر اہم خبریں

دہلی: مسلمانوں کے گھروں کے باہر پنجرے میں بند سور

نئی دہلی: تین آدمی سور کو ایک گھر کے دروازے سے دوسرے دروازے تک لے جاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ دہلی کے چاندنی چوک کے ایک علاقے کے مقامی باشندوں نے مبینہ طور پر مسلم خاندانوں کے گھروں کے باہر پنجرے میں بند خنزیر رکھے اور میڈیا کی آمد کی اطلاع ملتے ہی انہیں فوری طور پر ہٹا دیا۔ یہ واقعہ کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن (سی سی ٹی وی) کیمرے میں قید ہوگیا۔ مورخہ 13 فروری، ریکارڈنگ دو ماہ بعد پیر 6 اپریل کو منظر عام پر آئی۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ کیشو پورم پولیس اسٹیشن حدود کے تحت تری نگر علاقے کی کالونی کے اندر کچھ مکانات کے دروازے کے باہر مکین پنجرے لگا رہے ہیں۔ تین آدمی سور کو ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک لے جاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ ایک اور کلپ میں لوگوں کا ایک گروپ پنجرے کے پاس جمع دیکھا گیا ہے۔ ریکارڈنگ میں موجود ایک شخص کا کہنا ہے کہ ’’کچھ ایسے سماج دشمن عناصر ہیں جو ہماری جانوروں کی پرورش کی سرگرمیوں میں مداخلت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ہمیں ان جانوروں کو پالنے یا پالنے سے صاف منع کرتے ہیں، اور یہاں تک کہ انہیں کھانا کھلانے سے بھی منع کرتے ہیں، تاہم، یہاں کچھ مختلف نوعیت کے لوگ بھی ہیں، جو اس کے برعکس کرتے ہیں، انہیں روٹی جیسی آسان چیزیں پیش کرتے ہیں،‘‘ ریکارڈنگ میں موجود ایک شخص کا کہنا ہے۔ مسلمانوں کو سور کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا ہے اور خنزیر کو ناپاک سمجھتے ہیں۔ سیاست ڈاٹ کام سے بات کرتے ہوئے، کیشو پورم پولیس نے کہا کہ واقعہ کی تفتیش جاری ہے اور وہ اس وقت مزید تفصیلات فراہم نہیں کرسکتے۔

کف سیرپ معاملہ: شبھم جیسوال مفرور مجرم قرار

وارانسی: اتر پردیش کے شہر وارانسی کی ایک عدالت نے کف سیرپ کی اسمگلنگ کے ایک بڑے معاملے میں کلیدی ملزم اور سرغنہ شبھم جیسوال کو مفرور مجرم قرار دے دیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج (فاسٹ ٹریک کورٹ-14) نے ہفتہ کے روز اس معاملے میں فرار ملزم شبھم جیسوال کو بی این ایس ایس کی دفعہ 84(4) کے تحت مفرور مجرم قرار دیا۔ پولیس کے مطابق، شبھم جیسوال کے خلاف عدالت نے 27 فروری کو اعلانِ عام جاری کر دیا تھا۔ عدالت کی جانب سے جاری حکم نامے کی ایک نقل ملزم کے گھر کے مرکزی دروازے پر چسپاں کی گئی، جبکہ ایک اور نقل عوامی مقام یعنی بس اسٹینڈ پر بھی لگائی گئی۔ اس حکم کی تعمیل ملزم کے گھر پر گواہوں کی موجودگی میں کی گئی۔ چونکہ ملزم شبھم جیسوال مقررہ تاریخ 30 مارچ کو عدالت میں پیش نہیں ہوا، اس لیے عدالت سے درخواست کی گئی تھی کہ اسے مفرور مجرم قرار دیا جائے، جسے عدالت نے منظور کرلیا۔

لیہ میں امنڈی ایران کے تئیں ہمدردی

25000 روپے میں فروخت ہوا ایک انڈا

10 روپے کے انڈے کو 25000 روپے میں خریدنے والے شخص کا کہنا ہے کہ یہ قیمت انڈے کی نہیں، بلکہ ان بچوں اور مظلوموں کے تئیں ہمدردی ہے جو اس مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ لداخ کے لیہ ضلع سے انسانیت اور اتحاد کی ایک انوکھی مثال سامنے آئی ہے۔ ایران میں بحران کا سامنا کر رہے متاثرین کی مدد کے لیے وہاں کے مقامی لوگوں نے دل کھول کر عطیہ دیا ہے۔ اس دوران ایک نیلامی نے سب کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی ہے۔ دراصل ایران کے متاثرین کی مدد کے لیے چندہ اکٹھا کیا جارہا ہے۔ اسی مہم کے دوران ایک نیلامی منعقد کی گئی، جس میں ایک معمولی انڈے کی بولی 25000 روپے تک جا پہنچی۔ اسے خریدنے والے شخص کا کہنا ہے کہ یہ قیمت انڈے کی نہیں، بلکہ ان بچوں اور مظلوموں کے تئیں ہمدردی ہے جو اس مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ اس نیلامی میں انڈا خریدنے والے شبیر حسین نے ’اے این آئی‘ سے بات کرتے ہوئے اپنے اس قدم کی وجہ بتائی۔

آسام میں کھڑگے اور کیرلم میں راہل۔ پرینکا نے پی ایم مودی کو بنایا ہدف تنقید

کانگریس صدر کھڑگے نے آسام کے نیلم بازار میں لوگوں کی جمع بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نریندر مودی اور ہیمنت بسواسرما کہیں بھی جاتے ہیں تو بس کانگریس کو برا بھلا کہتے ہیں

کانگریس کے سرکردہ لیڈران ملکارجن کھڑگے، راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی آج دن بھر انتخابی تشہیر میں مصروف نظر آئے۔ کانگریس صدر کھڑگے نے جہاں آسام کے مختلف علاقوں میں انتخابی اجلاس سے خطاب کیا، وہیں راہل- پرینکا نے کیرلم کے کچھ اہم علاقوں میں الگ الگ انتخابی تشہیر کی ذمہ داری سنبھالی۔ تینوں ہی لیڈران نے ریاستی حکومتوں کو تو نشانے پر لیا ہی، وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی ہدف تنقید بنایا۔ ملکارجن کھڑگے نے آسام کے نیلم بازار میں اپنی تقریر کے دوران کہا کہ ’’آسام کے وزیر اعلیٰ لوگوں میں فرقہ واریت کا زہر روز بھر رہے ہیں۔ ایک طرف حکومت میں بدعنوانی عروج پر ہے، دوسری طرف وزیر اعظم، وزیر داخلہ اور یہاں کے وزیر اعلیٰ عوام کو بتاتے ہیں کہ آسام میں سب کچھ ٹھیک ہے۔ لیکن یہ سچ نہیں ہے۔‘‘ انھوں نے برسراقتدار طبقہ پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ’’نریندر مودی اور ہیمنت بسواسرما کہیں بھی جاتے ہیں تو بس کانگریس کو برا بھلا کہتے ہیں۔ لیکن کانگریس نے ملک کو بنایا، ہزاروں ترقیاتی کام کیے، ملک کی بنیاد تیار کی۔ بی جے پی کے زمانے میں بس ایک کام ہوا۔ آسام کو پارٹی کا اے ٹی ایم بنا دیا گیا، جس سے بس وصولی کی جاتی ہے۔‘‘ کھڑگے نے وزیر اعظم مودی اور وزیر اعلیٰ ہیمنت بسواسرما پر جھوٹ بولنے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ ’’ہیمنت بسواسرما 100 جھوٹ بولنے والے نریندر مودی کا چیلا ہے۔ مودی نے عوام سے ڈھیر سارے وعدے کیے تھے، لیکن کہاں ہیں 2 کروڑ ملازمتیں؟ کہاں ہے نوٹ بندی سے فائدہ؟ کہاں ہے کسانوں کی دوگنی آمدنی؟ کہاں ہیں لوگوں کے اکاؤنٹ میں 15 لاکھ روپے؟‘‘ وہ واضح لفظوں میں کہتے ہیں کہ ’’آج آسام میں صرف لوٹ کا کھیل چل رہا ہے، جس میں بی جے پی والے اپنے دوستوں کو آسام کی جائیداد بانٹ رہے ہیں۔‘‘ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی 6 اپریل کی شام کیرالہ کے پلکڑ میں انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے دکھائی دیے۔ انھوں نے وزیر اعظم مودی اور بایاں محاذ (ایل ڈی ایف) حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ ’’پی ایم مودی خود کو صرف ہندوستان کا وزیر اعظم نہیں بلکہ ملک کا بادشاہ سمجھتے ہیں۔‘‘ راہل گاندھی کے مطابق مودی نے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا تھا کہ وہ بایولوجیکل نہیں ہیں اور براہ راست خدا سے بات کرتے ہیں، جو ان کی ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ راہل گاندھی نے کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ’’وہ بھی خود کو ریاست کا بادشاہ سمجھتے ہیں، جہاں اختلاف کرنے والوں کو دھمکایا جاتا ہے، ان پر حملے کیے جاتے ہیں یا انہیں مارا پیٹا جاتا ہے۔‘‘ انہوں نے ایل ڈی ایف حکومت کے اتحادیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے منی پور کو تشدد کی آگ میں جھونک دیا، چھتیس گڑھ میں کیرالہ کی خواتین پر حملے کیے اور ملک بھر میں نفرت پھیلائی۔ پرینکا گاندھی آج پیراوور، نیلامبور، ممپاڈ اور تھیرووَمباڈی وغیرہ میں انتخابی تشہیر کرتی ہوئی دکھائی دیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے دستخط والے جعلی خط کے ذریعے

۴ر لاکھ روپئے تاوان مانگنے والے دو دھوکہ باز گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولیس کے انسداد بھتہ خوری سیل نے وزیر اعظم نریندر مودی کے دستخط شدہ جعلی خط کا استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر 000,400 روپے تاوان کا مطالبہ کرنے کے الزام میں دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کو ایسپلا نیڈ کورٹ میں پیش کیا گیا جہاں سے انہیں تین دن کے پولیس ریمانڈ پر بھیج دیا گیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت ٹارگٹ میڈیا سے وابستہ توصیف حسین اسماعیل پٹیل (44) اور سدھی ناتھ دینا ناتھ پانڈے عرف سنیل (43) کے طور پر کی گئی ہے۔ دونوں شاستری نگر، گورگاؤں (مغربی) کے رہنے والے ہیں۔ شکایت کے مطابق، متاثرہ خاتون "میگا شریا" کے نام سے ایک این جی او چلاتی ہے، جو 2020 سے پسماندہ بچوں، اولڈ ایج ہومز اور یتیم خانوں کے لیے کام کر رہی ہے۔ شکایت کنندہ نے توصیف پٹیل اور اس کے ساتھی فرناز واڈیا سے 2022 میں ایک سماجی تقریب میں ملاقات کی۔ 18 مارچ کو، پٹیل نے مبینہ طور پر واٹس ایپ پر ایک صوتی نوٹ بھیجا، جس میں رقم کے بدلے وزیر اعظم کے دفتر سے سالگرہ کی مبارکبادی خط بھیجنے کی پیشکش کی گئی۔ شکایت کنندہ نے ابتدائی طور پر اس دعوے کو جعلی قرار دیا تھا۔

تاہم، ملزم نے خط حقیقی ہونے کا دعویٰ کیا اور 4 لاکھ روپے کی پبلک ریلیشن فیس کا مطالبہ کیا۔ اس کے بعد، 28 مارچ کو، فرناز واڈیا نے شکایت کنندہ کو مخاطب کرتے ہوئے، وزیر اعظم کے دستخط شدہ ایک خط کی ڈیجیٹل کاپی بھیجی، جس میں ان کے سماجی کام کی تعریف کی گئی۔ شکایت کنندہ نے ابتدائی طور پر یہ خط سوشل میڈیا پر شیئر کیا لیکن ساتھیوں کی جانب سے اس کی صداقت پر شکوک پیدا ہونے کے بعد اسے حذف کر دیا۔ ملزمان نے مبینہ طور پر اپنے مطالبات کو تیز کیا اور فریب کاری کے پیغام کو ساکھ دینے کے لیے شکایت کنندہ کے نام سے ایک جعلی ای میل آئی ڈی بنائی۔ شکایت کنندہ نے ملزم کو ورلی کے ایک کیفے میں مدعو کیا۔ وہیں، ملزم نے وزیر اعظم کے دفتر میں رابطے ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک "حقیقی" خط کے بدلے میں 4 لاکھ کا مطالبہ دہرایا۔ مسلسل دباؤ اور دھمکیوں کے بعد شکایت کنندہ نے پولیس سے رابطہ کیا۔ شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے، انسداد بھتہ خوری سیل نے ورلی سی فیس کے ایک ہوٹل میں جال بچھا دیا، جہاں ملزمین کو شکایت کنندہ سے رقم وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ پولیس نے ایک جعلی سالگرہ مبارکبادی کارڈ برآمد کیا جس پر مبینہ طور پر وزیر اعظم کے دستخط تھے، کھلونا نوٹوں کے بنڈل، 500 روپے کے دو اصلی نوٹ، اور جرم میں استعمال ہونے والے دو موبائل فون۔ ملزم کے خلاف این آئی اے اور آئی ٹی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ایک ایف آئی آر ورلی پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور بعد میں اسے تحقیقات کے لیے انسداد بھتہ خوری سیل کو منتقل کیا گیا تھا۔ شکایت کی بنیاد پر، پولیس نے تکنیکی تحقیقات کی اور ورلی کے علاقے میں جال بچھا دیا، جہاں ملزمان بھتہ کی رقم وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ پولیس کو دیگر ملزمان کے ملوث ہونے کا شبہ ہے۔ وہ وزیر اعظم کے جعلی دستخط اور لیٹر ہیڈ کے ماخذ، جعلی دستاویزات بنانے کے لیے استعمال ہونے والے ڈیجیٹل آلات اور سابقہ اسی طرح کے فراڈ کے بارے میں بھی تفتیش کر رہے ہیں۔

مہاراشٹر کے ۴۱ر لوگ سعودی میں پھنسے ہوئے ہیں

سپریا سولے نے ان کی فوری واپسی کی اپیل کی ہے۔

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی ورکنگ صدر اور ممبر پارلیمنٹ سپریا سولے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر سعودی عرب میں پھنسے ہوئے 41 ہندوستانی شہریوں کو ہندوستان واپس لانے کی اپیل کی ہے۔ سپریا سولے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ یہ تمام لوگ مہاراشٹر کے ضلع بھوکردن سے ہیں اور اس وقت سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ریاض سے ممبئی جانے والی ان کی اکاسا ایئر کی پرواز اچانک منسوخ کر دی گئی تھی، جس سے وہ سفر کرنے سے روک رہے تھے۔ سولے نے متاثرہ مسافروں کی فہرست بھی شیئر کی، جس میں آفرین بیگم شیخ نثار شیخ، شیخ طالب شیخ رؤف، سکندر خان عثمان خان، حسینہ بیگم سکندر خان، شیخ انور شیخ غفار، امجد سکندر خان، اسماء انور شیخ، سریہ بی سکندر خان پٹھان، سیما بیگم سکندر خان، منور خان، شیخ انور شیخ، منور خان، شیخ انور شیخ، حسینہ بیگم سکندر خان شامل ہیں۔ میمونی حکیم شیخ، جمیلہ بیگم وسیم احمد قاسمی، رفیق سعید قادری، سمیہ رفیق قادری، قادر غازی بیگ، وحید ہبی قادر بیگ، رفیق مجید شیخ، شکیل بائی رفیق شیخ۔ اس فہرست میں گوربی مختار شیخ، شیخ بشیر شیخ ناصر، شیخ انیسہ شیخ بشیر، ایم آر ظفر شیخ بشیر، سلطانہ شیخ بھی شامل ہیں۔ ظفر، شیخ انصر شیخ نثار، یونس شیخ یوسف، شیخ عبدالرؤف محمد یوسف، گرشید بی یوسف شیخ، شلیلیی یونس شیخ، رضیابی شیخ عبدالرؤف، نعیمہ سعید احمد قادری، منیرہ بیگم غلام نبی شیخ، شیخ سلطان شیخ عثمان، سہیل قاسمی، آفرین مصطفیٰ قاسمی، سہیل قاسمی، مستغفی، عبدالرؤف، شیخ انصار شیخ نثار اور دیگر شامل ہیں۔ سہیل قاسمی، اور مس عائشہ سہیل قاسمی۔ اپنی پوسٹ میں، انہوں نے کہا کہ اس وقت مسافروں کی حفاظت اور آسانی سے واپسی کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے سپریہ سولے نے وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر، سعودی عرب میں ہندوستانی سفارت خانہ اور وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال سے فوری مداخلت کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ متاثرہ شہریوں کو جلد از جلد ہندوستان واپس لانے کا عمل شروع کیا جائے اور انہیں ضروری مدد فراہم کی جائے۔ سولے نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ صرف ایک ہی سفر کے منسوخ ہونے کا معاملہ نہیں ہے، بلکہ بہت سے لوگوں کی محفوظ واپسی ہے۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے تمام قانونی اور انتظامی رکاوٹوں کو دور کرنے اور ان شہریوں کی ہندوستان واپسی کا فوری بندوبست کرنے کی اپیل کی۔ مقامی رہائشیوں اور اہل خانہ نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکام سے جلد از جلد امداد فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔

ممبئی دلی کو دہلانے کی سازش کرلا سے حماد صدیقی گرفتار

میرا بیٹا بے قصور ہے اس پر ایجنسیاں رحم کرے: دکھیارے والد جلال الدین صدیقی کی التجا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) دلی کو دہلانے کی سازش کے الزام میں گرفتار حماد کے والد جلال الدین صدیقی نے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے اسے بے قصور قرار دیا اور کہا کہ حماد موبائل فون پر فعال ضرور تھا لیکن وہ اس قسم کی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث نہیں ہوسکتا وہ فون پر گیمنگ ایپ پر فعال تھا۔ ۱۸ سالہ حماد کرلا اسٹیشن کے قریب ایک قدیم عمارت میں اپنے والدین اور بھائیوں کے ہمراہ مقیم تھا۔ جلال الدین صدیقی نے اس سے لاعلمی ظاہر کی ہے کہ ان کا بیٹا کس کے رابطے میں تھا اور وہ سوشل میڈیا پر کس گروپ کے رابطے میں تھے وہ اس سے واقف نہیں ہے فون پر رابطہ رکھتا تھا لیکن وہ بے قصور ہے دبلے پتلا کمزور لاغر بچہ میرا ہر برائی سے دور رہتا تھا موبائل سے ہی وہ برائی کی جانب مائل ہوسکتا ہے اگر اس سے کوئی غلطی ہے تو اس کا معاف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حماد نے کبھی بھی پولس اسٹیشن تک نہیں دیکھا والد نے زار و قطار روتے ہوئے کہا کہ میرے بچے کو تحفظ فراہم کیا جائے اور پولس و ایجنسیاں میرے بچے پر رحم کرے انہوں نے کہا کہ مجھے عدالت پر بھروسہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو پھنسایا جا رہا ہے میرے بیٹا ممبئی تک تنہا سفر نہیں کرسکتا ہے تو پھر وہ دلی یا دیگر صوبہ کیسے جاسکتا ہے اس کی گرفتاری کی خبر نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے میرے پیروں تلے زمین کھسک گئی ہے میں یومیہ کام کرتا ہوں اور اتنا پیسہ بھی میسر نہیں تھا کہ اپنے فرزند کی کالج کی فیس ادا کرتا اس لئے وہ پرائیوٹ امتحان دینے کی کوشش کررہا تھا میرے بچہ پڑھائی میں اچھا تھا اور وہ پڑھ لکھ کر ملک کی خدمت کرنے کیلئے وکیل جج بننے کے متمنی تھا لیکن بدقسمتی سے اسے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ کرلا سے حماد کی گرفتاری سے سنسنی پھیل گئی ہے سوشل میڈیا پر رابطہ میں رہ کر حماد جہادی چیٹ اور گروپ میں شریک تھا یہ الزام اے ٹی ایس اور دلی اسپیشل سیل نے عائد کیا ہے جبکہ ان تمام الزامات سے والد نے انکار کیا ہے فی الوقت این آئی اے کے کھلونا بم دھما کہ کیس میں حماد ریمانڈ پر ہے اور اس معاملہ میں کلیان سے مشید احمد کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

ڈنڈوشی جئے شری رام پر تنازع گرفتاری کے بعد ملزمین کے گھر پر بلڈوزر

حالات کشیدہ امن برقرار، بلڈوزر کارروائی پر سوشل میڈیا پر بحث، ۵ر گرفتار، پولیس بندوبست میں اضافہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے ڈنڈوشی کے پوجا کی تقریب میں جئے شری رام کا گانا بجانے پر اعتراض کو لے کر تنازع کے بعد اب حالات پرامن ضرور ہے لیکن کشیدگی برقرار ہے یہ تنازع گزشتہ شب اس وقت پیدا ہوا جب یہاں گانے پر اعتراض کیا گیا اس کے بعد وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنان نے اس کے خلاف احتجاج کیا نصف شب پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے اس معاملہ میں ملوث 5 افراد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے ان پر فساد برپا کرنے کا الزام ہے۔ گزشتہ شب دو فرقوں کے مابین تصادم کے بعد پولیس نے حالات کنٹرول کرنے کیلئے ہلکا لاٹھی چارج کیا تھا کہ جس پر وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل نے ان پولیس والوں کے خلاف کارروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے جو اس کارروائی میں شریک تھے اور 12 گھنٹے کا الٹی میٹم بھی دیا ہے۔ ڈنڈوشی سنتوش نگر میں گزشتہ شب فرقہ وارانہ تشدد کے بعد اب حالات پرامن ضرور ہے لیکن کشیدگی ہنوز برقرار ہے اس واقعہ کے بعد بی ایم سی بھی حرکت میں آگئی اور بی ایم سی نے یہاں ملزمین کے غیر قانونی تعمیرات دکان پر بلڈوزر چلایا ہے جس سے اب یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ کیا اب فیصلہ بلڈوزر سے ہوگا یوپی کے بعد اب مہاراشٹر میں بھی بلڈوز ایکشن کو فوقیت دی جا رہی ہے جبکہ سوشل میڈیا پر اس متعلق بحث بھی جاری ہے۔ ڈی سی پی مہیش چھٹے نے کہا کہ ڈنڈوشی میں حالات پرامن ہے اور اس معاملہ میں پولیس نے خاطیوں کے خلاف کارروائی بھی شروع کردی ہے انہوں نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ خاطیوں کو بخشا نہیں جائے گا جبکہ اب تک اس معاملہ میں 5 افراد کی گرفتاری بھی میں لائی گئی ہے پولیس نے علاقہ میں سخت حفاظتی انتظامات کئے ہیں اس واقعہ کے بعد ایک مرتبہ پھر ڈنڈوشی میں حالات کشیدہ ہوگئے ہیں کیونکہ آج بی ایم سی نے بھی کارروائی کی ہے اور اس پر بھی پولیس کا بھاری بندوبست تعینات تھا۔ اس واقعہ کے بعد اب اس پر سیاست بھی شروع ہوگئی ہے۔ ممبئی کے ڈنڈوشی (مالاڈ) علاقے میں حال ہی میں "جئے شری رام" کے نعروں اور بھجن کے دوران ہونے والے تصادم کے بعد مقامی انتظامیہ نے سخت کارروائی کی ہے۔ ڈنڈوشی کے سنتوش نگر علاقے میں ایک مندر میں پوجا کے دوران ڈی جے پر بھجن بجانے پر تنازع شروع ہوا، جس کے بعد مبینہ طور پر کچھ افراد نے حملہ کیا۔ پولیس نے اس معاملے میں فوری کارروائی کرتے ہوئے 8 افراد کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتاریوں کے بعد بی ایم سی کی ٹیم نے پولیس کی موجودگی میں ملزمین کے گھروں کے باہر موجود غیر قانونی تعمیرات اور تجاوزات کو منہدم کر دیا ہے۔ اس کارروائی کے بعد علاقے میں صورتحال کشیدہ ہے، جس کے پیش نظر بھاری پولیس نفری تعینات کر دی گئی ہے تاکہ امن و امان برقرار رہے۔

ممبئی میں دو گروپوں میں تصادم

پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور ۵ر ملزمان کو گرفتار کرلیا

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): اتوار کی رات ممبئی کے ملاڈ ایسٹ کے دندوشی پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں واقع سنتوش نگر مارکیٹ میں دو گروپوں کے درمیان ہاتھا پائی کے بعد ایک کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی۔ جب لوگ ملاڈ میں گھر پر تھے، اچانک ہنگامہ برپا ہوگیا، جس سے ماحول خراب ہوگیا اور دونوں گروہوں کو تیزی سے آمنے سامنے لے آیا۔ جو بات بحث کے طور پر شروع ہوئی وہ تشدد میں بدل گئی۔ سنتوش نگر مارکیٹ میں حالات اس حد تک بڑھ گئے کہ ممبئی پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس سے دو افراد شدید زخمی ہوگئے۔ زخمیوں کو ٹراما کیئر ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈنڈوشی پولیس اسٹیشن نے اس واقعے کے سلسلے میں پانچ لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور تین نابالغوں کو حراست میں لیا ہے۔ ڈنڈوشی پولیس اسٹیشن نے فساد بھڑکانے کا مقدمہ درج کرلیا ہے اور ملزم کو آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ دنڈوشی پولیس کے مطابق، سنتوش نگر علاقے میں آج شام دو گروپوں کے درمیان ہاتھا پائی اور لڑائی ہوئی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور بھیڑ پر قابو پانے کی کوشش کی لیکن جب بھیڑ نے بات ماننے سے انکار کر دیا تو انہیں ہلکی طاقت کا استعمال کرنا پڑا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حالات اب قابو میں ہیں۔ واقعے کے بعد پورے علاقے میں پولیس کی نفری تعینات کردی گئی۔ بی جے پی کے سابق کونسلر ونود مشرا نے الزام لگایا کہ کچھ سماج دشمن عناصر نے بجرنگ دل کے کارکنوں پر حملہ کیا۔ بدقسمتی سے جب زخمیوں کو ہسپتال لے جایا جا رہا تھا تو پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ یہاں تک کہ ایک نابالغ کو پولیس نے مارا پیٹا جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ دریں اثنا، واقعے کے بعد ڈی سی پی مہیش چھٹے نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا، "اس واقعے میں جو بھی قصوروار پایا گیا اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی، کسی بھی مجرم کو نہیں بخشا جائے گا۔ زخمی شخص تمام ملوث افراد کی شناخت اور نام بتائے گا، جس کی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔ امن و امان کو برقرار رکھنا ہماری ترجیح ہے، ہم اس معاملے کی مکمل غیر جانبداری کے ساتھ تحقیقات کررہے ہیں، اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے گی۔

بھارتی اسٹاک مارکیٹ سبز رنگ میں بند ہوئی

سینسیکس ۷۸۷/پوائنٹس کی چھلانگ لگائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ پیر کے تجارتی سیشن میں سبز رنگ میں بند ہوئی۔ دن کے اختتام پر، سینسیکس 787.30 پوائنٹس یا 1.07 فیصد کے اضافے کے ساتھ 74,106.85 پر تھا اور نفٹی 255.15 پوائنٹس یا 1.12 فیصد کے اضافے کے ساتھ 22,968.25 پر تھا۔ مارکیٹ کے بیشتر انڈیکس سبز رنگ میں بند ہوئے۔ نفٹی کنزیومر ڈیوربلس (2.60 فیصد)، نفٹی فائنانشل سروسز (2.34 فیصد)، نفٹی پی ایس یو بینک (2.33 فیصد)، نفٹی ریئلٹی (2.23 فیصد)، نفٹی پرائیویٹ بینک (2.16 فیصد) اور نفٹی سروسز (1.66 فیصد) اضافے کے ساتھ بند ہوئے۔ صرف نفٹی آئل اینڈ گیس (1.37 فیصد) اور نفٹی میڈیا (0.22 فیصد) خسارے کے ساتھ بند ہوئے۔ لارج کیپس کے ساتھ ساتھ مڈکیپس اور سمال کیپس میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 815.60 پوائنٹس یا 1.52 فیصد بڑھ کر 54,492.65 پر تھا اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 202.55 پوائنٹس یا 1.29 فیصد بڑھ کر 15,853.05 پر تھا۔ سینسیکس پیک میں، ٹرینٹ، ایکسس بینک، ٹائٹن، ایل اینڈ ٹی، الٹراٹیک سیمنٹ، بجاج فائنانس، انڈیگو، ایچ ڈی ایف سی بینک، بجاج فنسر، پاور گرڈ، این ٹی پی سی، بی ای ایل، ایس بی آئی، آئی سی آئی سی آئی بینک، ٹاٹا اسٹیل، ٹی سی ایس اور ایچ یو ایل نے فائدہ اٹھایا۔ ریلائنس انڈسٹریز، ایچ سی ایل ٹیک اور سن فارما خسارے میں رہے۔ مارکیٹ میں تیزی کی وجہ روپے کی قدر میں اضافے اور ایران اور امریکا کے درمیان کشیدگی میں کمی کے امکان کو قرار دیا جا رہا ہے۔ ایل کے پی سیکیورٹیز کے جتن ترویدی نے کہا، "قیاس آرائیوں کو روکنے اور ڈالر کی سپلائی کو بہتر بنانے کے لیے آر بی آئی کے حالیہ اقدامات سے روپے کو 30 پیسے کی مضبوطی میں مدد ملی ہے اور یہ 93.00 کے قریب ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ ایران کشیدگی میں کمی کی توقعات پر خطرے کے جذبات میں بہتری نے بھی بحالی کی حمایت کی ہے، اگرچہ غیر یقینی کی سطح بلند ہے۔ بحالی کے باوجود، خام تیل کی قیمتوں اور عالمی غیر یقینی صورتحال کا دباؤ برقرار ہے۔ قریب کی مدت میں، یو ایس ڈی آئی این آر کی حمایت 92.45 پر دیکھی گئی ہے، جبکہ مزاحمت 94.00-93.75 کے قریب ہے۔

ممبئی بول بچن گینگ بے نقاب ایک گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی بھوئیواڑہ پولس نے بول بچن گینگ کو بے نقاب کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ گوری

شنکر مٹھائی کی دکان سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک شخص نے روک دیا اور کہا کہ تم راجو کے بھائی ہو، تم نے مجھے پہچانا نہیں اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے وہ کہتا ہے کہ تم نے اس کو پہچانا نہیں یہ بڑا انسان ہے اور گوری شنکر دکان کا مالک ہے بول بچن میں الجھا کر اس کے پیسہ کی تھیلی اور گلے کی طلائی زنجیر نکال کر رکھ لی اس معاملہ میں شکایت کنندہ جوزف نے شکایت درج کروائی اور پولس نے دھوکہ دہی کا کیس درج کرلیا پولس کو تفتیش میں معلوم ہوا کہ ملزم کا نام نریش جیسوال ۴۰ سال ہے نریش جیسوال عرف وجئے کمار کو کلیان سے گرفتار کیا گیا اس کے خلاف اس قسم کے ۵۹ کیس درج ہے پولس نے اس معاملہ میں مزید تفتیش شروع کردی ہے۔

ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی، فارما اسٹاک کی فروخت کا مشاہدہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ پیر کو سرخ رنگ میں کھلی۔ صبح 9:17 بجے سینسیکس 241 پوائنٹس یا 0.33 فیصد گر کر 73,078.49 پر اور نفٹی 70.84 پوائنٹس یا 0.37 فیصد گر کر 22,628.40 پر تھا۔ فارما اسٹاک نے ابتدائی تجارت میں فروخت کی قیادت کی۔ انڈیکس میں، نفٹی فارما سب سے زیادہ خسارے میں رہا، جو تقریباً 1 فیصد گر گیا۔ نفٹی آئل اینڈ گیس، نفٹی ہیلتھ کیئر، نفٹی میڈیا، نفٹی پرائیویٹ بینک، نفٹی ریئلٹی، نفٹی انڈیا ڈیفنس، اور نفٹی انفرا بھی سرخ رنگ میں تھے۔ دوسری طرف، نفٹی آئی ٹی، نفٹی میٹل، اور نفٹی پی ایس یو بینک سبز رنگ میں تھے۔ سینسیکس پیک میں، ٹرینٹ، ٹائٹن، پاور گرڈ، ٹیک مہندرا، ایچ سی ایل ٹیک، انفوسس، ٹی سی ایس، ایکسس بینک، این ٹی پی سی، آئی ٹی سی، اور الٹراٹیک سیمنٹ سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والوں میں شامل تھے۔ کوٹک مہندرا بینک، انڈیگو، سن فارما، ایئرٹل، آئی سی آئی سی آئی بینک، ماروتی سوزوکی، بجاج فنسر وا اور ایم اینڈ ایم خسارے میں رہے۔ لارج کیپس کے ساتھ ساتھ مڈ کیپس اور سمال کیپس بھی سرخ رنگ میں تھے۔ نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 302.60 پوائنٹس یا 0.59 فیصد کی کمی کے ساتھ 53,384 پر تھا اور نفٹی سمال کیپ 100 انڈیکس 96.20 پوائنٹس یا 0.64 فیصد کی کمی کے ساتھ 15,549 پر تھا۔ مارکیٹ میں کمزوری کی وجہ ایران، امریکا اور اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی کو سمجھا جاتا ہے جس کا اثر پوری عالمی منڈیوں پر پڑ رہا ہے۔ ایشیائی بازاروں میں ٹوکیو اور سیول سبز رنگ میں تھے جبکہ جکارتہ کی مارکیٹیں سرخ رنگ میں تھیں۔ جمعہ کو امریکی بازار سرخ رنگ میں بند تھے۔ خام تیل میں بھی ملا جلا کاروبار ہو رہا ہے۔ لکھنے کے وقت، برینٹ کروڈ 0.63 فیصد اضافے کے ساتھ 109.70 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ کر رہا تھا، جبکہ ڈبلیو ٹی آئی کروڈ 0.42 فیصد کم ہو کر 111.07 ڈالر فی بیرل پر تھا۔ سونا اور چاندی سرخ رنگ میں رہے۔ سونا 0.25 فیصد کم ہو کر 4,668 ڈالر فی اونس جبکہ چاندی کی قیمت 0.95 فیصد کمی کے ساتھ 23.72 ڈالر فی اونس رہی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

آن لائن دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں دو گرفتار

مہاراشٹر اے ٹی ایس اور دلی اسپیشل سیل کا آپریشن کرلا اور کلیان سے گرفتاری، سولجرز آف خلافت نامی گروپ میں شریک ہونے کا الزام، مشتبہ نوجوانوں کی حرکات و سکنات پر ایجنسیوں کی نظر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس اور دلی اسپیشل سیل نے تھانہ اور ممبئی میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے الزام میں دو مسلم نوجوانوں کو گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے ان دونوں کی شناخت کرلا کے ساکن 18 سالہ حماد صدیقی اور کلیان میں معصیب احمد عرف افتخار احمد عرف کلام سونو 32 سالہ کے طور پر ہوئی ہے ان دونوں کے پاس سے الیکٹرک گزٹ کو بھی برآمد کیا گیا ہے اور دونوں کے موبائل بھی ضبط کئے گئے ہیں۔ اے ٹی ایس نے دعوی کیا ہے کہ گزشتہ 3 اپریل کو علی الصبح چھاپہ مار کارروائی کی گئی تھی اس دوران یہ گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اس کے ساتھ ہی تھانہ سے یاسر مسلم خان کو زیر حراست لیا گیا اور کاندیولی سے ایک 15 سالہ نابالغ کے گھر کی بھی تلاشی لی گئی اس دوران ان کے گھروں سے بھی سامان ضبط کئے گئے ہیں اے ٹی ایس نے بتایا کہ دلی اسپیشل سیل نے ان دونوں کو تفتیش کیلئے طلب کیا ہے اس معاملہ میں دلی اسپیشل سیل اور اے ٹی ایس مزید تفتیش کر رہی ہے کہ آیا ان کے رابطہ میں مزید کون تھے۔ سوشل میڈیا پر یہ فعال تھے اتنا ہی نہیں خلافت سولجزر نامی گروپ سے بھی یہ وابستہ تھے اس معاملہ میں مزید گرفتاریوں کا بھی اندیشہ ہے اس کے ساتھ ہی اے ٹی ایس کی کارروائی کے بعد سنسنی پھیل گئی ہے کئی ایسے نوجوان بھی اب اے ٹی ایس کے رڈار پر ہے جو مشتبہ اور دہشت گرد تنظیموں کے گروپ پر اس تنظیموں کے رابطے میں ہے بتایا جاتا ہے کہ جیش محمد اور داعش نے سوشل میڈیا پر نوجوانوں کو ورغلانا اور گمراہ کن پروپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے ایسے میں اے ٹی ایس نے نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس قسم کے شدت پسند گروپ سے اجتناب کرے۔

مانخورد سے کلینا ودیا پیٹھ تک نئی بس سروس شروع کرنے کا ابو عاصم اعظمی مطالبہ

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) مانخورد شیواجی نگر حلقہ کے سینکڑوں غریب اور نادار طلباء ممبئی یونیورسٹی کے کلینا کیمپس میں زیر تعلیم ہیں۔ صرف، یا طلبہ کی نقل و حمل کے لیے بیسٹ بسوں کی کمی، نقل و حمل کی ٹکٹ زیادہ ہے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے بیسٹ کمیٹی کے چیئرمین کو خط لکھ کر نئی بس سروس شروع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اعظمی نے اپنے خط میں بتایا بروقت سفر کے لیے بسوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے طلبہ کو صبح 10 بجے سے دوپہر 12 بجے اور شام 5 سے 6 بجے کے درمیان عجلت سفر کرنا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود طلبا کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے طلباء کا تعلیمی نقصان ہوتا ہے اور انہیں جسمانی اور ذہنی صدمے برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ سے درخواست کی ہے کہ 90 فٹ روڈ پر واقع نئے بس اسٹینڈ سے کلینا ودیا پیٹھ تک نئی بس سروس فراہم کی جائے اور اوقات میں زیادہ بسیں فراہم کی جائیں۔

پاک افغان سرحد پر جھڑپوں میں ۴ر پاکستانی فوجی ہلاک

طالبان کا پوسٹوں پر قبضہ کرنے کا دعویٰ

کابل راسلام آباد: ایک اہم پیش رفت میں، افغانستان- پاکستان سرحد پر کشیدگی ایک بار پھر شدت اختیار کرگئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق افغانستان کے مشرقی صوبہ خوست میں پاکستانی فوج اور طالبان فورسز کے درمیان جھڑپیں ہوئی ہیں۔ طالبان اب دعویٰ کرتے ہیں کہ اتوار کو خوست میں سرحدی جھڑپ کے بعد انہوں نے کئی پاکستانی چوکیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس علاقے میں گزشتہ ہفتے دونوں فریقوں کے درمیان فائرنگ بھی ہوئی تھی اور یہ کئی مہینوں سے عدم استحکام کا شکار ہے۔ عام نیوز کے مطابق افغانستان پاکستان سرحد کے قریب ضلع تانی میں لڑائی جاری ہے۔ طالبان جنگجوؤں نے مبینہ طور پر کئی پاکستانی فوجی چوکیوں کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ طالبان نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ جھڑپوں میں چار پاکستانی سرحدی محافظ مارے گئے۔ پاک فوج نے ابھی تک اس واقعے کے حوالے سے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔ جمعرات کو افغانستان کے مشرقی صوبہ خوست میں شدید فوجی جھڑپیں ہوئیں۔ اس وقت طالبان نے پاکستانی فوج پر شہریوں کے گھروں پر گولہ باری کا الزام لگایا تھا۔ جمعرات کی رات دیر گئے، پاکستانی فوجیوں نے مبینہ طور پر تانی ضلع میں رہائشی مکانات پر حملہ کیا، جس کے بعد سرحد پر لڑائی شروع ہوگئی۔ حالیہ دنوں میں، خوست کے ضلع گربز سے بھی جھڑپوں کی اطلاعات سامنے آئی ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرحد کے ساتھ حالات بدستور نازک ہیں۔ تازہ ترین جھڑپیں اس بات پر روشنی ڈالتی ہیں کہ جاری سفارتی بات چیت کے باوجود فائرنگ جاری ہے، خاص طور پر سرحد کے قریب رہنے والے لوگوں کے لیے مشکلات پیدا کررہی ہیں۔ گزشتہ سال سے افغانستان اور پاکستان کے درمیان سرحد پر جھڑپیں ہورہی ہیں۔ پاکستان نے افغانستان کے اندر چھپے مبینہ دہشت گردوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کرتے ہوئے متعدد بار سرحد پار سے حملے کیے ہیں۔ علاقائی ممالک کی طرف سے افغانستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کے لیے ثالثی کی کوششیں بار بار ناکام ہوچکی ہیں۔ خلیجی ممالک کے ساتھ ساتھ چین بھی افغانستان میں برسراقتدار طالبان اور پاکستانی حکام کے درمیان مذاکرات میں سہولت کاری کے لیے مسلسل کوششیں کررہا ہے۔ ان کوششوں کے باوجود کشیدگی برقرار ہے۔۔ یہ دعوے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب پاکستان اور طالبان کے نمائندے اروچی میں چین کی ثالثی میں مذاکرات کررہے ہیں جس کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور ہفتوں کی لڑائی کے بعد جنگ بندی کو یقینی بنانا ہے۔ چینی حکام نے کہا کہ مشاورت کا عمل آگے بڑھ رہا ہے، حالانکہ ابھی تک کوئی واضح عوامی نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے اور تشدد نے کسی بھی سفارتی پیشرفت کے پائیدار ہونے پر شکوک وشبہات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔

ایک مضبوط جمہوریت کیلئے

بنگلہ دیش کو خواتین کو سیاست میں بااختیار بنانا چاہیے: پینل

ڈھاکہ۔ 6راپریل۔ ایم این این۔ جب خواتین قیادت کرتی ہیں تو جمہوریت پروان چڑھتی ہے۔ اس کے باوجود، بنگلہ دیش کے انتخابی منظر نامے میں، خواتین کی آواز کو تنقیدی طور پر کم بیان کیا جاتا ہے۔ جب کہ خواتین فعال ووٹرز ہیں، قیادت کے کرداروں میں ان کی منتقلی خطرناک حد تک سست ہے، یہ ایک چیلنج ہے جس نے حال ہی میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (UNDP) اور بنگلہ دیش کے الیکشن کمیشن کو ایک اہم اسٹریٹجک ڈائیلاگ کے لیے اکٹھا کیا ہے۔ 16 مارچ 2026 کو خواتین کے عالمی دن کی مناسبت سے منعقد ہونے والے اس مکالمے نے شروع سے ہی ایک باہمی تعاون پر مبنی لہجہ قائم کیا۔ اس کا آغاز خواتین کو دریافت کرنے، ترقی کرنے اور قیادت کرنے کے لیے" کے عنوان سے ایک علامتی پرفارمنس سے ہوا، جسے یو این ڈی پی اور بی ای سی نے مشترکہ طور پر جمہوری عمل میں خواتین کی آواز کو آگے بڑھانے کے لیے پیش کیا۔ اس کے بعد، بحث اشاروں سے آگے بڑھ گئی تاکہ خواتین کی شرکت میں رکاوٹ پیدا کرنے والی گہری جڑوں کو دور کیا جاسکے۔ یو این ڈی پی نے چیلنجز کا ثبوت پر مبنی جائزہ فراہم کیا، جبکہ الیکشن کمیشن نے صنفی حساس اصلاحات کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ مسئلے کا بنیادی حصہ سخت ہے۔ بنگلہ دیش کی عوامی نمائندگی آرڈر (آر پی او) نے 2030 تک سیاسی پارٹیوں کی کمیٹیوں میں خواتین کی نمائندگی کا ہدف 33 فیصد مقرر کیا ہے۔ تاہم، موجودہ حقیقت محض 33.2 فیصد پر کھڑی ہے، جس کے بارے میں حکام متفق ہیں کہ فوری اور ٹھوس کارروائی کی ضرورت ہے۔ عزت مآب الیکشن کمشنر محترم انوار الاسلام سرکار نے سیاسی جماعتوں پر ذمہ داری عائد کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی جماعتوں کو خواتین امیدواروں کی نامزدگیوں کے حوالے سے مزید اقدامات کرنے چاہئیں۔ الیکشن کمیشن ریفری کے طور پر کام کرتا ہے، دونوں طرف سے اقدامات کے بغیر ترقی ممکن نہیں۔ سیاسی ڈھانچے کے اندر ثقافتی تبدیلی کے اس مطالبے کی بازگشت دوسرے رہنماؤں نے بھی سنائی۔ مکالمے نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حل صرف کوٹے کا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا ماحول بنانے کے بارے میں ہے جہاں خواتین محفوظ اور اعتماد کے ساتھ عوامی زندگی میں قدم رکھ سکیں۔ عزت مآب الیکشن کمشنر، تہمیدہ احمد، نے اس بات پر زور دیا کہ "حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے اچھی حکمرانی اور قانون کے نفاذ کا مناسب نفاذ ضروری ہے، جس سے خواتین کی شرکت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔" اس تبدیلی کے فوائد سیاسی مساوات سے کہیں زیادہ ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اے ایم ایم ناصر الدین نے ایک زبردست معاشی تناظر پیش کیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ اگر خواتین کے بلا معاوضہ گھریلو کام سے رقم کمائی جائے تو بنگلہ دیش کی جی ڈی پی تین گنا بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے انتخابی کردار میں خواتین کی دیانتداری کی بھی تعریف کی۔

LDC گریجویشن کیلیے بنگلہ دیش کی تیاریاں کمزور۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ میں خلاصہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں کم ترقی یافتہ ممالک (LDCs) کی فہرست سے فارغ التحصیل ہونے کی تیاریوں میں کوتاہیاں ہیں۔ موجودہ میکرو اکنامک عدم استحکام اور کمزور کارکردگی کے تناظر میں، بات چیت پہلے سے گریجویشن کے خطرات پر تیزی سے مرکوز ہورہی ہے۔ ایل ڈی سی گریجویشن پر ایک میٹنگ اتوار کو دارالحکومت میں شیر بنگلہ نگر میں این ای سی کانفرنس روم میں ہوئی۔ وزیر خزانہ امیر خسرو محمود چودھری نے تقریب کی صدارت کی۔ میٹنگ میں، اقوام متحدہ کے دفتر برائے اعلیٰ نمائندہ برائے کم ترقی یافتہ ممالک، لینڈ لاکڈ ڈویلپنگ کنٹریز اور سمال آئی لینڈ ڈویلپنگ سٹیٹس نے بنگلہ دیش کی تیاریوں پر ایک جائزہ رپورٹ پیش کی، جس میں تیاری میں موجود خامیوں کو اجاگر کیا۔ اجلاس میں نجی تنظیم ریسرچ اینڈ پالیسی انٹیگریشن فار ڈویلپمنٹ کے چیئرمین محمد عبدالرزاق نے اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا۔ رپورٹ میں بنگلہ دیش کی ایل ڈی سی گریجویشن کی تیاری میں کئی کوتاہیوں اور خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

بلوچستان میں پاکستانی فورسز کے ہاتھوں ایک اور بلوچ طالب علم کے مبینہ قتل کا انکشاف

کوئٹہ: بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر ایک بار پھر تشویش بڑھ گئی ہے، جہاں ایک حقوق تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستانی فورسز نے ایک اور بلوچ طالب علم کو ماورائے عدالت قتل کردیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق بلوچ یکجہتی کمیٹی نے اس واقعے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبے میں اس طرح کے واقعات میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے، جس سے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ تنظیم کے مطابق حالیہ واقعہ بلوچستان میں مبینہ ماورائے عدالت ہلاکتوں اور جبری گمشدگیوں کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس سے قبل بھی انسانی حقوق کے گروپوں نے دعویٰ کیا تھا کہ متعدد افراد، جن میں طلبہ بھی شامل ہیں، لاپتہ کیے گئے یا ہلاک پائے گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے اداروں نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بلوچستان میں بگڑتی ہوئی صورتحال کا فوری نوٹس لے اور مبینہ خلاف ورزیوں کی شفاف تحقیقات کو یقینی بنایا جائے۔ واضح رہے کہ بلوچستان میں طویل عرصے سے جاری بدامنی، جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت کارروائیوں کے الزامات کے باعث انسانی حقوق کی صورتحال عالمی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے۔

تائیوان کے اطراف چینی فضائی اور بحری سرگرمیوں میں اضافہ

تعلیمی تبادلوں میں اضافہ، تائیوانی جامعات پر چین کے اثر و رسوخ کے خدشات بڑھ گئے

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے پیر کے روز بتایا ہے کہ اس نے اپنے اطراف چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ ریکارڈ کیا ہے، جس میں 3 چینی فوجی طیاروں کی پروازیں، 6 بحری جہاز اور 2 سرکاری جہاز شامل ہیں۔ حکام کے مطابق یہ تمام طیارے تائیوان کے فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) میں داخل ہوئے اور درمیانی لائن کو عبور کرتے ہوئے شمالی اور مشرقی علاقوں میں پہنچے۔ وزارتِ دفاع نے کہا کہ تائیوان کی مسلح افواج نے صورتحال پر قریبی نظر رکھی اور بروقت ردعمل دیا۔ اس سے ایک روز قبل بھی تائیوان نے 6 چینی بحری جہازوں اور ایک سرکاری جہاز کی موجودگی رپورٹ کی تھی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطے میں چینی سرگرمیوں کا تسلسل برقرار ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین کی جانب سے اس نوعیت کی سرگرمیاں تائیوان پر دباؤ بڑھانے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ ہیں، جبکہ بیجنگ تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طرح کی مسلسل فوجی نقل وحرکت خطے میں کشیدگی کو بڑھا رہی ہے اور تائیوان آبنائے کو عالمی سطح پر ایک حساس سیکیورٹی زون بنا رہی ہے۔ واضح رہے کہ تائیوان اور چین کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلیمی تبادلوں نے سیکیورٹی سے متعلق خدشات کو جنم دے دیا ہے، کیونکہ حکام کو خدشہ ہے کہ ان پروگرامز کے ذریعے بیجنگ اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کی کوشش کررہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق گزشتہ دو برسوں میں 6,000 سے زائد تائیوانی طلبہ نے چین میں تعلیمی تبادلہ پروگرامز میں حصہ لیا، حالانکہ حکومت نے ممکنہ خطرات کے پیش نظر سفری وارننگ جاری کررکھی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق ایک سال میں 592,3 جبکہ اگلے سال 966,2 طلبہ چین گئے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومتی انتباہات کے باوجود طلبہ کی دلچسپی برقرار ہے۔ دوسری جانب، چین سے بھی طلبہ کی تائیوان آمد جاری ہے، جہاں اسی عرصے کے دوران ہزاروں چینی طلبہ تعلیمی مقاصد کے لیے تائیوان آئے، جس سے دونوں اطراف تعلیمی روابط کا تسلسل ظاہر ہوتا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ کچھ تائیوانی جامعات چین کے ساتھ تبادلہ پروگرامز کو فعال طور پر فروغ دے رہی ہیں، حتیٰ کہ بعض ادارے حکومتی سیکیورٹی انتباہات کو نمایاں طور پر ظاہر نہیں کررہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ چین کے سخت قومی سلامتی قوانین اور مبینہ اثر و رسوخ کی حکمتِ عملی کے باعث طلبہ اور تعلیمی ادارے قانونی وسیکیورٹی خطرات سے دوچار ہوسکتے ہیں۔ تائیوانی حکام نے جامعات کو ہدایت دی ہے کہ وہ طلبہ کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور ایسے تبادلہ پروگرامز میں احتیاط برتیں، کیونکہ ان سرگرمیوں کو بیجنگ کی وسیع تر اثر انداز ہونے کی پالیسی کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق تعلیمی تبادلے بظاہر علمی تعاون کا ذریعہ ہیں، لیکن موجودہ جغرافیائی وسیاسی تناؤ کے ماحول میں انہیں سافٹ پاور اور اثر ورسوخ کے ایک اہم ہتھیار کے طور پر بھی دیکھا جارہا ہے۔

فرانس نے چین کی جانب سے ۱۵ر سال سے سزائے موت پانے والے فرانسیسی شہری کو پھانسی دینے کی مذمت کی

پیرس: فرانس نے کہا کہ چین نے منشیات کی اسمگلنگ کے جرم میں سزائے موت کے ایک فرانسیسی شہری کو 15 سال سے زائد عرصے تک سزائے موت پر رکھنے کے بعد پھانسی دے دی ہے۔ فرانسیسی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز دیر گئے ایک بیان میں کہا کہ 62 سالہ چان تھاوفومی کو فرانسیسی حکام کی معافی کی اپیلوں کے باوجود جنوبی چین کے شہر گوانگزو میں پھانسی دے دی گئی۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ سزا کب عمل میں آئی۔ چین کی ایک عدالت نے اسے 2010 میں موت کی سزا سنائی تھی۔ وزارت کے بیان میں تذبذب کا اظہار کیا گیا اور مزید کہا گیا۔ ہمیں خاص طور پر افسوس ہے کہ مسٹر چن کے دفاع کو عدالت کی آخری سماعت تک رسائی حاصل نہیں تھی، جو کہ ان کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس نے کہا، ہم ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہیں، جن کے غم میں ہم شریک ہیں۔" اتوار کو ایک مختصر بیان میں جس میں چن کا نام نہیں لیا گیا، پیرس میں چینی سفارت خانے نے کہا کہ چین "تمام قومیتوں کے مدعا علیہان کے ساتھ یکساں سلوک کرتا ہے، تمام مقدمات کو غیر جانبداری اور قانون کے مطابق سختی سے نمٹاتا ہے۔" فرانس نے 1981 میں پارلیمنٹ کے ایکٹ کے ذریعے سزائے موت کو ختم کر دیا، اور اس کے استعمال کے خلاف اور ہر جگہ اس کے خاتمے کے لیے ایک بھرپور مہم چلانے والا بن گیا ہے۔ چین کی جانب سے پھانسیوں کا استعمال- جو فائرنگ اسکواڈز یا مہلک انجیکشن کے ذریعے کیا جاتا ہے- کو راز میں رکھا جاتا ہے لیکن یہ طویل عرصے سے وسیع ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کا کہنا ہے کہ چین دنیا کا سب سے بڑا جلاد ہے، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سالانہ ہزاروں افراد کو سزائے موت دیتا ہے۔

ایغور مسلمانوں کے حقوق پر عالمی خدشات میں اضافہ

بیجنگ رجنیوا: ایغور مسلمانوں کے انسانی حقوق سے متعلق بڑھتے ہوئے خدشات کے باعث چین کو عالمی سطح پر شدید تنقید کا سامنا ہے، جبکہ مختلف انسانی حقوق تنظیمیں اور بین الاقوامی ادارے اس معاملے پر تشویش کا اظہار کررہے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق سنکیانگ خطے میں ایغور مسلمانوں کے ساتھ مبینہ زیادتیوں، جبری مشقت اور حراستی مراکز سے متعلق الزامات ایک بار پھر عالمی بحث کا مرکز بن گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مسائل اب بھی حل طلب ہیں اور شفافیت کا فقدان برقرار ہے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین نے بھی حالیہ بیانات میں ایغور افراد کی گمشدگیوں اور جبری واپسی جیسے معاملات پر شدید تشویش ظاہر کی ہے، اور کہا ہے کہ ان کے حالات اور مقام کے بارے میں واضح معلومات کی عدم دستیابی تشویشناک ہے۔ دوسری جانب انسانی حقوق کی تنظیموں نے الزام عائد کیا ہے کہ چین میں ایغور برادری کے خلاف جبری مشقت اور نگرانی کے نظام کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا جارہا ہے، جسے بعض ماہرین نے انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ اگرچہ چینی حکومت ان الزامات کو مسترد کرتی رہی ہے اور اپنے اقدامات کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف ضروری قرار دیتی ہے، تاہم عالمی برادری، خاص طور پر مغربی ممالک اور حقوق کی تنظیمیں، ان وضاحتوں سے مطمئن نہیں ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایغور مسئلہ اب چین کے لیے ایک بڑا سفارتی چیلنج بن چکا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف اس کی عالمی شبیہ پر اثر انداز ہورہا ہے بلکہ بین الاقوامی تعلقات میں بھی تناؤ کا باعث بن رہا ہے۔

پاکستان کا یو اے ای قرض واپس کرنے کا اعتراف

اسلام آباد: پاکستان نے متحدہ عرب امارات (یو اے ای) سے حاصل کیے گئے اربوں ڈالر کے قرض کی واپسی کا اعتراف کرلیا ہے، تاہم حکومتی بیانات میں اس اقدام کو معمول کی مالی کارروائی قرار دے کر اس کی حساسیت کو کم ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستان تقریباً 2 ارب ڈالر کا قرض رواں ماہ کے اختتام تک واپس کرنے جارہا ہے، جو یو اے ای کی جانب سے بطور ڈپازٹ فراہم کیا گیا تھا۔ رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ یہ ادائیگی بظاہر مالی معاہدوں کے تحت ایک معمول کا حصہ بتائی جارہی ہے، لیکن پس منظر میں پاکستان کی کمزور معاشی صورتحال اور بیرونی مالی انحصار کو ایک بار پھر اجاگر کررہی ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان کو مسلسل غیر ملکی قرضوں اور بیل آؤٹس پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے، جس کی وجہ سے ملک کی مالی خودمختاری پر سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی وزیراعظم شہباز شریف کھلے عام یہ اعتراف کرچکے ہیں کہ بیرونی مالی امداد کے لیے رجوع کرنا باعث شرمندگی محسوس ہوتا ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ یو اے ای کو قرض کی واپسی ایک طرف پاکستان کی ادائیگی کی صلاحیت ظاہر کرتی ہے، تو دوسری جانب یہ بھی واضح کرتی ہے کہ ملک کو اپنے زرمبادلہ کے ذخائر اور مالی استحکام برقرار رکھنے کے لیے مسلسل دباؤ کا سامنا ہے۔ واضح رہے کہ پاکستان اس وقت آئی ایم ایف پروگرام سمیت مختلف بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور دوست ممالک کی مدد سے اپنی معیشت کو سہارا دینے کی کوشش کررہا ہے۔

کراچی میں مہنگائی کے خلاف احتجاج انتشار کا شکار

کراچی: پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) اور اس کے اتحادی گروپوں کی جانب سے مہنگائی کے خلاف احتجاج اتوار کو افراتفری کا شکار ہوگیا جب پولیس نے کراچی پریس کلب کے اطراف کی اہم سڑکوں کو سیل کردیا، مظاہرین کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں، اور خواتین اور سابق قانون سازوں سمیت 15 کارکنوں کو حراست میں لے لیا۔ کریک ڈاؤن نے ٹریفک میں خلل ڈالا، قریبی بازاروں کو جبری طور پر بند کردیا، اور آزادی صحافت پر پابندیوں اور اختلاف رائے سے نمٹنے پر صحافیوں اور سیاسی رہنماؤں کی طرف سے شدید تنقید ہوئی۔ پولیس اور شہری انتظامیہ نے پریس کلب کی طرف جانے والے اہم راستوں پر کنٹینرز لگا رکھے ہیں جن میں فوارہ چوک، زینب مارکیٹ، اور آرٹس کونسل سے صدر تک کی گزرگاہیں شامل ہیں رسائی کو مؤثر طریقے سے روک رہی ہے۔ اس اقدام نے نہ صرف ٹریفک میں خلل ڈالا بلکہ صحافیوں کی نقل وحرکت کو بھی محدود کردیا، جس سے بہت سے لوگوں کو وائی ایم سی اے کے ذریعے ایک ہی انٹری پوائنٹ پر انحصار کرنے پر مجبور کیا گیا، جہاں پولیس کی بھاری تعیناتی نے شناخت کی جانچ کے ذریعے رسائی کو کنٹرول کیا۔ کراچی پریس کلب نے ان بندشوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں آزادی صحافت اور پیشہ ورانہ فرائض کی راہ میں سنگین رکاوٹ قرار دیا۔ ایک بیان میں، اس کی قیادت نے فوری طور پر رسائی کی بحالی کا مطالبہ کیا، خبردار کیا کہ مسلسل پابندیاں مزید کارروائی پر مجبور ہوں گی۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) اور اتحادی گروپوں کے زیر اہتمام احتجاج پریس کلب کے باہر نا کہ بندی کی وجہ سے منصوبہ بندی کے مطابق آگے نہیں بڑھ سکا۔ اس کے بجائے، پارٹی کارکن فوارہ چوک پر جمع ہوئے، جہاں پولیس نے حراست میں لینا شروع کردیا۔ صورتحال دوبارہ بڑھنے سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے تھم گئی، کیونکہ ایک بڑا ہجوم دوبارہ جمع ہوا اور جھڑپیں شروع ہوگئیں۔ حکام کے مطابق، کچھ مظاہرین نے پتھراؤ کیا، جس کے بعد پولیس کو لاٹھی چارج اور آنسو گیس سے جواب دینا پڑا۔ اس کے بعد ہونے والی افراتفری کے باعث زینب مارکیٹ سمیت قریبی بازاروں کو عارضی طور پر بند کردیا گیا جب کہ اطراف کے علاقوں میں ٹریفک معطل ہوکر رہ گئی۔ پولیس نے سابق ایم این اے عالمگیر خان اور متعدد خواتین کارکنوں سمیت 15 سے زائد افراد کی گرفتاری کی تصدیق کی، جنہیں قریبی اسٹیشنز منتقل کردیا گیا۔ حکام کا کہنا تھا کہ یہ اقدامات امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری تھے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ کسی گروپ نے احتجاج کے لیے باضابطہ اجازت نہیں لی تھی۔ تاہم پی ٹی آئی رہنماؤں نے کریک ڈاؤن کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے پرامن سیاسی اظہار کو دبانے کی کوشش قرار دیا۔

پاکستان میں کسانوں نے ناکافی سبسڈی کیلئے حکومت کی مذمت کی

میٹنگ کے بعد جاری کردہ ایک بیان میں پڑھا کہا گیا ہے کہ ہاری کارڈ اگرچہ حکومت کا ایک مثبت اقدام ہے، لیکن یہ صوبے کے 20 فیصد چھوٹے کاشتکاروں کا احاطہ نہیں کرتا

حیدرآباد: کسانوں کے لابنگ گروپ سندھ آبادگار بورڈ، نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اس نے سندھ میں چھوٹے کسانوں کو صوبائی حکومت کی جانب سے دی جانے والی سبسڈی کی ناکافی رقم ہونے کی دلیل دی ہے۔ حیدرآباد میں محمود نواز شاہ کی زیر صدارت بورڈ کے اجلاس میں بتایا گیا کہ چھوٹے کسانوں کو 1500 روپے فی ایکڑ کی معمولی رقم کی پیشکش کی جارہی ہے۔ میٹنگ کے بعد جاری کردہ ایک بیان میں پڑھا کہا گیا ہے کہ ہاری کارڈ اگرچہ حکومت کا ایک مثبت اقدام ہے، لیکن یہ صوبے کے 20 فیصد چھوٹے کاشتکاروں کا احاطہ نہیں کرتا۔ حکومت زمینی حقائق سے عاری نظر آتی ہے اور وہ یہ بات بالکل بھول چکی ہے کہ ڈیزل کی قیمتوں میں حالیہ اضافے سے پہلے ہی زراعت [پہلے ہی] بحران کا شکار تھی۔" اجلاس میں دعویٰ کیا گیا کہ کسانوں کو گزشتہ دو سالوں کے دوران اپنی فصلوں کی کم قیمتیں ملتی رہیں جس کی وجہ سے پیداوار میں تقریباً کمی واقع ہوئی اور قدرتی آفات۔ کسانوں نے شکایت کی کہ فصلوں کی قیمتوں میں زبردست گراوٹ کے واقعات گندم کی قیمتوں میں اس طرح کے ہیرا پھیری کا سب سے زیادہ شکار ہیں۔ 2022 کے سیلاب کے بعد، جس نے سندھ اور بلوچستان کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا، حکومت نے گندم کی فصل کا ریٹ 4000 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کیا تھا۔ دو سال بعد 2024 کے اوائل تک، شدید کمی نے قیمت کو 200,2 روپے فی 40 کلوگرام تک کم کردیا کیونکہ حکومت نے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی سخت شرائط کو پورا کرنے کے لیے گندم کی خریداری روک دی۔ حکومت کے گوداموں میں ذخیرہ کرنے کے لیے گندم خریدنے کی مشق اس سال دوبارہ شروع ہوئی لیکن قیمت اسی مقدار کے لیے 3500 روپے مقرر کی گئی جو 2022-23 میں 4000 روپے یا اس سے زیادہ مل رہی تھی۔ ایس اے بی نے دعویٰ کیا کہ اوپن مارکیٹ میں تاجر گندم کے کاشتکاروں کو ان کی پیداوار کے لیے 3,200 روپے سے بھی کم قیمت ادا کررہے ہیں۔" کسانوں کا خیال ہے کہ یہ بحران بنیادی طور پر حکومت کا ہے کیونکہ یہ فصل کی کٹائی کے وقت زرعی اجناس کو درآمد کرتا ہے اور برآمدات کو روکتا ہے جبکہ پیداوار، بیج، ٹیکنالوجی اور تحقیق اور ترقی میں صفر ادارہ جاتی تعاون کے ساتھ آڑھتیوں کو بڑھانے کی اجازت دیتا ہے۔ ایس اے بی نے استدلال کیا کہ زرعی سرمایہ کاری میں کمی اور سیکشن کی میکانائزیشن حکومت کی پالیسی کی خامیوں کے بارے میں ان کے اعتراض کی گواہی دیتی ہے۔ بورڈ نے برقرار رکھا کہ 1,500 روپے فی ایکڑ سبسڈی اور وہ بھی چھوٹے کسانوں کے ایک حصے کے لیے جو صوبائی حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں کسی بھی طرح ایندھن کی قیمتوں میں اضافے سے زراعت اور اجناس کی قیمتوں پر پڑنے والے منفی معاشی اثرات کو نہیں روکیں گے۔ کسانوں کا خیال تھا کہ ایران جنگ کے اثرات کے پیش نظر کاشت کی لاگت میں فی ایکڑ 000,12 روپے کا اضافہ ہوگا۔ ایس اے بی کے مطابق، سندھ میں تقریباً 6.2 ملین کاشتکار گھرانوں میں سے 90٪ سے زیادہ چھوٹے کسان ہیں۔

افغانستان پر پاکستانی حملوں میں ۱۶۷ر عام شہری مارے گئے: رپورٹ

جو سرحد پار سے بڑھتے ہوئے تنازعے کے تقریباً چھ ہفتوں کی انسانی قیمت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔

کابل: اتوار کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق 22 فروری سے اب تک پورے افغانستان میں پاکستانی حملوں میں کم از کم 761 شہری ہلاک اور 626 دیگر زخمی ہوچکے ہیں، جو سرحد پار سے بڑھتے ہوئے تنازعے کے تقریباً چھ ہفتوں کی انسانی قیمت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ اعداد وشمار نائب ترجمان حمداللہ فطرت نے ایکس پر ایک پوسٹ میں جاری کیے ہیں، لیکن ان کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے اور پاکستانی میڈیا سے منسلک سرکاری اکاؤنٹس نے اسے فوری طور پر مسترد کردیا ہے۔ فطرت نے کہا کہ اس عرصے کے دوران پاکستانی بمباری نے کابل، قندھار، ننگرہار، پکتیا، پکتیکا، خوست، کنڑ، نورستان اور لغمان صوبوں کو نشانہ بنایا اور دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتیں اور تباہی ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 407,27 لوگ بے گھر ہوئے اور 140,1 گھر تباہ ہوگئے، اگر تصدیق ہوجاتی ہے تو حالیہ برسوں میں دونوں فریقوں کے درمیان لڑائی کے سب سے مہلک اور سب سے زیادہ نقصان دہ مراحل میں سے ایک کی نمائندگی کرے گا۔ ان کے شائع کردہ اعداد و شمار کے مطابق، حملوں میں 256 دکانیں، 34 مساجد، 13 اسکول، 42 گاڑیاں، 13 دینی مدارس اور تین کلینک بھی تباہ ہوئے، جب کہ 661 مویشی ہلاک ہوئے۔ دعویٰ کردہ نقصان کا پیمانہ جنگ کے میدان میں ہونے والے نقصانات سے آگے ایک وسیع تر انسانی نقصان کی طرف اشارہ کرتا ہے، خاص طور پر سرحدی برادریوں میں جو پہلے ہی عدم تحفظ، نقل مکانی اور بنیادی خدمات تک کمزور رسائی کے ساتھ جدوجہد کررہے ہیں۔ یہ دعوے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب پاکستان اور طالبان کے نمائندے اروچی میں چین کی ثالثی میں مذاکرات کررہے ہیں جس کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور ہفتوں کی لڑائی کے بعد جنگ بندی کو یقینی بنانا ہے۔ چینی حکام نے کہا کہ مشاورت کا عمل آگے بڑھ رہا ہے، حالانکہ ابھی تک کوئی واضح عوامی نتیجہ سامنے نہیں آیا ہے اور تشدد نے کسی بھی سفارتی پیشرفت کے پائیدار ہونے پر شکوک وشبہات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ تاہم، پاکستان نے بڑے پیمانے پر شہری ہلاکتوں کے طالبان کے دعووں کو مسترد کیا ہے اور اس کے بجائے کہا ہے کہ تنازعہ بڑھنے کے بعد سے اس کی کارروائیوں میں تقریباً 800 طالبان جنگجو مارے جاچکے ہیں۔ پاکستان نے بارہا کہا ہے کہ اس کی فوجی کارروائی عام شہریوں کی بجائے عسکریت پسندوں اور سرحد پار سے آنے والے خطرات کو نشانہ بناتی ہے، جب کہ طالبان حکام اسلام آباد پر اندھا دھند بمباری اور خودمختاری کی خلاف ورزیوں کا الزام لگاتے ہیں۔ شدید متصادم داستانوں نے آزادانہ تصدیق کو مشکل بنادیا ہے، یہاں تک کہ تنازعہ نے سرحد کے قریب رہنے والی برادریوں کے لیے تجارت، نقل وحرکت اور روزمرہ کی زندگی کو متاثر کیا ہے۔ فروری کے آخر سے پاکستان اور افغانستان کے درمیان لڑائی میں شدت آئی ہے، جو کہ 2021 میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے دونوں پڑوسیوں کے درمیان سب سے سنگین تصادم بن گیا ہے۔ یہ تنازعہ پاکستان کے ان الزامات کی وجہ سے ہوا ہے کہ عسکریت پسند افغانستان کی سرزمین سے کارروائیاں کرتے ہیں، کابل کا دعویٰ انکار کرتا ہے، جب کہ بار بار ہونے والے حملوں اور توپخانے کے تبادلے نے دونوں محاذوں پر شہریوں کی طرف سے بڑھتے ہوئے جھڑپوں میں اضافہ کیا ہے۔

پارلیمانی گروپ نے پاکستان میں

عیسائی لڑکی کی جبری شادی پر تشویش کا اظہار کیا

پشاور: ایک برطانوی پارلیمانی گروپ نے کہا ہے کہ اسے ایک مسیحی لڑکی ماریہ شہباز کے معاملے پر شدید تشویش ہے، جسے مبینہ طور پر پاکستان میں اغوا کرکے زبردستی شادی پر مجبور کردیا گیا تھا۔ پاکستان کی وفاقی آئینی عدالت نے اس شادی کو حلال قرار دیا تھا، لیکن لڑکی کے والد کا دعویٰ ہے کہ وہ اس وقت کم عمر تھی اور اسے زبردستی مذہب تبدیل کرایا گیا۔ کئی دہائیوں سے پاکستان کی عیسائی اور ہندو اقلیتوں کی لڑکیوں کو بڑی عمر کے مسلمان مردوں نے عصمت دری، جبری تبدیلی مذہب اور جبری شادی کا نشانہ بنایا ہے۔ ایک عوامی بیان میں، آل پارٹی پارلیمانی گروپ فار پاکستانی بینارٹیز (اے پی پی جی) نے کہا کہ جہاں وہ پاکستان کے عدالتی نظام کی خودمختاری کا احترام کرتا ہے، وہاں مذہبی اقلیتی برادریوں، خاص طور پر عیسائیوں اور ہندوؤں کے اغوا، جبری تبدیلی مذہب، اور لڑکیوں کی شادی سے متعلق الزامات کا ایک وسیع اور مستند نمونہ موجود ہے۔" ایسے معاملات میں اقلیتوں کو اکثر انصاف کے حصول میں اہم قانونی اور سماجی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عدالتیں اکثر اغوا کاروں کا ساتھ دیتی ہیں۔ اے پی پی جی کے شریک چیئر لارڈ آلٹن نے کہا، بچوں کا تحفظ اور مذہبی اقلیتوں کا تحفظ تمام قانونی نظاموں میں تسلیم شدہ بنیادی اصول ہیں۔" زبردستی شادی اور تبدیلی مذہب کے الزامات، خاص طور پر نابالغوں پر مشتمل، اعلیٰ سطح کی جانچ، شفافیت اور حساسیت کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ انصاف کیا گیا ہے اور ہوتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ گروپ نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جبری شادی کے تمام الزامات، خاص طور پر نابالغوں سے متعلق ان الزامات کی صحیح طریقے سے چھان بین کی جائے اور قوانین کو نافذ کیا جائے۔ اس نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے تحفظ کو مضبوط بنانے کے لیے وسیع تر بین الاقوامی تعاون پر بھی زور دیا۔ علیحدہ طور پر، اے پی پی جی نے بے دخلی کا سامنا کرنے والے عیسائی جھونپڑی والے قصبے کے باشندوں کا معاملہ بھی اٹھایا۔ ہاؤسنگ مارکیٹ میں غربت اور امتیازی سلوک کا مطلب ہے کہ بہت سے لوگوں کے پاس جانے کے لیے کوئی قابل عمل جگہ نہیں ہے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دورِ حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ ان کے زمانے میں انصاف کا دور دورہ تھا، اور ان کے زیر انتظام علاقوں میں بہت امن تھا۔ انہوں نے ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق رہنے دیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا، ان کے پاس، عیسائیوں اور ان کی خانقاہوں کے بارے میں ایک ایسے شخص کی طرف سے احکامات تھے جو ان کا رہنما تھا۔ نیز اس آدمی کی رہنمائی کے نتیجے میں وہ قدیم قانون کے رواج کے مطابق ایک خدا کی عبادت پر قائم رہے۔ ابتدا میں انہوں نے محمد ﷺ کی روایات کو برقرار رکھا، جو ان کے استاد تھے، اس حد تک کہ جو بھی ان کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا دیکھا جاتا، اس کو سزائے موت دی جاتی۔"

یہ دلچسپ بات ہے کہ عباسی دور میں لکھے گئے بعد کے کچھ مسلم ذرائع کے برعکس، معاویہ کو ایک ایسے شخص کے طور پر بیان کیا گیا ہے جنہوں نے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کے مطابق قانون کی حکمرانی کو نافذ کیا۔

اسلامی مآخذ میں پیغمبر ﷺ کا پہلا تفصیلی تذکرہ جو ہم تک پہنچا ہے وہ یروشلم میں بیت المقدس کے گنبد پر درج نوشتہ جات سے ملتا ہے جسے اموی خلیفہ عبدالملک ابن مروان نے 692 عیسوی کے لگ بھگ تعمیر کروایا تھا۔ مثال کے طور پر گنبد کی بیرونی سطح پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر ہیں:

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ ان پر سلامتی عطا فرمائے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ بے شک خدا اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ان پر درود بھیجو! محمد اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور فرشتے اور اس کے نبیوں کی، اور ان پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت ہو۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ وہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کو قبول فرمائے۔"

اسلامی تاریخ کے پہلے سو سالہ دور میں حضور ﷺ کے ارشادات کو مرتب کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس دور میں اسلام کی ابتدا کے بارے میں کچھ تحریریں ضرور موجود ہوں گی لیکن وہ سلامت نہیں رہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی پر بعد کی تحریریں انہی ابتدائی ماخذوں پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے اولین عروہ بن الزبیر تھے جو عائشہ کے بھتیجے تھے۔ عائشہ، رسول اللہ ﷺ کی بیوی اور خلیفہ اول ابوبکر کی بیٹی تھیں۔ بعد کے مؤرخین میں سے اکثر نے نبی ﷺ کی زندگی کے پہلوؤں کے بارے میں عروہ بن الزبیر کی ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو انھوں نے اپنی خالہ عائشہ سے حاصل کی تھیں۔ عروہ کا انتقال 713 عیسوی کے لگ بھگ ہوا۔

ایک اور اہم شخصیت وہب بن منبہ ہے جو آٹھویں صدی کے پہلے نصف میں زندہ رہے۔ ان کی کوئی بھی کتاب ہم تک نہیں پہنچی لیکن بعد کے مورخین ابن اسحاق، ابن ہشام اور ابن جریر الطبری نے ان کی تصانیف کا حوالہ دیا۔

ایک اور مرکزی شخصیت ابن شہاب الزہری ہیں جنھوں نے حدیث اور مغازی (فوجی مہمات کی کہانیاں) دونوں کو جمع کیا۔ ان کے شاگرد موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی لکھی، جو کہ نبی ﷺ کے دور میں ہونے والی لڑائیوں کو بیان کرتی ہے۔ اس زمانے میں تاریخ لکھنے کا یہ عام طریقہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

مدرسہ پالیسی میں تبدیلی، نظریاتی پسپائی یا عملی سیاست کی جیت؟

اگر یہ فیصلہ صرف کاغذی کارروائیوں اور رسمی بیانات تک محدود رہ گیا تو اس کی تمام تر معنویت تحلیل ہو کر رہ جائے گی۔ لیکن اگر حکومت سنجیدگی کے ساتھ ایک واضح اور مؤثر طریقہ کار وضع کرتے ہوئے ان اساتذہ کو باعزت اور مستقل بنیادوں پر بحال کرتی ہے تو یہ نہ صرف ایک دیرینہ مسئلے کا حل ہوگا بلکہ ایک مثبت نظیر بھی قائم کرے گا۔ یہاں یہ سوال بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ آیا اس اقدام کے ذریعے مدرسہ جدید کاری کے اُس خواب کو دوبارہ زندہ کیا جاسکے گا جو ایک عرصے سے تعطل کا شکار ہے؟ کیونکہ صرف اساتذہ کی بحالی کافی نہیں بلکہ ایک جامع تعلیمی پالیسی کی ضرورت ہے جو مدارس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان کی شناخت اور خودمختاری کو بھی برقرار رکھ سکے۔

حافظ افتخار احمد قادری

ہندوستان کی سیاست اپنے مزاج میں ہمیشہ یک رُخ نہیں رہی بلکہ یہ ایک ایسا پیچیدہ اور کثیر الجہت منظرنامہ ہے جہاں نظریات و مفادات، دباؤ اور عوامی ردِعمل باہم گتھے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ خصوصاً اتر پردیش جیسی وسیع وعریض ریاست میں جہاں ہر فیصلہ محض انتظامی اقدام نہیں بلکہ ایک وسیع تر سیاسی پیغام کا حامل ہوتا ہے وہاں حکومت کے کسی بھی قدم کو سطحی نگاہ سے دیکھنا فکری ناانصافی کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حالیہ دنوں میں مدرسہ اساتذہ کے تعلق سے لیا گیا فیصلہ ایک فلاحی اقدام نہیں بلکہ ایک گہری سیاسی معنویت اپنے اندر سموئے ہوئے ہے جو بدلتے ہوئے بیانیے، سماجی دباؤ اور حکومتی ترجیحات کے درمیان ایک نئی توازن سازی کی کوشش کو ظاہر کرتا ہے۔ اتر پردیش کی حکومت جس کی قیادت وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کر رہے ہیں ماضی قریب میں اپنی سخت گیر پالیسیوں اور بالخصوص اقلیتی اداروں کے حوالے سے ایک مخصوص نظریاتی موقف کے باعث مسلسل تنقید اور بحث کا مرکز بنی رہی ہے۔ ایسے میں 22 ہزار مدرسہ اساتذہ کو دوبارہ نظامِ تعلیم میں شامل کرنے کا اعلان ایک غیر معمولی پیش رفت کے طور پر سامنے آیا ہے جس نے سیاسی مبصرین کو چونکا دیا اور عوامی حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ یہ معاملہ دراصل اس مرکزی اسکیم سے وابستہ ہے جس کا آغاز 1995 میں کیا گیا تھا جس کا مقصد مدارس میں صرف دینی تعلیم تک محدود رہنے کے بجائے جدید عصری مضامین کو شامل کرنا تھا تاکہ وہاں زیرِ تعلیم طلبہ کو بدلتے ہوئے زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جا سکے۔ اس اسکیم کے تحت ہزاروں اساتذہ کو عارضی بنیادوں پر ملازمت دی گئی جو ہندی، انگریزی، سائنس، ریاضی اور سماجی علوم جیسے مضامین کی تدریس انجام دے رہے تھے۔ یہ ایک ایسا تجربہ تھا جس نے مدرسہ نظام میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا کیونکہ اس نے روایتی اور جدید تعلیم کے درمیان ایک عملی پُل قائم کیا۔ تاہم جب 2023-24 میں مرکزی حکومت نے اس اسکیم کی مالی اعانت اچانک بند کر دی تو اس کے اثرات نہایت سنگین صورت میں ظاہر ہوئے۔ ہزاروں اساتذہ یکا یک بے روزگار ہوگئے، مدارس میں جدید مضامین کی تدریس کا سلسلہ تعطل کا شکار ہوگیا اور ایک ایسا تعلیمی خلا پیدا ہوا جس نے نہ صرف اساتذہ بلکہ طلبہ کے مستقبل کو بھی غیر یقینی بنا دیا۔ گزشتہ تقریباً 26 ماہ تک یہ اساتذہ معاشی کرب اور ذہنی اذیت کے ایک کٹھن دور سے گزرتے رہے جہاں ان کی فریادیں سرکاری ایوانوں کی دہلیز پر بار بار دستک دیتی رہیں مگر شنوائی نہ ہوسکی۔ ایسے مایوس کن پس منظر میں ریاستی حکومت کا یہ حالیہ اعلان ایک امید افزا موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وزیر برائے اقلیتی فلاح دانش آزاد انصاری کی جانب سے یہ واضح کیا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے اعلیٰ سطحی اجلاس میں یہ ہدایت دی ہے کہ ان اساتذہ کو مدرسہ تعلیمی نظام کے اندر ہی ایڈجسٹ کیا جائے۔ یہ ایک انتظامی ہدایت نہیں بلکہ ایک سیاسی اشارہ بھی ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ حکومت اب تعلیمی اور سماجی حقائق کو یکسر نظرانداز کرنے کی متحمل نہیں ہوسکتی۔

یوگی آدتیہ ناتھ کا یہ بیان کہ ان اساتذہ نے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور انہیں ان کے حقوق سے محروم نہیں کیا جائے گا بذاتِ خود ایک قابلِ توجہ تبدیلی کی علامت ہے۔ یہ وہی حکومت ہے جس پر ماضی میں مدرسہ نظام کے حوالے سے سخت رویہ اپنانے کے الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں لیکن اب اسی حکومت کی جانب سے اساتذہ کی خدمات کا اعتراف اور ان کی بحالی کی یقین دہانی ایک نئے سیاسی بیانیے کی تشکیل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہ سوال بہرحال اپنی جگہ موجود ہے کہ آیا یہ فیصلہ خالصتاً فلاحی

جذبے کے تحت کیا گیا ہے یا اس کے پسِ پشت کوئی وسیع تر سیاسی حکمتِ عملی کارفرما ہے؟ کیونکہ سیاست میں فیصلے اکثر اصولوں کی بنیاد پر نہیں بلکہ زمینی حقائق، عوامی دباؤ اور آئندہ انتخابی امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جاتے ہیں۔ اتر پردیش جیسے حساس سیاسی خطے میں جہاں اقلیتی ووٹ ایک اہم عنصر کی حیثیت رکھتا ہے اس نوعیت کا اقدام یقیناً ایک مثبت پیغام دینے کی کوشش بھی ہوسکتا ہے۔ اساتذہ تنظیموں کی جانب سے اس فیصلے کا خیر مقدم اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ طبقہ طویل عرصے سے کسی عملی قدم کا منتظر تھا۔ اگرچہ انہیں ماضی میں جو معاوضہ دیا جاتا تھا وہ نہایت قلیل تھا مگر اس کے باوجود یہ ان کے لیے باعزت روزگار کا ذریعہ تھا اور سماجی وقار کا ایک سہارا بھی۔ اب جب کہ حکومت نے انہیں دوبارہ شامل کرنے کا عندیہ دیا ہے تو ان کے دلوں میں ایک نئی امید نے جنم لیا جو نہ صرف ان کی ذاتی زندگی بلکہ تعلیمی نظام کے لیے بھی سودمند ثابت ہوسکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مدرسہ تعلیم کا مسئلہ ایک تعلیمی بحث نہیں بلکہ ایک سیاسی وسماجی اور تہذیبی مسئلہ بھی ہے۔ اسے نظرانداز کرنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی دانشمندی۔ حکومت کا یہ حالیہ قدم اگر اخلاص اور تسلسل کے ساتھ نافذ کیا جاتا ہے تو یہ نہ صرف ہزاروں خاندانوں کی معاشی بحالی کا سبب بن سکتا ہے بلکہ مدرسہ نظام میں جدید تعلیم کے فروغ کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ بالآخر یوگی حکومت کا یہ فیصلہ ایک ایسے دوراہے پر لیا گیا اقدام ہے جہاں سیاست و مصلحت، اصول وضرورت اور بیانیہ وحقیقت ایک دوسرے سے ہم آغوش دکھائی دیتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ یہ قدم وقتی تسکین ثابت ہوتا ہے یا واقعی ایک دیرپا پالیسی میں ڈھل کر تعلیمی وسماجی افق پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ یقیناً اس معاملے کی تہہ میں اتر کر دیکھا جائے تو یہ حقیقت پوری آب وتاب کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ یوگی حکومت کا یہ اقدام وقتی دباؤ کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک ایسے دور کی علامت ہے جہاں سیاست اپنی روایتی سختیوں کے حصار سے نکل کر تدریجی طور پر عملیت پسندی کی جانب مائل ہو رہی ہے۔ آج کا ہندوستان نعروں، جذباتی خطابات اور یک رُخی پالیسیوں سے آگے بڑھ چکا ہے۔ یہاں ہر فیصلہ اپنی افادیت، عوامی اثرات اور سیاسی نتائج کے تناظر میں پرکھا جاتا ہے۔ ایسے میں مدرسہ اساتذہ کی بحالی کا اعلان ایک ایسے بیانیے کو جنم دیتا ہے جس میں اختلاف کے ساتھ اعتراف اور فاصلوں کے باوجود ایک محدود نوعیت کی مفاہمت کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ بلاشبہ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ گزشتہ چند برسوں میں مدرسہ نظام کو لے کر جو فضا قائم کی گئی اس نے نہ صرف تعلیمی اداروں کو بلکہ اس سے وابستہ لاکھوں افراد کے ذہنوں میں ایک بے یقینی اور اضطراب کی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ ایسے ماحول میں اگر وہی حکومت اساتذہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں دوبارہ نظام میں شامل کرنے کی بات کرتی ہے تو یہ ایک انتظامی لچک نہیں بلکہ ایک فکری مراجعت کا اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔ گو کہ اس مراجعت کی حدود وقیود ابھی پوری طرح واضح نہیں تاہم اس کے اثرات سے انکار بھی ممکن نہیں۔

دورِ حاضر کی سیاست میں سب سے اہم عنصر عوامی تاثر (Public Perception) بن چکا ہے۔ حکومتیں اب صرف فیصلے نہیں کرتیں بلکہ ان فیصلوں کے ذریعے ایک خاص پیغام بھی ترتیب دیتی ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ اقدام اقلیتی طبقے کے لیے ایک نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کے طور پر بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب سماجی ہم آہنگی اور سیاسی توازن دونوں ہی آزمائش کے دور سے گزر رہے ہوں۔ یہ فیصلہ ایک طرف جہاں ہزاروں خاندانوں کے معاشی بحران کو کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہیں دوسری طرف ایک وسیع تر سماجی بیانیے کو بھی معتدل بنانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ پالیسیوں کی اصل قدر ان کے اعلانات میں نہیں بلکہ ان کے نفاذ میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

اگر یہ فیصلہ صرف کاغذی کارروائیوں اور رسمی بیانات تک محدود رہ گیا تو اس کی تمام تر معنویت تحلیل ہو کر رہ جائے گی۔ لیکن اگر حکومت سنجیدگی کے ساتھ ایک واضح اور مؤثر طریقہ کار وضع کرتے ہوئے ان اساتذہ کو باعزت اور مستقل بنیادوں پر بحال کرتی ہے تو یہ نہ صرف ایک دیرینہ مسئلے کا حل ہوگا بلکہ ایک مثبت نظیر بھی قائم کرے گا۔ یہاں یہ سوال بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ آیا اس اقدام کے ذریعے مدرسہ جدید کاری کے اُس خواب کو دوبارہ زندہ کیا جا سکے گا جو ایک عرصے سے تعطل کا شکار ہے؟ کیونکہ صرف اساتذہ کی بحالی کافی نہیں بلکہ ایک جامع تعلیمی پالیسی کی ضرورت ہے جو مدارس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان کی شناخت اور خودمختاری کو بھی برقرار رکھ سکے۔ اگر حکومت اس سمت میں سنجیدہ پیش رفت کرتی ہے تو یہ اقدام ایک وقتی ریلیف کے بجائے ایک انقلابی موڑ ثابت ہوسکتا ہے۔ مزید برآں اس فیصلے کو ہندوستانی جمہوریت کے اس وسیع تر تناظر میں بھی دیکھنے کی ضرورت ہے جہاں ہر طبقہ اپنی نمائندگی، اپنے حقوق اور اپنی شناخت کے تحفظ کے لیے کوشاں ہے۔ مدرسہ اساتذہ کا مسئلہ بھی اسی جدوجہد کا ایک حصہ ہے اور ان کی بحالی اس بات کا ثبوت ہوسکتی ہے کہ جمہوری دباؤ اور مسلسل جدوجہد آخرکار اپنے اثرات ضرور مرتب کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا سبق ہے جو نہ صرف اساتذہ بلکہ دیگر محروم طبقات کے لیے بھی حوصلہ افزا بن سکتا ہے۔ بالآخر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یوگی حکومت کا یہ فیصلہ ایک ایسے سنگم پر کھڑا ہے جہاں نیت وضرورت، سیاست وسماج، بیانیہ وحقیقت ایک دوسرے میں مدغم ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے مستقبل کا دارومدار اب اس بات پر ہے کہ آیا یہ اقدام وقتی سیاسی حکمتِ عملی کا حصہ ثابت ہوتا ہے یا واقعی ایک سنجیدہ اور دیرپا اصلاحی عمل کی بنیاد بنتا ہے۔ اگر یہ وقتی مصلحتوں کی نذر ہوگیا تو تاریخ اسے ایک اور ادھورا وعدہ قرار دے گی لیکن اگر اسے دیانت داری اور مستقل مزاجی کے ساتھ نافذ کیا گیا تو یہی فیصلہ ایک ایسے روشن باب کا آغاز بھی بن سکتا ہے جس میں تعلیم، انصاف اور سماجی توازن کی نئی داستان رقم ہو۔ لہٰذا! اس مرحلے پر سب سے زیادہ ضروری رویہ نہ تو جذباتی تحسین کا ہے اور نہ ہی مایوس کن بدگمانی کا بلکہ ایک باشعور اور محتاط انتظار کا ہے۔ ایسا انتظار جو نتائج کو پرکھے عمل درآمد کا جائزہ لے اور اس بات کا تعین کرے کہ آیا واقعی یہ قدم ہندوستانی سیاست کے مزاج میں ایک مثبت تبدیلی کا پیش خیمہ بن سکا ہے یا نہیں۔ کیونکہ وقت ہی وہ کسوٹی ہے جس پر ہر فیصلہ اپنی اصل حیثیت میں نمایاں ہوتا ہے اور یہی وقت اس فیصلے کی حقیقی قدر وقیمت کا تعین بھی کرے گا۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۷/اپریل ۲۰۲۶

ایس آئی آر، غفلت نہ برتی جائے

ملک کی مختلف ریاستوں کی طرح تلنگانہ میں بھی ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے جا رہا ہے۔ اس تعلق سے بہت پہلے ہی سے شعور بیداری کا سلسلہ جاری ہے۔ ایس آئی آر انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس میں اپنے اور اپنے اہل وعیال کے ناموں کی شمولیت مستقبل کیلئے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس معاملے میں کسی طرح کی غفلت یا لاپرواہی اور تغافل مستقبل میں بہت مہنگا ثابت ہوسکتا ہے۔ ایس آئی آر کے ذریعہ ملک میں نئی فہرست رائے دہندگان کی تیاری عمل میں لائی جارہی ہے۔ جو نام شامل نہیں ہیں ان کو اس میں شامل کروانا چاہئے اور حکام کی جانب سے ایسے نام حذف کردئے جانے کا اندیشہ ہے جن کا کوئی ثبوت موجود نہ ہو۔ ہم نے گذشتہ ایک سال کے دوران دیکھا کہ کس طرح سے ملک کی مختلف ریاستوں میں ایس آئی آر کا عمل چلایا گیا ہے اور کس طرح سے کئی ریاستوں میں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں افراد کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کردئے گئے ہیں۔ کئی مقامات پر یہ تک شکایات سامنے آئی ہیں کہ فوج میں رہتے ہوئے ملک کی خدمت کرنے والے عہدیداروں کے نام فہرست رائے دہندگان سے حذف کردئے گئے۔ اس کے علاوہ نمایاں خدمات انجام دینے والے بھی اس سے محفوظ نہیں رہے۔ کچھ سیاستدانوں کے نام بھی حذف کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ زندہ موجود ہیں ان کو مردہ قرار دیتے ہوئے الیکشن کمیشن کے عملہ کی جانب سے نام حذف کئے گئے ہیں۔ کئی لوگ اس طرح کے واقعات پر سپریم کورٹ سے بھی رجوع ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود کئی ریاستوں میں عوام کی شکایات برقرار ہیں۔ فی الحال مغربی بنگال میں لاکھوں افراد کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کردئے گئے ہیں۔ جن افراد کے پاس پاسپورٹ موجود ہے' آدھار کارڈ موجود ہے' سابقہ ووٹر آئی ڈی کارڈ موجود ہے اس کے باوجود ان کے نام شامل نہیں کئے گئے ہیں اور انہیں طرح طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ لوگ اپنے ناموں کو شامل کروانے کیلئے کئی طرح کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ اکثر معاملات میں کسی طرح کی راحت نہیں مل پا رہی ہے اور نام حذف ہو رہے ہیں۔ اس طرح کی صورتحال سے تلنگانہ میں بچنے کی ضرورت ہے جس کیلئے چوکس رہنا چاہئے۔ یہ شکایت عام ہے کہ خاص طور پر مسلم اقلیت سے تعلق رکھنے والے رائے دہندوں کے ناموں کو حذف کیا جا رہا ہے اور ان کی جانب سے درکار دستاویزات اور ریکارڈز پیش کئے جانے کے باوجود ان کی کوئی سنوائی نہیں ہو رہی ہے۔

ایسے میں یہ ضروری ہے کہ ریاست کے تمام اہل رائے دہندے اور خاص طور پر مسلمان چوکس رہیں۔ قبل از وقت تیاری کرلیں۔ اپنے اور اپنے اہل خانہ کے 2002 کی فہرست رائے دہندگان میں شامل ناموں کی پہلے سے جانچ کرلیں۔ ان کا ریکارڈ حاصل کرلیں۔ اب جو ایس آئی آر کے ذریعہ فہرست تیار کی جائے گی اس میں اپنے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنائیں۔ بی ایل اوز کو مکمل تفصیلات اور دستاویزات پیش کئے جائیں۔ جو نئے نام شامل کروانے ہیں ان کے تعلق سے بھی غفلت اور لاپرواہی نہیں برتی جانی چاہئے۔ نئے ناموں کی شمولیت کیلئے بھی سابقہ ناموں کے ساتھ میپنگ کروائی جائے۔ ان کے دستاویزات اور ضروری کاغذات وغیرہ پہلے سے تیار کرلیں اور بی ایل اوز کو پیش کرتے ہوئے ناموں کی شمولیت کو یقینی بنائیں۔ اس معاملے میں مکمل چوکسی اور مستعدی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ نہ صرف اپنے اور اپنے اہل خانہ کے نام شامل کروائیں بلکہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی بھی اس معاملہ میں رہنمائی کی جائے۔ جو لوگ اس طرح کی سرکاری معلومات نہیں رکھتے اور ریکارڈز حاصل نہیں کر پاتے ان کی بطور خاص مدد کی جائے۔ ان کی رہنمائی کرتے ہوئے ان کے ناموں کی شمولیت کو بھی یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے مشکلات سے بچا جا سکتا ہے۔ اس بات کو ذہن نشین رکھنے کی ضرورت ہے کہ ایس آئی آر کے تعلق سے مکمل چوکسی اور مستعدی برتی جانی چاہئے۔ کسی طرح کی غفلت یا لاپرواہی آنے والے وقتوں میں شدید مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنی آنے والی نسلوں کیلئے بھی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ اب جبکہ ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے ہی والا ہے ایسے میں قبل از وقت مکمل تیاری کرلیں۔ آس پاس کے لوگوں کی بھی مدد کی جائے۔ رشتہ داروں اور غریب طبقہ کے عوام کی رہنمائی کی جائے۔ تمام دستاویزات تیار رکھے جائیں اور ہر مرحلہ میں اپنے اور اپنے اہل خانہ کے ناموں کی جانچ کرتے رہیں۔ کسی بھی مرحلہ پر لاپرواہی یا تغافل پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔ رضاکارانہ تنظیموں اور سماجی کارکنوں کو بھی اس معاملے میں سرگرم رول ادا کرتے ہوئے عوام کی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

پولیس سپرنٹنڈنٹ کا تھانہ دودھارا کا سالانہ معائنہ، متعلقہ اہلکاروں کو دی ضروری ہدایات

پیر کے روز پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا نے تھانہ دودھارا کا سالانہ معائنہ کیا۔ معائنہ کے دوران انہوں نے تھانہ احاطہ، بیرک اور بیت الخلاء کی صفائی ستھرائی کو بہتر بنانے کے احکامات جاری کیے۔ اس کے ساتھ ہی تھانہ دفتر، حوالات، مشن شکتی مرکز، خواتین ہیلپ ڈیسک اور سائبر ہیلپ ڈیسک کے ریکارڈز و دستاویزات کا تفصیلی جائزہ لیا اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ نے نئے تعمیر شدہ سائبر تھانہ/سی سی ٹی این ایس کمرہ کا افتتاح کیا، جبکہ مشن شکتی مہم 5.0 کے دوسرے مرحلے کے تحت مشن شکتی مرکز کا بھی فیتہ کاٹ کر افتتاح کیا گیا۔ معائنہ کے دوران گرام چوکیداروں، معزز افراد اور مقامی لوگوں سے بھی گفتگو کی گئی۔ بہترین اطلاع رسانی اور قابلِ تعریف خدمات کے لیے دو گرام چوکیداروں کو نقد انعام دے کر سرفراز کیا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے تھانہ کی صفائی ستھرائی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے تھانہ انچارج کی تعریف کی، جبکہ ریکارڈ میں پائی گئی کمیوں کے پیش نظر متعلقہ اہلکاروں کو ضروری ہدایات بھی دیں۔ مشن شکتی مرکز اور خواتین ہیلپ ڈیسک پر خواتین سے متعلق معاملات کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت دی گئی کہ خواتین کی شکایات کو ہمدردی کے ساتھ سن کر فوری حل کیا جائے۔ نیز خواتین پولیس اہلکاروں کو ہدایت دی گئی کہ وہ بیٹ میں جا کر خواتین کو ہیلپ لائن نمبروں کے بارے میں آگاہ کریں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ایف آئی آر رجسٹر، تفتیشی ریکارڈ، مال خانہ رجسٹر اور زیر التوا مقدمات کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت دی کہ تمام تفتیشیں معیاری اور بروقت مکمل کی جائیں۔ خواتین وبچوں سے متعلق جرائم میں خصوصی حساسیت اور مقررہ ضابطوں پر سختی سے عمل کرنے کی بھی تاکید کی گئی۔ معائنہ کے دوران پولیس اہلکاروں سے اسلحہ کی دیکھ بھال اور استعمال کے حوالے سے مشق بھی کرائی گئی۔ انہوں نے عوام سے خوش اخلاقی، فوری کارروائی اور غیر جانبدار پولیسنگ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ علاقے میں امن وامان مزید مضبوط بنانے، رات کی گشت کو مؤثر بنانے اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائی تیز کی جائے۔ اس موقع پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سشیل کمار سنگھ، سرکل آفیسر خلیل آباد امت کمار، خفیہ انسپکٹر اویناش پرتاپ سنگھ، تھانہ انچارج اروند شرما، ریڈر ایس پی رام آشیش یادو، پی آر او پی کے گپتا سمیت دیگر افسران واہلکار موجود رہے۔

چین کی معیشت میں سست روی میں اضافہ

چین کی معیشت میں سست روی مزید گہری ہوتی جا رہی ہے، جبکہ عوامی اعتماد میں کمی نے معاشی بحالی کے امکانات پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق گھریلو طلب میں کمی اور رئیل اسٹیٹ سیکٹر کے جاری بحران نے معیشت پر دباؤ بڑھا دیا ہے، جس کے باعث ترقی کی رفتار سست پڑ گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ صارفین کے اعتماد میں کمی کے باعث اخراجات میں کمی آئی ہے، جس سے مجموعی معاشی سرگرمی متاثر ہو رہی ہے۔ اسی کے ساتھ بیرونی سرمایہ کاری میں بھی کمی کے آثار دیکھے جا رہے ہیں، جو معیشت کے لیے ایک اور چیلنج بن رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق چین کی اقتصادی ترقی کی شرح 2026 میں مزید کم ہو کر تقریباً 5.4 سے 5 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے، جو گزشتہ دہائیوں کے مقابلے میں کم ترین سطحوں میں شمار ہوتی ہے۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر میں مسلسل مشکلات، مقامی حکومتوں کے قرضے اور کمزور لیبر مارکیٹ بھی معاشی دباؤ میں اضافے کی بڑی وجوہات قرار دی جا رہی ہیں۔ اگرچہ برآمدات نے کچھ حد تک معیشت کو سہارا دیا ہے، تاہم ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ عالمی معاشی سست روی یا تجارتی کشیدگی میں اضافہ چین کی معیشت کو مزید متاثر کر سکتا ہے۔ چینی حکام کی جانب سے معیشت کو سہارا دینے کے لیے محدود نوعیت کے اقدامات کیے جا رہے ہیں، تاہم بڑے پیمانے پر محرک پیکج سے گریز کیا جا رہا ہے تاکہ مالیاتی خطرات سے بچا جا سکے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

دنیا میں اگر مسلمان ذلت ورسوائی کا شکار زندگی گذار رہا ہے تو اسی بنیادی وجہ 'مسلمان کا 'تارک الدنیا' ہونا ہے۔ مسلمانوں میں یہ اس احساس کا پید ہونا کہ انہیں دنیا سے کیا کام ہمیں تو آخرت کی فکر کرنی چاہئے' یہ رویہ مستحکم ایمان کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ خدا کی رحمت پر کامل بھروسہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پستی ومایوسی کا شکار قوموں کے لئے قران کریم کے ذریعہ یہ مژدہ سنایا کہ "قم باذن اللہ" اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر' کسی گورے کو کالے یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور متقی ہو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اس پیام کو ہم نے سماجی زندگی میں انقلابی اہمیت کو فراموش کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں قومیں امتیازات کا شکار بننے لگی ہیں اور طاقتور کمزور پر ظلم کر رہا ہے

تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا......

محمد مبشر الدین خرم

ایران کے اسرائیل پر مسلسل حملوں اور امریکی اثاثہ جات کو نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع ہوئے چند ہفتے ہی گذریں ہیں کہ دنیا نے قیام امن' جنگ وجدال کے خاتمہ' جنگ سے ہونے والے معاشی نقصانات پر بحث شروع کردی ہے اور امن واماں کے جہد کاروں نے قیام امن کی کوششوں کے نام پر عالمی پلیٹ فارمس کا استعمال کرنا شروع کر دیا ہے لیکن اسرائیل کے فلسطین بالخصوص 'غزہ' کے نہتے عوام پر مسلسل بمباری اور ان کی ہلاکتوں پر دنیا کے وہ پلیٹ فارمس جو قیام امن' جنگ وجدال کے خاتمہ اور انسانیت کی دہائی دیتے ہیں وہ کہیں نظر نہیں آئے بلکہ چند ایک آوازیں کو جو کہ 'نقار خانہ میں طوطی کی بولی' کے مترادف اٹھا کرتی تھیں لیکن اب جبکہ ایران بے خوف وخطر اسرائیل' امریکہ اور اس کے دوستوں کو نشانہ بنا رہا ہے ایسی صورت میں وہ سب قوتیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں جو دنیا میں 'خون مسلم کی ارزانی' پر تماشائی بنی ہوئی تھیں۔ ایران۔اسرائیل و امریکہ کے درمیان جاری اس معارکہ نے دنیا میں حق و باطل کے درمیان واضح تفریق پیدا کرتے ہوئے ان تمام کی نشاندہی کردی ہے جن کے دل ظالم کی موت پر بھی لرز اٹھتے ہیں بلکہ ظالم کی موت پر ہی ان کے دلوں میں لرزہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ انہیں اپنے مظالم کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جدوجہد اور کسی خوف کے بجائے دشمنان اسلام و انسانیت کے خلاف نبرد آزما ہونا ہی دراصل قرانی تعلیمات' اسوۂ رسول ﷺ اور حسینیؓ تعلیمات ہیں جنہیں عرب دنیا نے فراموش کر دیا ہے اور قرآن نے جس طرح سے یہود و نصاریٰ کے متعلق متنبہ کیا ہے اسے بھی بھلا چکے ہیں۔ دنیا کے سوپر پاور سمجھے جانے والے امریکہ واسرائیل اب ایران سے 48 گھنٹوں کے لئے جنگ بندی کی بات کررہے ہیں اور ایران اس بات کے لئے آمادہ نہیں ہے جو کہ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا میں طاقت وقوت کی سرحدیں تبدیل ہو رہی ہیں۔

دنیا کے اگر انقلابات کا مشاہدہ کیا جائے تو دنیا میں کوئی ایک ملک یا علاقہ ہمیشہ طاقت کا محور نہیں رہا بلکہ اس عظیم دنیا کی تاریخ میں اسپین' برطانیہ' سویت یونین کو لازوال تصور کیا جاتا تھا لیکن تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اسپین جو 1590 میں سب سے طاقتور تھا وہ باقی نہیں رہا جس کے پاس دنیا بھر میں اس وقت موجود آدھا سونا اور چاندی اپنے پاس رکھے ہوئے تھا۔ یوروپ' اسپین کے کنٹرول میں ہوا کرتا تھا لیکن محض 80 سال میں اسپین دیوالیہ ہوگیا۔ اس کے بعد 1914 میں برطانیہ انسانی تاریخ کا سب بڑی حکومت کے طور پر اپنی شناخت بنانے میں کامیاب ہوا جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ 'برطانوی سامراج' میں کہیں سورج غروب نہیں ہوتا۔ ملکہ الزبیتھ نے برطانیہ کے سرحدوں کو اس قدر وسعت دینے میں کامیابی حاصل کی تھی کہ سورج اپنی گردش مکمل کرنے کے بعد برطانیہ میں غروب ہو کر برطانوی کالونی میں ہی طلوع ہوتا۔ اسپین اور برطانیہ کی دنیا کے سوپر پاور ہونے کی داستانیں طلسمی دنیا کی کہانیاں لگتی ہیں لیکن یہ تاریخ کے وہ تاریک حقائق ہیں جن میں انسان کو غلام اور ظالم کو حکمراں تصور کیا جاتا تھا۔ برطانیہ جس وقت دنیا کا سوپر پاور تھا اس دور میں

پاؤنڈ اسٹرلنگ دنیا کی ریزرو کرنسی ہوا کرتی تھی جس طرح آج "ڈالر" کو تصور کیا جارہا ہے لیکن سینکڑوں برس سوپر پاور رہنے کے بعد برطانیہ نے بھی اپنی عالمی طاقت کی شناخت کھودی اور اس کے بعد سویت یونین دنیا کا سوپر پاور بن کر ابھرا جو کہ 1991 میں مکمل طور پر تباہ وتاراج ہوگیا بلکہ کئی حصوں میں بٹنے کے بعد اپنی شناخت سے بھی محروم ہوگیا۔ اب امریکہ جو کہ دنیا کا سوپر پاور بنا بیٹھا ہے وہ بھی تباہی کے دہانے پر ہے اور امریکہ کی "سوپر پاور" کی حیثیت ختم ہونے جارہی ہے۔ 1590 سے 1991 کے درمیان جو عالمی طاقتیں برباد ہوئی ہیں ان کی تاریخ اور وجوہات کا مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوگی کہ موجودہ 'سوپر پاور' امریکہ بھی اسی راہ پر گامزن ہے اور جنگ کے نام پر اپنی معیشت کے ساتھ دنیا کی معیشت کو تباہ کرنے میں مصروف ہے۔

امریکہ نے سوپر پاور بننے کے لئے دنیا بھر کے 80 ممالک میں 750 سے زیادہ ملٹری کے ٹھکانے تیار کئے ہیں اور 150 ممالک میں اپنے فوجی رکھے ہوئے ہیں۔ امریکہ اپنی سرحدوں کی حفاظت سے زیادہ دنیا میں دوسری کوئی عالمی طاقت نہ ابھرے اس پر زیادہ توجہ مرکوز کی ہوئی ہے۔ امریکہ کی موجودہ صورتحال کا باریکی سے جائزہ لیا جائے تو امریکہ اتنی بڑی افواج اور 850 بلین ڈالر کے دفاعی بجٹ کے ساتھ بھی دنیا میں پیدا شدہ حالات کا مقابلہ کرنے کا متحمل نہیں ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ اگر چین تائیوان' شمالی کوریا جنوبی کوریا پر حملہ کردے تو امریکہ ان کی مدد کرنے سے قاصر ہے کیونکہ امریکہ اپنی پوری طاقت کے ساتھ "آبنائے ہرموز" کی کشادگی کو یقینی نہیں بنا پا رہا ہے۔ امریکی معیشت تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہے اور 2020 سے امریکہ نے 6 ٹریلین ڈالر سے زیادہ کرنسی پرنٹ کی ہے اور امریکہ خود کے مستحکم معیشت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن 36 ٹریلین ڈالر کا مقروض ہے وہ اپنے قرض پر 1 ٹریلین ڈالر کا سود ادا کر رہا ہے جو کہ امریکہ کے دفاعی بجٹ سے زیادہ ہے۔ امریکہ جو کہ اب پوری طرح سے پیداوار کے بجائے دنیا کے مختلف ممالک سے درآمدات پر انحصار کیا ہوا ہے جو کہ ملکی پیداوار کو ختم کرنے کا موجب بن چکا ہے۔

ایران جو کہ 1979 سے عالمی تحدیدات کا سامنا کر رہا ہے' اس نے جاری جنگ کے دوران یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس مدت کے دوران مظلوم یا بے بس کی طرح وقت گذارتا نہیں رہا بلکہ اس نے انگریزی کے محاورے Necessity Is The Mother of Invention "ضرورت ایجاد کی ماں ہوتی ہے" پر عمل کرتے ہوئے عالمی تحدیدات کی پرواہ کئے بغیر اپنے قدرتی وسائل کا نہ صرف استعمال کیا بلکہ وہ تمام ٹکنالوجی حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کی جس نے "سوپر پاور" ہونے کے زعم میں ان پر تحدیدات عائد کئے۔ اپنے محدود وسائل سے حاصل کی جانے والی ٹکنالوجی کے ذریعہ اب دنیا بھر کو حیران و ششدر کرنے والے ایران نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ محروم زندگی گذارنے یا مصلیٰ پر دعا گو رہنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنے گھوڑوں کے زینوں کو ہمہ وقت تیار رکھنے والے ہیں۔ 28 فروری کو شروع کی گئی اس جنگ نے دنیا میں 'سوپر پاور' کی اصطلاح کو بدلنے کے سلسلہ کی شروعات نہیں کی ہے بلکہ 'سوپر پاور' کے خطہ کو تبدیل کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا ہے کیونکہ ایران نے دنیا میں دوسری عالمی جنگ کے بعد قائم کئے گئے فوجی اتحاد یا ایسے عالمی اداروں وقوتوں میں اپنی حکمت عملی کے ذریعہ دراڑ پیدا کردی ہے جو کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کی عظمت رفتہ کا مذاق بناتے ہوئے خودسری اختیار کرتے جارہے تھے۔ فلسطین 'سوڈان' لیبیاء' عراق' افغانستان' شام' پاکستان' یمن' صومالیہ' کے علاوہ دیگر ممالک پر حملوں کے ذریعہ مسلمانوں کا جو خون بہایا ہے وہ اب ایران کی جنگی حکمت عملی پر یشان اسے 'سوپر پاور' تسلیم کرنے کے لئے تیار نظر آرہے ہیں۔ 1957 میں 70 سال قبل 'نہر سوئز' پر برطانوی' فرانسیسی و اسرائیلی قبضہ وتسلط کے امریکہ وسویت یونین کی مداخلت نے جو حالات پیدا کئے ہیں اسی طرح کے حالات آج 'آبنائے ہرموز' پر ایرانی پابندیوں کے نتیجہ میں دنیا بھر میں پیدا ہو چکے ہیں لیکن ایران اس آبی راہداری کے تحفظ کے لئے جو حکمت عملی اختیار کئے ہوئے ہے اس کے نتیجہ میں دنیا بھر کی معیشت متاثر ہونے لگی ہے۔

دنیا میں اگر مسلمان ذلت ورسوائی کا شکار زندگی گذار رہا ہے تو اسی بنیادی وجہ 'مسلمان کا 'تارک الدنیا' ہونا ہے۔ مسلمانوں میں یہ اس احساس کا پید ہونا کہ انہیں دنیا سے کیا کام ہمیں تو آخرت کی فکر کرنی چاہئے' یہ رویہ مستحکم ایمان کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ خدا کی رحمت پر کامل بھروسہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پستی ومایوسی کا شکار قوموں کے لئے قران کریم کے ذریعہ یہ مژدہ سنایا کہ "قم باذن اللہ" اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑے ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر' کسی گورے کو کالے یا کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور متقی ہو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اس پیام کو ہم نے سماجی زندگی میں انقلابی اہمیت کو فراموش کر دیا ہے جس کے نتیجہ میں قومیں امتیازات کا شکار بننے لگی ہیں اور طاقتور کمزور پر ظلم کر رہا ہے' لوگوں کا معاشی' تعلیمی' مذہبی استحصال ہونے لگا ہے۔ مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ رحمت عالم کی سیرت طیبہ کے ان پہلوؤں کا باریکی سے مطالعہ کرتے ہوئے ان پر عمل کریں جو کہ قوموں میں پیدا ہونے والے بگاڑ کی بنیادی وجہ بن رہا ہے۔ اگر ذلت وپستی سے سمجھوتہ کرتے ہوئے زندگی گذارنے کا تہیہ کر چکے ہیں تو ایسی صورت میں ہم نبی اکرم ﷺ سے عقیدت کا اظہار نہیں کر رہے ہیں بلکہ آپؐ کے پاکیزہ مشن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ خدائے کائنات پر غیر متزلزل یقین بے خوفی کو جنم دیتا ہے اور اس دنیا میں سرفراز رہنے کا واحد ذریعہ ہے۔ دولت کی چاہ اور اقتدار کی حرص کے علاوہ موت کے خوف نے مسلمانوں میں یہ مریضانہ تصور پیدا کر دیا ہے کہ بڑا مذہبی نظر آنا ہی کافی ہے اور محض سجدوں کے ذریعہ ہی جنت میں محلوں کی تعمیر ہوجائے گی جبکہ تاریخ اسلام نے اس بات کی شاہد ہے کہ اسی دنیا کو سنوارنے کے لئے جدوجہد کی گئی ہے اور آخرت کو یہاں کی زندگی کا حاصل قرار دیا گیا ہے کہ اس دنیا میں جیسے اعمال ہوں گے ویسے نتائج آخرت میں ملیں گے۔

ایران جنگ ۔۔ امریکہ کی حالت خراب کردی۔۔

اسرائیل وامریکہ کی جانب سے ایران پر مسلط کردہ جنگ ایک ماہ مکمل کر چکی ہے۔ وائیٹ ہاؤس کی ترجمان مذاکرات میں شامل شخصیتوں کے قتل پر فخر کا اظہار کر رہی ہے اور صدر ٹرمپ بمباری کے ویڈیوز جاری کر رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں اتنی بمباری ہو رہی ہے جس کے بارے میں جان کر انسانیت میں یقین رکھنے والا ہر شخص لرز کر رہ جاتا ہے لیکن اس بار وہاں رہنے والے ہندوستانیوں کو لیکر رپورٹس بہت کم آرہی ہے۔ آپ کو بتادیں کہ خلیجی ملکوں میں ایک کروڑ سے زائد ہندوستانی باشندے مقیم ہیں

روش کمار

اسرائیل وامریکہ کی جانب سے ایران پر مسلط کردہ جنگ ایک ماہ مکمل کر چکی ہے۔ وائیٹ ہاؤس کی ترجمان مذاکرات میں شامل شخصیتوں کے قتل پر فخر کا اظہار کر رہی ہے اور صدر ٹرمپ بمباری کے ویڈیوز جاری کر رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں اتنی بمباری ہو رہی ہے جس کے بارے میں جان کر انسانیت میں یقین رکھنے والا ہر شخص لرز کر رہ جاتا ہے لیکن اس بار وہاں رہنے والے ہندوستانیوں کو لیکر رپورٹس بہت کم آرہی ہے۔ آپ کو بتادیں کہ خلیجی ملکوں میں ایک کروڑ سے زائد ہندوستانی باشندے مقیم ہیں، برسر روزگار ہیں اور ہر سال اربوں ڈالرس ترسیلات روانہ کرتے ہیں۔ بہرحال ہم آپ کو بتارہے تھے کہ خلیجی ملکوں میں ایک کروڑ سے زائد ہندوستانی مقیم ہیں۔ ایسے میں ہندوستان میں موجود ان کے ماں باپ بھائی بہنوں، بیوی بچوں اور دوستوں کا پریشان ہونا فطری بات ہے۔ اس بار جنگ کے درمیان مودی حکومت کا کوئی وزیر قطر، دوبئی دورہ کیوں نہیں کر رہا ہے۔ ہندوستانی باشندوں کو روس۔ یوکرین جنگ کے دوران واپس ملک لانے کیلئے جو اقدامات کئے گئے تھے ان کے ویڈیوز دیکھ کر یہ سوال آپ کے ذہن میں ابھی تک کیوں نہیں آئے۔ خلیجی ملکوں میں ایک کروڑ ہندوستانی باشندے رہتے ہیں اور ایک ویڈیو وہاں سے نہ آئے تعجب ہوتا ہے۔ قانون ہیکہ کسی نے ویڈیو بھیجا تو جیل، ان حالات میں کوئی ویڈیو نہیں بھیج رہا ہے۔ خلیجی ملکوں میں رہنے والے ہندوستانی باشندے ڈرون کے حملوں سے ڈرے رہتے ہیں یا جیل جانے کے ڈر سے نہ کوئی گودی چیانل وہاں سے دھواں دار رپورٹنگ کر رہا ہے۔ ہندوستان پر اتنا بڑا اثر ہے اور ہندوستان میں چرچا معمولی ہے۔ اسرائیل کی پارلیمنٹ نے ایسا قانون پاس کیا کہ اس کی جیلوں میں بند فلسطین کے ان لوگوں کو پھانسی دی جائے جن پر کسی اسرائیل کے قتل کے الزامات ہیں۔ ایسے معاملوں میں پھانسی ہی ڈیفالٹ سزا مانی جائے گی۔ جب یہ قانون منظور ہوا تب پارلیمنٹ کے وسط میں ارکان شراب کی بوتل لئے کھڑے تھے یہ کیسا ملک ہوگیا جو ایک ساتھ ایران، لبنان پر حملہ کر رہا ہے۔ اس سے پہلے دو سال تک غزہ پر بمباری کرتا رہا آج بھی کر رہا ہے۔ اب اس کے درمیان فلسطینی قیدیوں کو پھانسی پر لٹکائے گا۔ ملزم کو کسی سے ملنے کی اجازت نہیں رہے گی اور سزا سنانے کے 90 دن کے اندر پھانسی دے دی جائے گی۔ اسرائیل میں پھانسی کی سزا بہت مشکل سے دی جاتی ہے۔ آخری بار 1962ء میں وہاں پھانسی کی سزاء دی گئی تھی لیکن اس قانون کے مطابق عدالت کو بھی اختیار دیا گیا ہیکہ وہ اپنے شہریوں یعنی اسرائیلیوں کو بھی پھانسی کی سزا دے سکتی ہے۔ پھانسی کے قانون

پر اسپیکر رونے لگی اور ارکان پارلیمنٹ شراب کی بوتلیں لیکر ناچنے لگے۔ اس کے بعد بھی لیڈران انسانیت پر تقاریر کرتے ہیں۔ وہ آپ سن بھی لیتے ہیں کھوکھلا کون ہوگیا ہے جو شامپین کی بوتل لے کر ناچ رہا ہے یا جوان تمام کو ناچتے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ ابھی تو کہانی شروع ہوئی۔ اس دنیا کو جنگ میں جھونک کر ٹرمپ آپ کو کبھی ذہنی تناؤ میں دکھائی نہیں دیں گے۔ ان کے فرزند ایریک ٹرمپ نے ایک ویڈیو ٹوئیٹ کیا کہ ٹرمپ کی یاد میں بننے والی لائبریری فلوریڈا کے میامی میں بن رہی ہے۔ ایران پر ہزاروں ٹن بموں کی بارش کرنے والے ٹرمپ کے نام پر لائبریری بن رہی ہے۔ یہ ویڈیو AI کے استعمال سے بنایا لگتا ہے۔ ان کے بیٹے ایریک ٹرمپ نے ٹوئیٹ کیا۔ اس عمارت کو دیکھ کر ہندوستانی ناظرین سے اپیل ہیکہ سہم نہ جائیں باہر سے یہ کتنا بھی اچھا ہوا لیکن اندر داخل ہونے پر یہ مال کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ٹرمپ کے شوق کا تصور آپ دیکھ سکتے ہیں۔ لائبریری کو ایرپورٹ بنادیا گیا ہے۔ ان کی میعاد مکمل ہونے کے بعد اُس طیارہ کو یہاں رکھا جائے گا جسے قطر نے بطور تحفہ پیش کیا۔ جنگ کے درمیان شان وشوکت کا ایسا مظاہرہ کیا جارہا ہے۔ امریکہ میں روایت ہے کہ سابق صدر کی یاد میں لائبریری بنتی ہے جہاں ان سے جڑے دستاویز رکھے جاتے ہیں۔ ایک طرف عالیشان لائبریری جہاں دنیا پڑھے گی لکھے گی اور دوسری طرف غزہ کے یہ ویڈیو جو بچے پڑھ سکتے تھے ان کے گھر کھنڈرات میں بتدیل کردیئے گئے۔ اسکولوں پر بم گرائے گئے۔ اب تو فلوریڈا کا پام بیچ ایرپورٹ کا نام بدل کر پریسیڈنٹ ڈونالڈ جے ٹرمپ ایرپورٹ رکھا جانے والا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد سے یہ دنیا پیٹ پکڑ اکڑو بیٹھی تھی کہ کب ٹرمپ جیسا کوئی آئے گا جو بم گرائے گا، ظلم ڈھائے گا اور لوگوں کے اندر کی ساری بیماریوں، برائیوں کو خوبصورتی کی شکل دے گا۔ دنیا کو یہی تماشہ پسند ہے۔ ٹرمپ تماشہ دکھا رہے ہیں۔ ٹرمپ کو صرف ٹرمپ کی نظر سے مت دیکھئے ان کے آس پاس کے لوگوں کی نظر سے بھی دیکھئے۔ بہت قسمت سے بہت سارے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔

جنگ کے کوریج سے گذرنا ناظرین یا تماشہ بین کیلئے مشکل صورتحال ہوتی ہے جو روبیو کل تک جنگ کے پیروکار تھے وکالت کر رہے تھے آج ہتھیاروں کے خلاف بیانات دے رہے ہیں۔ امریکہ کو نہیں ایران کو دے رہے ہیں۔ امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے کہا اگر ایران اپنے ہتھیاروں پر پیسے خرچ نہیں کرتا لوگوں پر خرچ کرتا تو ان کا کتنا بھلا ہوتا۔ یہ بات سن کر دل ایسے متاثر ہوگیا جیسے بنا گیس کے ہی چولہے پر چاول رکھ دیا گیا ہو۔ اگر امریکہ ہتھیاروں پر خرچ نہیں کرتا جنگ نہیں کرتا تو اس کے لوگ سڑکوں پر نہیں سوتے۔ دنیا کے لوگوں کا گھر نہیں اجڑتا روبیو اور ٹرمپ الیکشن سے پہلے یہی سب کہا کرتے تھے مگر اب جنگ کو درس قرار دے رہے ہیں۔ انہوں نے شعبہ تعلیم کی فنڈنگ بند کردی اور جنگ کی وجہ سے امریکہ میں نوکریاں جانے لگیں۔ امریکہ کے کوسٹ گارڈس کے ٹوئیٹر ہینڈل پر یہ نوٹس چسپاں ہے کہ اس ہینڈل کو اپ ڈیٹ نہیں کیا جائے گا کیونکہ فنڈنگ بند ہوگئی۔ رپورٹ ہے کہ ریپبلکن پارٹی کے لیڈران ہیلتھ بجٹ میں کٹوتی کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تا کہ ایران کی جنگ اور امیگرنٹس کے خلاف کارروائی کرنے کیلئے 200 ارب ڈالرس کا اضافی فنڈ نکالا جاسکے۔ عام امریکیوں کے ہاسپٹل بل بڑھا کر ایران میں جنگ لڑی جارہی ہے۔ ایران کو لکچر دیا جارہا ہیکہ ہتھیاروں پر خرچ نہیں کرتا لوگوں پر خرچ کرتا تو اس کا بھلا ہوتا۔ اس طرح سے ٹرمپ امریکہ کو گریٹ بنارہے ہیں۔ روبیو کے بعد ٹرمپ کے وزیر جنگ کا کارنامہ بھی جان لیجئے۔ فینانشیل ٹائمس کی ایک رپورٹ کے مطابق پہلے وزیر جنگ کے بروکر نے ڈیفنس فنڈ خریدنے کی کوشش کی۔ ذرائع کے حوالے سے رپورٹ ہوا ہیکہ 28 فبروری کے حملے سے کچھ ہفتہ پہلے پٹھ ہیگستھ کے بروگر مورگن نے بلیک را سے رابطہ کیا کہ ہیگستھ ہتھیاروں کی کمپنی ڈیفنس انڈسٹریل ایکٹیو میں کئی ملین ڈالرس سرمایہ مشغول کرنا چاہتے ہیں۔ پچھلے ایک سال میں IDEF فنڈ 28 فیصد بڑھا لیکن ایران جنگ کے بعد سے 13 فیصد گر گیا۔ اگر یہ الزام درست ہے تو اس کا مطلب ہیگستھ نے مبینہ طور پر اپنے عہدہ کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہوگی۔ اس خبر پر پنٹگان کی طرف سے مذمت کی گئی ہے۔

غزل

پرندے ہیں شجر میں پھر بھی تنہائی نظر آئی
جو منظر میں نے دیکھا مجھ کو رسوائی نظر آئی

یہ سمجھا وہ بڑے اللہ والے ہیں، شرافت ہے
جو ذہن و دل میں جھانکا پھر تو سچائی نظر آئی

ہمالہ تیری فطرت میں بلندی ہو تو ہو لیکن
ہمیں پروازِ شاہیں میں ہی اونچائی نظر آئی

سمجھتے ہی رہے تھے غیر ہم اک دوسرے کو پر
نسب نامہ نکالا تو شناسائی نظر آئی

فرشتوں کو بھی اندازہ نہیں تھا علمِ انساں کا
سنا جب درس آدم کا تو گہرائی نظر آئی

جو دنیا دار ہیں خود کو بہت دانا سمجھتے ہیں
ہمیں تو دین داروں میں ہی دانائی نظر آئی

جہانِ رنگ و بو میں ہر طرح کے پھول ہیں ندوی
کہیں بیلا نظر آیا کہیں جوہی نظر آئی

عبدالسبحان ندوی

اپریل کے دلچسپ انتخابی مقابلے

پی چدمبرم

(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

ملک کی چار ریاستوں آسام، کیرالا، ٹاملناڈو اور مغربی بنگال کے ساتھ ساتھ مرکزی زیر انتظام علاقہ پڈوچیری میں 9 اپریل، 23 اپریل اور 30 اپریل کو اسمبلی انتخابات (رائے دہی) کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ حالیہ برسوں میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کیرالا، ٹاملناڈو اور مغربی بنگال میں بی جے پی، اپنی کٹر حریف سیکولر جماعتوں کو پورے زور وشور کے ساتھ چیلنج دے رہی ہیں۔ بالالفاظ دیگر حالیہ برسوں میں بی جے پی پہلی مرتبہ ان ریاستوں میں بی جے پی انتہائی مضبوط بائیں بازو مرکز یا بائیں بازو سیاسی جماعتوں کو چیلنج کر رہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو نظریاتی لحاظ سے کیرالا میں یوڈی اے ایف اور ایل ڈی ایف دونوں مرکز کے بائیں جانب ہیں۔ ٹاملناڈو میں ڈی ایم کے (DMK) کے زیر قیادت اتحاد جس میں ملک کی سب سے قدیم سیاسی جماعت کانگریس بھی شامل ہے اور مغربی بنگال میں اے آئی ٹی سی/ ٹی ایم سی کھلے عام بائیں مرکز جماعتیں ہیں۔ یہ سب دستور وفوقیت پارلیمنٹ// مقننہ کی بالادستی، سیکولرازم سماجی انصاف، مساوات کے ساتھ ساتھ ترقی وفلاحی وبہبودی اقدامات، صحافت کی آزادی اور آزادانہ و فراخدلانہ معیشت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایل ڈی ایف، ڈی ایم کے اور ٹی ایم سی بالترتیب کیرالا، ٹاملناڈو اور مغربی بنگال میں اپنی اپنی حکومتیں چلا رہی ہیں اور بی جے پی انہیں چیلنج کر دی ہے اور یہ نظر ثانی طور پر دائیں بازو کی جماعتیں ہے۔ راقم الحروف آر ایس ایس کو بی جے پی سے بھی زیادہ دائیں بازو سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا بھی ہوں۔ حالانکہ آر ایس ایس خود کو سیاسی جماعت نہیں بلکہ ایک ثقافتی تنظیم مانتی ہے۔ ہاں ایک بات ضرور ہے کہ آر ایس ایس یہ تسلیم کرتی ہے کہ اس کے سرفہرست قائدین بی جے پی کے اہم عہدوں پر فائز رہے ہیں اور بی جے پی حکومتوں (مرکز وریاستی حکومتوں) کے ایسے بے شمار وزراء ہیں جو ماضی میں راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ کے پرچارک رہے اور اب بھی وہ سیوم سیوک ہیں۔ جہاں تک ہندوستان کے عام شہری کا سوال ہے، ہمارے ملک کا عام شہری آر ایس ایس اور بی جے پی کو ماں اور بیٹا جیسا تصور کرتا ہے یعنی آر ایس ایس ماں اور بی جے پی اس کا بغل بچہ ہے۔ بی جے پی کی پالیسیاں اس کے نظریات اصولوقواعد اور قوانین ہندو برتری ہندوتوا ویدک عقائد، روایات آریائی تہذیب یا ثقافت مرکزیت، عاملہ کی بالادستی واحد مشترکہ زبان (ہندی)، سبزی خوری، ایک ملک ایک حکومت اور کورپائی طرز کے بڑے صنعتی گھرانوں جیسے تصورات ونظریات پر مبنی ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے 2014 تک موجود اتفاق رائے سے واضح اعتراف کیا ہے۔ بہرحال مذکورہ ریاستوں بالخصوص تین ریاستوں میں ہونے والی انتخابی جنگ بائیں مرکز اور دائیں مرکز سیاسی محاذوں یا اتحادوں کے درمیان ہوگی۔ اب سب سے پہلے بات کرتے ہیں کیرالا کی۔ کیرالا میں گزشتہ 50 برسوں کے دوران کانگریس کی زیر قیادت یوڈی ایف اور سی پی آئی ایم کی زیر قیادت ایل ڈی ایف کا غلبہ رہا ہے یعنی یہ دونوں اتحاد وقفہ وقفہ سے اقتدار میں رہے۔ کیرالا کی جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان دو اتحادوں میں سے کسی ایک اتحاد کے ساتھ جڑتی رہی ہیں۔ کیرالا کی ایک اچھی بات یہ ہے کہ وہاں کے رائے دہندوں نے ہمیشہ دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے ایل ڈی ایف اور یوڈی ایف کو باری باری اقتدار حوالے کیا۔ یعنی ان رائے دہندوں نے کبھی یوڈی ایف کو ایل ڈی ایف کا متبادل بنایا تو کبھی ایل ڈی ایف کو یوڈی ایف کا متبادل بنا کر عوام اور ریاست کی ترقی کو یقینی بنایا لیکن 2021 میں ایل ڈی ایف کو دوبارہ اقتدار حوالے کرتے ہوئے ریاست کی عوام نے اس روایت کو ایک طرح سے توڑ دیا۔ ایل ڈی ایف نے 2016 کے اسمبلی انتخابات میں بھی کامیابی حاصل کی تھی۔ آپ کو بتادیں کہ دونوں محاذ مضبوط ہیں اور دونوں اتحادوں نے اس مرتبہ بھی اپنے انتخابی حکمت عملیوں کو بہتر انداز میں قطعیت دی ہیں۔ کیرالا میں فی الوقت یہ رائے پائی جاتی ہے کہ ایل ڈی ایف نے ضعیف العمر مسٹر پی وجین (پنا رائے وجین) کی قیادت میں حکمرانی کی دو میعاد پورے کئے ہیں اور اب تبدیلی کا وقت آگیا ہے۔ اس ضمن میں 2018 کے سیلاب اور 2024 کے ویاناڈ زمینی تودے کھسکنے سے بہتر انداز میں نمٹنے میں ایل ڈی ایف کی ناکامی نے رائے دہندوں میں اس کی شبیہہ اور مقبولیت بری طرح متاثر کر کے رکھ دی ہے۔ دوسری طرف ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بی جے پی کیرالا کے عوام کے ڈی این اے کو نہیں سمجھ سکی۔ اب ریاست میں یہ اندازے لگائے جارہے ہے کہ آخر بی جے پی کتنی نشستوں پر کامیابی حاصل کرے گی اور اس بات پر شرط لگائی جارہی ہے کہ اسے ایک ہندسی یا Single digit نشست حاصل ہوگی۔ ٹاملناڈو : جنوبی ہند کی اس ریاست میں 2021 اور 2024 کا ڈی ایم کے زیر قیادت فرنٹ بہت مضبوط اور متحد ہے اور اس اتحاد کی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ چیف منسٹر مسٹر ایم کے اسٹالن نے چھوٹی سیاسی جماعتوں کو قائل کیا ہے کہ وہ ڈی ایم کے کے انتخابی نشان پر مقابلہ کریں۔ دراصل اس حکمت عملی کو انہوں نے اس لئے اپنایا تا کہ سیکولر ووٹ تقسیم نہ ہونے پائیں۔ ان کے خیال میں اس حکمت عملی کے ذریعہ ووٹوں کی تقسیم روکی جاسکے گی۔ واضح رہے کہ 2021 کے اسمبلی انتخابات اور 2024 کے لوک سبھا انتخابات سے AIADMK کی زیر قیادت محاذ کے ووٹ شیئر میں خطرناک حد تک کمی آئی ہے لیکن اسے AIADMK سے علحدہ شدہ گروپ AMMK کی تائید وہ حمایت حاصل ہوئی ہے۔ حیرت و دلچسپی کی بات یہ ہے کہ AMMK لیڈر نے ایک ماہ قبل اس بات کی قسم کھائی تھی، عہد کیا تھا کہ وہ کبھی بھی مسٹر ای پلانی سوامی کو AIADMK کا قائد یا اس اتحاد کے عہدہ چیف منسٹری کا چہرہ نہیں مانیں گے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر بی جے پی نے AIADMK کو کیا پیشکش کی ہے؟ یقیناً مرکزی حکومت کا اقتدار (طاقت) وسائل، الیکشن کمیشن آف انڈیا کی تائید (الیکشن کمیشن کی جانب سے مدد) اور بی جے پی قومی قائدین کے تخریبی بیانات، ایسے عوامل ہیں جن کی بنیاد پر AIADMK میں کامیابی کی امید پیدا کی جارہی ہیں۔ اسے کامیاب ہونے کا یقین دلا رہی ہے تاہم 2021 اور 2024 میں ان عوامل نے کچھ کام نہیں کیا اور اب 2026 میں بھی ان سے بی جے پی اور AIADMK کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 234 اسمبلی حلقوں میں سے بی جے پی 27 حلقوں سے مقابلہ کر رہی ہے اور ریاست بھر کے سیاسی حلقوں میں یہ سوالات اٹھائے جارہے ہیں کہ آخر بی جے پی کے 27 امیدواروں میں سے کتنے امیدوار کامیاب ہوں گے اور قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ بی جے پی کو اس مرتبہ 0-10 حلقوں میں کامیابی مل سکتی ہے۔ انتخابی مبصرین اور بزرگ صحافیوں نے جو تجزیہ کیا ہے، اس کے مطابق ڈی ایم کے میر قیادت اتحاد اقتدار برقرار رکھے گا۔ مغربی بنگال: سیاسی لحاظ سے انتہائی اہمیت کی حامل اس ریاست میں ٹی ایم سی اور چیلنجر بی جے پی کے درمیان راست مقابلہ ہے۔ ماضی میں اقتدار میں رہی جماعتوں کانگریس اور سی پی آئی ایم کو امید ہے کہ وہ بی جے پی کو تنقید کا نشانہ بنا کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ مغربی بنگال میں ممتا بنرجی کا مقابلہ مودی۔ امیت شاہ سے ہے

کیرلم میں بے روزگاری، تعلیمی زوال اور

منشیات کا بحران سنگین شکل اختیار کر چکا ہے: کانگریس

کانگریس نے بتایا کہ 2024 میں تقریباً 3000 اسکولی بچوں کو نشہ چھڑانے کے مراکز میں داخل کرایا گیا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ منشیات کا مسئلہ اب یونیورسٹیوں سے پرائمری و مڈل اسکولوں تک پہنچ چکا ہے۔ ''کیرلم میں نوجوانوں کی بے روزگاری کی شرح خطرناک حد تک بڑھ کر 9.29 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جبکہ خواتین میں یہ شرح 1.47 فیصد ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تعلیمی نظام طلبا کو وہ مہارتیں فراہم نہیں کر پا رہا جو روزگار کے لیے ضروری ہیں۔ خاص طور پر جدید مہارتیں، مثلاً مصنوعی ذہانت (اے آئی)، جن کی آج کے دور میں سخت ضرورت ہے۔'' یہ بیان آج کیرلم میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس ترجمان سپریا شرینیت نے ریاست کی موجودہ صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے دیا۔ اس دوران انھوں نے بایاں محاذ (ایل ڈی ایف) حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔ سپریا شرینیت نے کہا کہ حکومت کے ذریعہ پیش کردہ 'نالج اکانومی' کا تصور محض ایک کھوکھلا نعرہ ثابت ہوا ہے۔ انہوں نے 'کیرلم نالج اکانومی مشن' (کے کے ای ایم) پر

سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس منصوبے کے تحت 20 لاکھ ملازمتیں پیدا کرنے کا دعویٰ کیا گیا تھا، لیکن اس تعلق سے کوئی شفاف اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ یعنی یہ دعوے بے بنیاد معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست میں خاندانی دولت بھی متاثر ہو رہی ہے، کیونکہ والدین اپنے بچوں کی بیرونِ ریاست تعلیم کے اخراجات پورے کرنے کے لیے اپنی جائیدادیں رہن رکھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ منشیات کے بڑھتے ہوئے مسئلہ پر بات کرتے ہوئے سپریا شرینیت نے کہا کہ صرف 2024 میں 724,27 منشیات سے متعلق کیسز درج کیے گئے، جبکہ 2020 سے 2024 کے درمیان تقریباً 87,000 کیسز سامنے آئے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ایل ڈی ایف کے بعض اراکین اسمبلی کے اہلِ خانہ بھی منشیات کی اسمگلنگ کے معاملات میں گرفتار ہو چکے ہیں، جن میں کوڈیری بالاکرشنن کے بیٹے کی کرناٹک میں گرفتاری اور کایم کولم کے ایک رکن اسمبلی کے بیٹے کی گرفتاری شامل ہے۔ سپریا شرینیت نے پریس کانفرنس میں کچھ اہم سوالات بھی اٹھائے۔ انھوں نے پوچھا کہ منشیات کی اسمگلنگ کو کس کی سرپرستی حاصل ہے؟ کیا یہ سب کچھ ایل ڈی ایف حکومت کی حمایت سے ہو رہا ہے؟ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان نیٹ ورکس میں شامل کئی افراد کے قریبی تعلقات ایل ڈی ایف سے بتائے جاتے ہیں، جو انتہائی تشویش ناک ہے۔ کانگریس لیڈر نے مزید بتایا کہ صرف 2024 میں تقریباً 3000 اسکول جانے والے بچوں کو نشہ چھڑانے کے مراکز میں داخل کرایا گیا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ منشیات کا مسئلہ اب یونیورسٹیوں سے نکل کر پرائمری و مڈل اسکولوں تک پہنچ چکا ہے۔ آخر میں سپریا شرینیت نے سوال اٹھایا کہ آخر منشیات اتنی آسانی سے دستیاب کیسے ہو رہی ہیں؟ کانگریس ترجمان کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ حکومت، پولیس اور انتظامیہ کی معلومات کے بغیر ممکن نہیں، جس سے ریاستی نظام پر سنگین سوالات کھڑے ہوتے ہیں۔

مرکز کے حکم پر بلاک کئے گئے طنز و مزاح والے ایکس

اکاؤنٹس کو دہلی ہائی کورٹ نے بحال کرنے کی ہدایت

دہلی ہائی کورٹ کے جسٹس پروشیندر رکمار کورو نے پیر کو ایکس اکاؤنٹس "ڈاکٹر نیمو یادو" اور "نہر ہو" کو بحال کرنے کا فیصلہ سنایا۔ تاہم حکومت کے بلاکنگ آرڈر میں قابلِ اعتراض قرار دی گئی مخصوص پوسٹس تک رسائی بدستور محدود رہے گی۔ دہلی ہائی کورٹ نے طنز و مزاح پر مبنی پوسٹس کرنے والے دو سوشل میڈیا اکاؤنٹس کو بحال کرنے کا حکم جاری کیا ہے، جنہیں آئی ٹی ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کے احکامات پر ہندوستان میں بلاک کردیا گیا تھا۔

جسٹس پروشیندر رکمار کورو نے پیر کو ایکس اکاؤنٹس "ڈاکٹر نیمو یادو" اور "نہر ہو" کو بحال کرنے کا فیصلہ سنایا۔ تاہم حکومت کے بلاکنگ آرڈر میں قابلِ اعتراض قرار دی گئی مخصوص پوسٹس تک رسائی بدستور محدود رہے گی۔ عدالت کا یہ فیصلہ ان دونوں اکاؤنٹس کے ۱۸ مارچ سے بلاک رہنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ اکاؤنٹس کے ایڈمن پرتیک شرما اور رکمار نین کو وزارتِ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ایک جائزہ کمیٹی کے سامنے پیش ہونے کیلئے کہا گیا ہے۔ یہ کمیٹی اس بات کا تعین کرے گی کہ آیا قابلِ اعتراض قرار دی گئی پوسٹس کو آئی ٹی ایکٹ ۲۰۰۰ء کی دفعہ ۶۹ (الف) کے تحت بدستور محدود رکھا جانا چاہئے یا نہیں۔ دفعہ ۶۹ (الف) کے تحت، مرکزی حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سمیت دیگر انٹرمیڈیریز کو ایسا آن لائن مواد بلاک کرنے کی ہدایت دے سکے جسے قومی سلامتی، خودمختاری یا امنِ عامہ کیلئے خطرہ سمجھا جائے۔ یاد رہے کہ ۱۸ مارچ کو جاری کردہ بلاکنگ آرڈر میں ۱۱۲ اکاؤنٹس کو نشانہ بنایا گیا تھا، جن میں "مسٹر جیٹھوانی" اور "ڈاک آر جی ایم" جیسے کئی نمایاں ہینڈلز شامل تھے۔ معروف صحافی اور کارکن سندیپ سنگھ کا اکاؤنٹ بھی بلاک کردیا گیا تھا۔ اس آرڈر کے ذریعے، 'دی کاروان' میگزین کے ایک پوسٹ کو بھی بلاک کیا گیا تھا، جس میں ۲۰۲۲ء کے ایک مضمون کی تشہیر کی گئی تھی۔ اس مضمون میں ۲۰۰۲ء کے میگزین کور کو دکھایا گیا تھا جس میں نریندر مودی (جو اس وقت گجرات کے وزیراعلیٰ تھے) کو "نفرت کا ہیرو" (Hero of Hatred) کی سرخی کے ساتھ دکھایا گیا تھا۔ مرکزی حکومت نے عدالت کے سامنے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ اکاؤنٹس وزیراعظم سے متعلق "جھوٹے بیانیے" پھیلا رہے تھے اور انہیں بدنام کرنے کیلئے توڑ مروڑ کر پیش کی گئی تصاویر، ویڈیوز اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار کردہ مواد کا استعمال کر رہے تھے۔ حکومت کا موقف تھا کہ ایسا مواد امنِ عامہ کو متاثر کرسکتا ہے اور اندرونی سلامتی کیلئے خدشات پیدا کرسکتا ہے۔ دوسری طرف، ایکس نے بلاکنگ آرڈر پر اعتراض جتاتے ہوئے کہا کہ یہ اکاؤنٹ ہولڈرز کے حقوق کو "حد سے زیادہ اور غیر متناسب طور پر محدود" کرتا ہے۔ پلیٹ فارم نے یہ بھی کہا کہ ۱۸ مارچ کا حکم دفعہ دفعہ ۶۹ (الف) کے تحت حکومتی طریقہ کار کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔ ہائی کورٹ نے مخصوص پوسٹس پر حتمی فیصلہ آن لائن مواد کے ضابطوں کے قانونی فریم ورک کے مطابق جائزہ کمیٹی پر چھوڑ دیا ہے۔

ہند-جاپان سائنس اور ٹیکنالوجی تعاون مصروفیت کے

مضبوط ستونوں میں سے ایک ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی/ٹوکیو: سائنس اور ٹکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت جتیندر سنگھ نے پیر کو ٹوکیو میں ہندوستان کے سفارت خانے میں منعقدہ سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراعی تبادلے کے ہندوستان-جاپان سال کے عظیم الشان فائنل میں ایک ورچوئل خطاب کیا، جس میں چار دہائیوں کے مضبوط باہمی تعاون کو اجاگر کیا گیا۔ اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر سنگھ نے کہا: نمستے! آج ہندوستان، ٹوکیو، جاپان کے سفارت خانے میں منائے جانے والے سائنس اور ٹیکنالوجی کے ہندوستان-جاپان سال کے عظیم الشان فائنل کے موقع پر آپ سب سے خطاب کرتے ہوئے مجھے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ دوطرفہ تعلقات کی مضبوطی پر زور دیتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا۔ ہم جھے یہ دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے کہ ہند-جاپان سائنس اور ٹیکنالوجی تعاون ہماری بین الاقوامی سائنس اور ٹیکنالوجی کی مصروفیات کے مضبوط ستونوں میں سے ایک ہے۔ اس موقع کی اہمیت کو بتاتے ہوئے، وزیر مملکت نے مزید کہا: مجھے دونوں ممالک کے درمیان سائنس اور ٹیکنالوجی کی شراکت کے 40 سال کی یاد میں ہندوستان جاپان سال سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے تبادلے کے گرینڈ فائنل میں آپ سے عملی طور پر بات کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ اختراع میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا 'ہندوستان سائنس اور ٹکنالوجی کے تمام شعبوں کے لئے تحقیق اور ترقی کے مقصد میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے تعلیمی اداروں کے متعدد اسٹیک ہولڈرز، آر اینڈ ڈی اداروں، کاروباری افراد کے ساتھ ساتھ خواتین کے ساتھ ساتھ نوجوان سائنسدانوں کی شرکت کے یکساں مواقع کی گنجائش رکھتے ہوئے۔ وزیر نے حالیہ برسوں میں حاصل کیے گئے اہم سنگ میلوں کا بھی خاکہ پیش کیا۔ انڈو-جاپان مشترکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کمیٹی کی 11ویں میٹنگ جو کہ نئی دہلی میں 5 جون 2025 کو ہوئی تھی، نے کئی نئے اقدامات کو آگے بڑھایا ہے۔' انہوں نے مزید کہا، گزشتہ سال 31 اگست کو، وزیر اعظم نریندر مودی کے دورے کے دوران سائنس ٹیکنالوجی اور اختراعات میں تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے لیے ارادے کے ایک مشترکہ بیان پر دستخط کیے گئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ جاپان ایجنسی برائے طبی تحقیق اور ترقی اور انڈین کونسل آف میڈیکل ریسرچ کے درمیان تعاون کی ایک تازہ یادداشت پر دستخط ہو چکے ہیں۔ جاری تعاون کا حوالہ دیتے ہوئے، ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ سوکوبا، جاپان میں قائم کی گئی ہندوستانی بیم لائن بھی جدید تحقیق میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ 2025 میں شمانے یونیورسٹی میں بھارت رتن سر سی وی رامن کے مجسمے کی نقاب کشائی یہ بھی ایک بہت ہی خوش کن موقع تھا۔

جموں وکشمیر کی 697 جھیلوں میں سے 518 غائب، رپورٹ میں انکشاف

وسیع پیمانے پر تجاوزات، شہری توسیع اور زمین کے استعمال میں تبدیلی کی وجہ سے ۳۱۵ جھیلیں مکمل طور پر غائب ہوگئی ہیں۔

1967 سے 2020 تک کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے والے اس آڈٹ میں پایا گیا کہ وسیع پیمانے پر تجاوزات، شہری توسیع اور زمین کے استعمال میں تبدیلی کی وجہ سے 315 جھیلیں مکمل طور پر غائب ہو گئی ہیں۔ جموں وکشمیر پر کنٹرولر اور آڈیٹر جنرل (سی اے جی) کی حالیہ رپورٹ میں حیران کن انکشاف ہوا ہے۔ سی اے جی (کیگ) رپورٹ میں سامنے آیا ہے کہ 518 جھیلیں یا تو مکمل طور پر غائب ہو گئی ہیں یا اتنی خراب صورتحال میں پہنچ گئی ہیں کہ انہیں بچایا نہیں جا سکتا۔ کیگ کی رپورٹ میں جموں وکشمیر میں ایک سنگین ماحولیاتی بحران کا انکشاف ہوا ہے، جس میں سروے کی گئی 697 جھیلوں میں سے 518 جھیلیں یا تو غائب ہو گئی ہیں یا خراب حالت میں پہنچ گئی ہیں۔ 1967 سے 2020 تک کے اعداد و شمار کا تجزیہ کرنے والے اس آڈٹ میں پایا گیا کہ وسیع پیمانے پر تجاوزات، شہری توسیع اور زمین کے استعمال میں تبدیلی کی وجہ سے 315 جھیلیں مکمل طور پر غائب ہوگئی ہیں۔ کیگ نے مرکز کے زیر انتظام علاقہ میں پیدا ہونے والے ماحولیاتی بحران کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے، جو فوری طور پر اقدام نہ کیے جانے کی صورت میں مزید سنگین ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں خاص طور سے 7 آبی ذخائر کی نشاندہی کی گئی ہے جو سوکھ چکے ہیں، جن میں راکھِ ارتھ، سیتھر گنڈنمبل، مرہامہ، دیوپورسر، مہتاب، چندرگرنمبل اور گلوال تالاب شامل ہیں۔ یہ تمام جھیلیں مکمل طور پر خشک ہونے کے بعد غائب ہوگئی ہیں۔ یہ خطرناک حالت کافی حد تک انسانوں کی وجہ سے ہوئی ہے، جس کی وجہ گیلی زمینوں کو زرعی، رہائشی یا تجارتی زمین میں تبدیل کرنا ہے۔ ساتھ ہی رپورٹ میں ڈل اور وولر جیسے اہم آبی ذخائر کے تحفظ کے پروگراموں کی ناکامی کا انکشاف کیا گیا ہے، جس میں بغیر ٹریٹمنٹ کے گندا پانی اور نامزد افسران کی نااہلی کو اہم مسائل کے طور پر بتایا گیا ہے۔ غائب ہو چکی 315 جھیلوں میں سے 235 ریونیو اور محکمہ زراعت کی دیکھ ریکھ میں تھی، جبکہ 80 کا انتظام محکمہ جنگلات کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔ صرف 6 اہم جھیلوں (ڈل، وولر، ہوکرسر، مانسبل، سرنسر اور مانسر) پر ہی توجہ دی گئی، جس کی وجہ سے بقیہ 691 جھیلوں کے لیے کوئی مناسب منصوبہ نہیں بن پایا۔ کیگ کی رپورٹ میں مستقبل میں ہونے والے نقصان کو روکنے اور ان اہم آبی ذخائر کی بحالی کو یقینی بنانے کے لیے ایک خصوصی اور مربوط اتھارٹی کی سفارش کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایک حالیہ سائنسی مطالعے کے مطابق ہمالیہ کے خطہ کشمیر میں واقع بلندی پر موجود 5 گلیشیئر برفانی جھیل کے پھٹنے سے آنے والے سیلاب کے لیے انتہائی حساس قرار دیے گئے ہیں۔ یہ سیلاب بادل پھٹنے جیسے شدید موسمی واقعات کے نتیجے میں آ سکتے ہیں۔

تینوں افواج کا سیمینار رن سمواد 9-10 اپریل 2026 کو منعقد ہوگا

نئی دہلی: ٹرائی سروس سیمینار رن سمواد 09-10 اپریل 2026 کو ایئر فورس ٹریننگ کمانڈ، بنگلورو میں منعقد ہونا طے ہے۔ یہ ایڈیشن جنگ کے ابھرتے ہوئے نمونوں پر ایک مسلسل اور منظم مکالمے کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، جس کا موضوع ''ملٹی ڈومین آپریشنز: روایتی اور بے قاعدہ خطرات سے نمٹنے کے لیے لازمیت'' ہے۔ دو روزہ سیمینار کے دوران، زمین، ہوا، سمندر، سائبر، خلا اور اطلاقی ڈومینز کو شامل کرتے ہوئے کثیر ڈومین تنازعہ کے لیے ہندوستان کی دفاعی افواج کو تیار کرنے کے لیے ایک روڈ میپ بنانے پر غور و خوض کیا جائے گا۔ مختلف اجلاسوں میں ملٹی ڈومین آپریشنز کے ارتقاء، جدید میدان جنگ کی تشکیل کرنے والے عالمی رجحانات، قومی وسائل سے فائدہ اٹھانے والے پورے ملک کا نقطہ نظر، نظریاتی موافقت اور تربیت اور پیچیدہ ماحول میں موثر کمانڈ اور کنٹرول کے لیے آپریشنل آرٹ کے دوبارہ تصور جیسے اہم پہلوؤں کی کھوج کی جائے گی۔ یہ سیمینار ملٹی ڈومین آپریشنز کے تناظر میں سول-ملٹری فیوژن کی جامع تفہیم بھی فراہم کرے گا۔ یہ سیمینار آپریشنل تیاریوں کو بڑھانے اور کثیر ڈومین ماحول میں روایتی اور بے قاعدہ دونوں خطرات سے مؤثر طریقے سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی تیار کرنے میں ہندوستانی دفاعی افواج کے لیے ایک رہنما حوالہ کے طور پر کام کرے گا۔ تکنیکی ترقی جنگ کے کردار اور نوعیت میں ایک اہم تبدیلی کا باعث بن رہی ہے، جس سے جنگی مشق کرنے والوں پر آپریشنل منصوبہ بندی، ٹیکٹکس اور حکمت عملی کے لحاظ سے متوازی اثر پڑ رہا ہے۔ اس ابھرتے ہوئے نمونے پر غور و فکر کرنے کے لیے، 'رن سمواد- جنگ، وارفیئر اور جنگی لڑائی پر گفتگو' کا تصور چیف آف ڈیفنس اسٹاف، جنرل انیل چوہان نے اپنی نوعیت کی پہلی تینوں افواج کی پہل کے طور پر کیا تھا۔ آرمی وار کالج، مہاؤ میں منعقدہ رن سمواد کے افتتاحی ایڈیشن میں ''جنگ پر ٹیکنالوجی کے اثرات'' پر توجہ مرکوز کی گئی اور فوجی پیشہ ور افراد اور ماہرین کے درمیان منظم اسٹریٹجک مکالمے کی بنیاد رکھی گئی۔

جیم نے 18.4 لاکھ کروڑ روپے کا جی ایم وی حاصل

کلیدی ڈیجیٹل عوامی خریداری پلیٹ فارم کے طور پر ابھرا

نئی دہلی: گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس (جی ای ایم) نے مالی سال 2025-26 میں 5 لاکھ کروڑ جی ایم وی کو عبور کرنے سمیت 18.4 لاکھ کروڑ روپے کی مجموعی کل تجارتی قیمت (جی ایم وی) حاصل کی ہے۔ یہ پلیٹ فارم ایک شفاف، موثر اور جامع ڈیجیٹل عوامی خریداری کے نظام کے طور پر تیار ہو رہا ہے، جو ہندوستان کی عوامی معیشت کو مضبوط بنانے میں معاون ہے۔ یہ سنگ میل سرکاری اداروں میں بڑے پیمانے پر خریداری کو قابل بنانے والے عوامی ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے طور پر جی ای ایم کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم خریداری کے فیصلوں کو آسان بناتا ہے، تمام خطوں میں کاروباری اداروں کو سرکاری مانگ سے جوڑتا ہے اور عوامی اخراجات میں معاشی شمولیت، پائیداری اور شفافیت کو فروغ دیتا ہے۔ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس کے چیف ایگزیکٹو آفیسر جناب مہیر کمار نے کہا کہ 4.18 لاکھ کروڑ روپے کے مجموعی جی ایم وی کو عبور کرنا خریداروں، فروخت کنندگان اور اداروں کے شفاف اور ٹیکنالوجی سے چلنے والے خریداری کے ماحولیاتی نظام پر اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ جی ای ایم نے مائیکرو اینڈ اسمال انٹرپرائزز (ایم ایس ایز) خواتین کاروباریوں، ایس سی/ایس ٹی کاروباری اداروں اور اسٹارٹ اپس تک رسائی بڑھانے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر اپنایا ہے۔ مالی سال 2025-26 کے دوران، کل آرڈرز کا 68 فیصد ایم ایس ایز کے ذریعے انجام دیا گیا، جو کل جی ایم وی کا 1.47 فیصد تھا۔ پلیٹ فارم پر 11 لاکھ سے زیادہ ایم ایس ایز رجسٹرڈ ہیں اور مالی سال 2025-26 کے دوران 36.2 لاکھ کروڑ روپے کے 51 لاکھ سے زیادہ آرڈر موصول ہوئے ہیں، جو پچھلے مالی سال کے مقابلے میں 20 فیصد سے زیادہ کی نمو کی عکاسی کرتے ہیں۔ 1.2 لاکھ سے زیادہ خواتین کی قیادت والے ایم ایس ایز پورٹل پر رجسٹرڈ ہیں اور انہیں تقریباً 28 فیصد اضافہ درج کرتے ہوئے 28,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ ایس سی/ایس ٹی ایم ایس ایز کو 6,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے آرڈر موصول ہوئے ہیں، جو تقریباً 28 فیصد اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسٹارٹ اپس نے بھی اسی عرصے کے دوران 19,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے آرڈر حاصل کر کے نمایاں تعاون پیش کیا ہے، جس میں 36 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔

نیتن یاہو نے ڈونلڈ ٹرمپ سے بات کی اور انہیں ایران سے امریکی پائلٹ کی بازیابی پر مبارکباد دی

تل ابیب: اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے بتایا ہے کہ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے فون پر بات کی اور امریکی پائلٹ کو ایران سے بازیاب کرانے کے کامیاب آپریشن پر مبارکباد دی۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ ایران نے دو امریکی لڑاکا طیاروں اے-10 اور ایف-15 ای کو مار گرایا تھا، جس میں ایک پائلٹ ایران میں لاپتہ ہو گیا تھا جسے کئی گھنٹوں کے آپریشن کے بعد کامیابی سے بچا لیا گیا تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خود یہ معلومات ٹروتھ سوشل کے ذریعے دی۔ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا،''میں نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے پہلے بات کی اور ذاتی طور پر ان کے جرات مندانہ فیصلے اور دشمن کے علاقے سے نشانہ بننے والے پائلٹ کو بچانے کے لیے اچھے طریقے سے کیے گئے امریکی مشن پر مبارکباد دی۔'' اسرائیلی وزیراعظم نے کہا کہ امریکہ کے اس مشن میں اسرائیل نے امریکہ کا ساتھ دیا۔ وزیراعظم نیتن یاہو نے اطلاع دی کہ صدر ٹرمپ نے اسرائیل کی مدد پر تعریف کی۔ انہوں نے کہا،'' مجھے بہت فخر ہے کہ ہمارا تعاون، میدان جنگ میں اور باہر، بے مثال ہے، اور یہ کہ اسرائیل ایک بہادر امریکی فوجی کو بچانے میں مدد کرنے میں کامیاب رہا۔'' دوسری جانب ایران نے آپریشن کے کامیاب ہونے کے امریکی دعوے پر سوال اٹھایا۔ فن لینڈ میں ایرانی سفارت خانے نے کہا،'' ایک سوال کا جواب آپ نہیں دیں گے: کیا یہ ایک بہادر ریسکیو تھی یا ناکامی کو چھپانے کی کوشش؟ آیئے مان لیتے ہیں کہ آپ جو دعویٰ کرتے ہیں وہ سچ ہے اور آپ نے بغیر کسی جانی نقصان کے دوسرا ریسکیو کیا۔ جیسا کہ وہ کہتے ہیں، بظاہر ناممکن نظر آنے والے پر بھی یقین کرنا پڑتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ جس کو آپ امریکی تاریخ میں سب سے زیادہ ریسکیو آپریشن قرار دیتے ہیں اور دنیا میں سب سے زیادہ پروفیشنل ریسکیو آپریشن کر رہے ہیں۔ اور خطرناک فوجی، بالآخر عملے کے ایک رکن کو بچانا پڑا۔'' ایرانی سفارت خانے نے مزید کہا کہ اس واحد ریسکیو آپریشن میں ان آپریشنوں سے بھی زیادہ وقت اور محنت درکار ہے جو آپ اکثر تیز رفتار کامیابیوں کے طور پر پیش کرتے ہیں جو حکومتوں کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ ایسی چیز نہیں ہے جس پر فخر کیا جائے۔ اس فوج نے جو کچھ کیا اس پر لوگ پہلے ہی شرمندہ ہیں۔

تنازع کے درمیان 1,777 ہندوستانیوں کو ایران سے آرمینیا، آذربائیجان کے راستے واپس لایا گیا۔ وزارت خارجہ

نئی دہلی: وزارت خارجہ نے پیر کو کہا کہ ہندوستان نے مغربی ایشیا میں جاری تنازعہ کے درمیان، جو کہ اس وقت اپنے دوسرے مہینے میں ہے، ایران سے 1,777 ہندوستانی شہریوں کی واپسی میں سہولت فراہم کی ہے۔ اس نے نوٹ کیا کہ یہ سہولت ایران، آرمینیا اور آذربائیجان کے حکام کے تعاون سے ممکن ہوئی۔ خطے میں حالیہ پیش رفت پر ایک بین وزارتی بریفنگ کے دوران بات کرتے ہوئے، وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ تہران میں ہندوستانی سفارت خانہ انخلاء کی کوششوں کو فعال طور پر مربوط کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا،''تہران میں ہمارے سفارت خانے نے اب تک ایران میں موجود 1,777 ہندوستانی شہریوں کو آرمینیا اور آذربائیجان منتقل کرنے میں سہولت فراہم کی ہے۔ وہاں سے، وہ ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ مجموعی طور پر 895 ہندوستانی طلباء اور 345 ہندوستانی ماہی گیر شامل ہیں جو ایران میں مختلف کمپنیوں میں ملازم تھے۔ ان ماہی گیروں کو آرمینیا کے راستے نکالا گیا اور 4 اپریل کو چنئی میں اتر کر واپس ہندوستان روانہ ہوئے۔ ان کی آمد کے بعد، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے تنازع کے دوران ایران سے ہندوستانی ماہی گیروں کے انخلاء میں سہولت فراہم کرنے کے لیے آرمینیائی ہم منصب ارارات مرزویان کا شکریہ ادا کیا۔

بھارت میں پیرس سے پانچ گنا بڑا سولر فارم

دنیا کا سب سے بڑا بیٹری نظام نصب کرنے کی تیاری

نئی دہلی: بھارت میں قابلِ تجدید توانائی کے شعبے میں ایک بڑا سنگِ میل قائم ہونے جا رہا ہے جہاں گجرات کے علاقے کھاوڑا میں دنیا کا سب سے بڑا سولر و ونڈ انرجی پارک تیزی سے تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ منصوبہ رقبے کے لحاظ سے تقریباً 538 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے، جو پیرس شہر سے تقریباً پانچ گنا بڑا ہے۔ یہ میگا پراجیکٹ مکمل ہونے کے بعد 30 گیگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھے گا، جس سے یہ دنیا کا سب سے بڑا پاور پلانٹ بن جائے گا، چاہے وہ کسی بھی توانائی کے ذریعے کام کرتا ہو۔ اس منصوبے کی ایک اہم خصوصیت اس میں نصب کیا جانے والا جدید بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹم ہے، جسے دنیا کے بڑے ترین ذخیرۂ توانائی نظاموں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ اس بیٹری سسٹم کی گنجائش تقریباً 126,1 میگاواٹ اور 530,3 میگاواٹ آور ہوگی، جو بجلی کو ذخیرہ کر کے ضرورت کے وقت فراہم کرنے میں مدد دے گا۔ ماہرین کے مطابق یہ بیٹری نظام قابلِ تجدید توانائی کے استعمال کو مزید مؤثر بنائے گا، کیونکہ یہ دن کے وقت پیدا ہونے والی شمسی توانائی کو ذخیرہ کر کے رات یا زیادہ طلب کے اوقات میں فراہم کر سکے گا۔ اب تک اس منصوبے کے تحت کئی گیگاواٹ بجلی کی تنصیب مکمل کی جا چکی ہے، جبکہ مجموعی صلاحیت کو 2029 تک مکمل کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ یہ منصوبہ بھارت کے اس ہدف کا بھی حصہ ہے جس کے تحت ملک 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل فیول توانائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

بی جے پی کا ۴۷ واں یومِ تاسیس حاجی پور میں دھوم دھام سے منایا گیا

شہر کے سانچی پٹی میں واقع بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلعی دفتر میں پارٹی کا 47 واں یومِ تاسیس نہایت ہی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔

حاجی پور: شہر کے سانچی پٹی میں واقع بھارتیہ جنتا پارٹی کے ضلعی دفتر میں پارٹی کا 47 واں یوم تاسیس نہایت ہی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت بی جے پی کے ضلعی صدر (جنوبی) اجے کشواہا نے کی جبکہ نظامت کے فرائض ضلعی مہامنتری پریہ رنجن داس نے بخوبی انجام دیے اور شکریہ کا کلمہ ضلع کے نائب صدر و پروگرام کے انچارج کملیش تیواری نے ادا کیا۔ تقریب کا آغاز پنڈت دین دیال اپادھیائے اور شیاما پرساد مکھرجی کی تصاویر پر گلپوشی کے ساتھ کیا گیا۔ اس موقع پر ضلعی دفتر کو پھولوں کی مالاؤں اور غباروں سے سجایا گیا اور پارٹی کا پرچم بھی لہرایا گیا۔ خوشی کے اس موقع پر کارکنان کے درمیان لڈو تقسیم کیے گئے اور جشن کا ماحول قائم رہا۔ یہ یوم تاسیس نہ صرف ضلعی دفتر بلکہ ہر منڈل اور بوتھ سطح پر بھی بڑے پیمانے پر منایا گیا۔ اس موقع پر بی جے پی کے ریاستی مہامنتری و راجیہ سبھا کے رکن شیویش رام نے کہا کہ پارٹی کی بنیاد 6 اپریل 1980 کو نئی دہلی کے کوٹلہ میدان میں رکھی گئی تھی۔ جس کے پہلے صدر سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپئی تھے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ایک قوم پرست جماعت ہے جو ''سب کا ساتھ، سب کا وکاس'' کے اصول پر چلتے ہوئے ملک کو مضبوط اور خوشحال بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ ضلعی صدر اجے کشواہا نے کہا کہ بی جے پی نے ملک میں کانگریس کی اجارہ داری کو چیلنج کیا اور دین دیال اپادھیائے، شیاما پرساد مکھرجی، اٹل بہاری واجپئی اور موجودہ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ایک مضبوط جماعت کے طور پر ابھری ہے۔ آج کئی ریاستوں میں این ڈی اے کی حکومت ہے اور بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی کارکنان پر مبنی پارٹی بن چکی ہے۔ حاجی پور کے رکن اسمبلی اودھیش سنگھ نے کہا کہ بی جے پی ہر چیلنج کا ایمانداری سے سامنا کر رہی ہے۔ انہوں نے پارٹی کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تین طلاق قانون، ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر، نیا پارلیمنٹ ہاؤس، اور غریبوں کے لیے 10 فیصد ریزرویشن جیسے اقدامات پارٹی کی سنجیدہ کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اس موقع پر نوجوانوں کی بڑی تعداد نے بی جے پی کی رکنیت اختیار کی۔ تقریب میں سابق رکن پارلیمنٹ ویر چندر پاسوان، پروفیسر اجیت سنگھ، چندر بھوشن تیواری، سنجے سہائے، ستیش یادو، سنجیو چورسیا، رویندر سنگھ، ایشور چندر سنگھ، کلیانی ٹھاکر، ببیتا سنگھ، منجو اپادھیائے، کرن گپتا، پمی ٹھاکر، ریکھا سنگھ راجپوت، سونی کماری، للن پرساد سنگھ، پیوش شرما، ستیش جیسوال، راکیش سنگھ، رنجیت بابلو، ٹنکج کمار، راجیو برہم رشی، نکھیل کمار بنٹی، وجے پرکاش، مکیش کشواہا، راجیش چودھری، رنجیت یادو، راجیو رنجن سنہا، پروین کمار، پون یادو، دیپو سنہا، لال جی، راکیش، نہنک رائے، امیت کمار سمیت بڑی تعداد میں کارکنان موجود تھے۔ پارٹی کارکنوں اور رہنماؤں نے بی جے پی کے بانیوں، بالخصوص ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی اور پنڈت دین دیال اپادھیائے کی تصویروں پر گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اس موقع پر مقررین نے پارٹی کی تاریخ اور عوامی خدمات پر روشنی ڈالی اور وزیراعظم نریندر مودی کے وکست بھارت 2047 (ترقی یافتہ بھارت) کے عزم کو پورا کرنے کے لیے جٹ جانے کا اعادہ کیا۔

ہندوستان اور جاپان نے خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید مضبوط کیا

ٹوکیو: جاپان میں ہندوستان کی سفیر، نگما ملک نے پیر کو جاپانی رکن پارلیمنٹ اور لبرل ڈیموکریٹک پارٹی (ایل ڈی پی) کے ایگزیکٹو قائم مقام سکریٹری جنرل کوبچی ہاگیوڈا کے ساتھ ملاقات کی، جس میں پارلیمانی تبادلوں سمیت دونوں ممالک کے درمیان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ جاپان میں ہندوستانی سفارتخانے کی ایک بیان میں کہا کہ سفیر محترمہ نگما ایم ملک نے مسٹر کوبچی ہاگیوڈا، رکن پارلیمنٹ اور لبرل ڈیموکریٹک پارٹی آف جاپان کے ایگزیکٹو قائم مقام سکریٹری جنرل سے ملاقات کی، اور ہندوستان–جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی پارٹنرشپ کو مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان–جاپان تعلقات کو 2000 میں عالمی شراکت داری، 2006 میں اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری، اور 2014 میں 'خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری' تک بلند کیا گیا تھا۔ حالیہ برسوں میں اسٹریٹجک معاملات پر بڑھتے ہوئے ہم آہنگی کی وجہ سے مضبوط ہوئی ہے اور امن، سلامتی اور استحکام کے معاملات پر مشترکہ نقطہ نظر سے اس کی اہمیت بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ ماہ، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے فرانس میں جی 7 وزرائے خارجہ کی میٹنگ کے موقع پر اپنے جاپانی ہم منصب توشیمتسو موتیگی سے ملاقات کی تھی۔ 6 مارچ کو خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے جاپان کے وزیر اعظم سداماساوئے کے خصوصی مشیر کے ساتھ میٹنگ کی اور دفاعی ٹیکنالوجی اور اقتصادی سلامتی کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر کہا، خارجہ سکریٹری وکرم مصری نے جاپان کے وزیر اعظم کے خصوصی مشیر سداماسا کیو سے ملاقات کی۔ ہندوستان جاپان خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری کے دفاعی ٹکنالوجی اور اقتصادی سلامتی کے ستونوں کو مضبوط بنانے پر ان کا نتیجہ خیز تبادلہ خیال ہوا۔"فروری میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے جاپان کے ایوان نمائندگان کے انتخابات میں ان کی جیت پر اپنے جاپانی ہم منصب سانائے تاکائچی کو مبارکباد دی۔

ابھرتے ہوئے فوجی طبی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کی اختراع

صلاحیت سازی اور انضمام ضروری ہے: راج ناتھ سنگھ

نئی دہلی: وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ نے آج آرمی میڈیکل کور کے 262 ویں یوم تاسیس کی تقریبات کے حصے کے طور پر آرمی ہسپتال (ریسرچ اینڈ ریفرل) میں اپتھلمولوجی، اونکولوجی اور جوائنٹ ریپلیسمنٹ سینٹرز اور بیس ہسپتال، دہلی کینٹ میں نئے بنیادی ڈھانچے کا سنگ بنیاد رکھا۔ آرمی ہسپتال (ریسرچ اینڈ ریفرل (میں جدید ترین سہولیات کا تصور آرمڈ فورسز میڈیکل سروسز (اے ایف ایم ایس) کی اعلیٰ درجے کی طبی نگہداشت کی صلاحیتوں کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے، خاص طور پر آنکھوں کی جدید طریقے سے دیکھ بھال، کینسر کے علاج اور پیچیدہ جوائنٹ ریپلیسمنٹ سرجری کے شعبوں میں جبکہ بیس ہسپتال میں نئے ہسپتال کا بنیادی ڈھانچہ 998 بستروں کی گنجائش کے ساتھ، مزید 100 اضافی ہنگامی (کرائسس) بستروں کی سہولت سمیت تیار کیا جا رہا ہے، تاکہ دفاعی افواج کے اہلکاروں کی معمول کی اور ہنگامی صحت کی ضروریات کو مؤثر انداز میں پورا کیا جا سکے۔ اپنے خطاب میں وزیر دفاع نے فوجی طب میں ابھرتے ہوئے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مسلسل اختراع، صلاحیت سازی اور جدید ٹیکنالوجیز کے انضمام کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ جدید ٹیکنالوجی اور بنیادی ڈھانچے سے لیس نئی سہولیات حاضر سروس اہلکاروں، سابق فوجیوں اور ان پر منحصر افراد کو معیاری طبی دیکھ بھال فراہم کریں گی۔ جناب راج ناتھ سنگھ نے اونچے پہاڑوں سے لے کر ناقابل رسائی جنگلات تک، امن کے وقت سے لے کر تباہی کے لمحات تک ملک کے کونے کونے میں خدمات انجام دینے کے لیے اے ایف ایم ایس اہلکاروں کی لگن، پیشہ ورانہ مہارت اور ہمدردی کی تعریف کی۔ انہوں نے گلوکوما کی جراحی اور آنکھوں کی دیکھ بھال کی خدمات کے کامیاب انعقاد کا خاص طور پر ذکر کرتے ہوئے نیپال سمیت ملک بھر اور پڑوسی ممالک میں طبی کیمپوں کے انعقاد کے لیے ان کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے اقدامات دوست ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات کو مضبوط کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں لاتے ہیں۔ آپ کی خدمات ہندوستان کی 'سافٹ پاور' کے ایک طاقتور عہد نامے کے طور پر ابھری ہیں۔ جب کہ وزیر دفاع نے فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے عالمی معیار کی صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا اور اسے اولین ترجیح قرار دیا، انہوں نے اے ایف ایم ایس پر زور دیا کہ وہ تحقیق پر خصوصی زور دے، اور عوام کے سامنے صحت کی دیکھ بھال کا حقیقی طور پر موثر ماڈل پیش کرنے کے لیے قدیم فلسفے کے ساتھ جدید طبی سائنس کے انضمام پر زور دیا۔"وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں، ملک نے طبی شعبے میں صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کی مسلسل توسیع، ایمس جیسے اداروں کی تعداد میں اضافے سے لے کر آیوشمان کارڈ کے ذریعے ہر ایک تک صحت کی سہولیات تک رسائی، اور کینسر کے علاج، بائی پاس سرجری اور اہم نگہداشت جیسے شعبوں میں پیش رفت کے ساتھ نمایاں پیش رفت کی ہے۔ تاہم، جب فرنٹیئر ٹیکنالوجیز اور گہری تحقیق کی بات آتی ہے، تو ہمیں ابھی بھی آگے ایک طویل سفر طے کرنا ہے۔ مثال کے طور پر، کینسر کی تحقیق میں، خاص طور پر ابتدائی پتہ لگانے کی ٹیکنالوجیز اور ذاتی ادویات میں، اس وقت کئی ممالک ہم سے آگے ہیں۔ ہمیں دل کی بیماریوں کے ساتھ ساتھ ذہنی صحت سے متعلق نیورو ریسرچ کے لیے جدید پیشن گوئی کرنے والے ماڈل تیار کرنے میں بھی اپنی صلاحیتوں کو مزید مضبوط کرنا چاہیے۔

گوگل 28 اپریل کو وشاکھاپٹنم کے قریب 15 بلین ڈالر کے ڈیٹا سینٹر پروجیکٹ کا آغاز کرے گا

وشاکھاپٹنم: گوگل 28 اپریل کو وشاکھاپٹنم کے قریب اپنے 15 بلین ڈالر کے ڈیٹا سینٹر پراجیکٹ پر باضابطہ طور پر کام شروع کرنے کیلئے تیار ہے۔ یہ پروجیکٹ، ملک میں سب سے بڑی واحد غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری سمجھا جاتا ہے، ہندوستان کے ڈیجیٹل مستقبل میں ایک اہم سنگ میل کا نشان بنائے گا۔ گوگل ڈیٹا سینٹر ہب کے لیے سنگ بنیاد کی تقریب میں آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو، کمپنی کی سینئر قیادت بشمول تھامس کورین شرکت کریں گے۔ یہ پروجیکٹ آندھرا پردیش میں تین مقامات پر تیار کیا جائے گا جن میں وشاکھاپٹنم ضلع میں اڈاویورم اور ترلوواڈا، اور انا کاپلی ضلع میں رامبیلی شامل ہیں۔ ایک ساتھ، کیمپسز کی مشترکہ صلاحیت 1 گیگا واٹ ہوگی، جو اسے ایشیا کے سب سے بڑے ڈیٹا سینٹر کلسٹرز میں سے ایک بنائے گی۔ آندھرا پردیش حکومت نے اس پروجیکٹ کے لیے ان مقامات پر 600 ایکڑ سے زیادہ اراضی مختص کی ہے۔ دی اکنامک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق، باضابطہ کک آف ترلوواڈا یا رامبیلی سائٹ پر ہونے کی توقع ہے۔ رائیڈن انفوٹیک انڈیا کی درخواست کے بعد، آندھرا پردیش انڈسٹریل انفراسٹرکچر کارپوریشن نے مرکز کی ترقی کے لیے اڈانی انفرا لمیٹڈ کو 4.601 ایکڑ اراضی مختص کی ہے۔ ایک سینئر اہلکار کے مطابق، ریاستی حکومت نے رامبیلی میں 8.174 ایکڑ، اڈاویورم اور مداسرلووا میں 160 ایکڑ، اور ترلوواڈا میں 6.266 ایکڑ اراضی مختص کی ہے۔

بھارت اور قطر نے توانائی کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا

دوحہ: ہندوستان اور قطر نے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے درمیان فون پر بات چیت کے دوران متعدد خلیجی ممالک پر بلاجواز ایرانی حملوں کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا، یہ بات مغربی ایشیائی ملک کی وزارت خارجہ نے پیر کو کہی۔ دونوں رہنماؤں نے توانائی کی عالمی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے بات چیت کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے اتوار کی شام قطر کے وزیر اعظم الثانی کو فون کیا اور جاری تنازعہ کی حالیہ پیش رفت پر تبادلہ خیال کیا۔ قطر کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ کال کے دوران، انہوں نے خطے میں فوجی کشیدگی کی پیش رفت اور علاقائی اور بین الاقوامی سلامتی اور استحکام پر اس کے سنگین اثرات کے ساتھ ساتھ تمام تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا۔" انہوں نے جہاز رانی کی آزادی کو یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ دونوں رہنماؤں نے "قطر اور خطے کے دیگر ممالک پر بلاجواز ایرانی حملوں کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا، اور اہم بنیادی ڈھانچے کو خاص طور پر پانی، خوراک اور توانائی کی سہولیات سے متعلق غیر ذمہ دارانہ نشانہ بنانے کے خلاف انتباہ کیا۔ انہوں نے مغربی ایشیا میں علاقائی استحکام کو یقینی بنانے اور توانائی کے عالمی بحران کے استحکام کو یقینی بنانے کے لیے تنازعات میں ملوث ممالک کے ساتھ ہم آہنگی اور بات چیت کی کوششوں کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزارت نے مزید کہا، "عزت مآب نے ہم آہنگی کو مضبوط بنانے، مشترکہ کوششوں کو تیز کرنے، مذاکرات کی میز پر واپس آنے، اور بحران پر قابو پانے کے لیے عقل و دانش کو ترجیح دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا، اس طرح عالمی توانائی کی سلامتی، نیویگیشن کی آزادی، ماحولیاتی تحفظ، اور علاقائی استحکام کو یقینی بنایا جائے گا۔ یہ بات چیت مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے درمیان ہوئی ہے، خاص طور پر آبنائے ہرمز کے اردگرد، ایک اہم عالمی تیل کی ترسیل کا راستہ۔ خطے میں عسکری سرگرمیوں میں اضافہ اور متعدد اطراف سے تیز بیان بازی دیکھنے میں آئی ہے، جس سے وسیع تر تنازعے کے خدشات بڑھ گئے ہیں۔

قومی حقوق انسانی کمیشن کے ۱۰ ؍چیف اور ۷ ؍سیکریٹری جنرل میں کوئی مسلمان

ہندوستان میں انسانی حقوق کے اداروں، خصوصاً نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اور ریاستی کمیشنز میں مسلم نمائندگی نہایت کم ہونے کے انکشافات سامنے آئے ہیں۔

ہندوستان میں انسانی حقوق کے اداروں، خصوصاً نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن اور ریاستی کمیشنز میں مسلم نمائندگی نہایت کم ہونے کے انکشافات سامنے آئے ہیں۔ ایک نئی تحقیق کے مطابق اعلیٰ عہدوں پر مسلمانوں کی موجودگی انتہائی محدود ہے، جس پر ماہرین نے تشویش ظاہر کی ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس کمیٹی نے بھی حالیہ جائزے میں اقلیتی گروہوں کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد پر خدشات کا اظہار کیا ہے، جس سے ملک میں انسانی حقوق کی صورتحال پر بحث تیز ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں انسانی حقوق کے اداروں میں اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کی نمائندگی سے متعلق ایک اہم بحث اس وقت شدت اختیار کر گئی ہے جب تازہ اعداد و شمار اور رپورٹس نے اس شعبے میں واضح عدم توازن کی نشاندہی کی ہے۔ معلومات کے مطابق نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن (این ایچ آر سی) اور ریاستی انسانی حقوق کمیشنز میں مسلم نمائندگی نہایت محدود ہے، جس پر ماہرین اور انسانی حقوق کے کارکنان نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۹۳ء میں قیام کے بعد سے این ایچ آر سی کے تقریباً ۲۰ ؍اراکین میں سے صرف ایک مسلمان رہا، جبکہ ادارے کے نوڈل افسران میں کسی مسلمان کی موجودگی نہیں پائی گئی۔ اسی طرح ریاستی سطح پر صورتحال بھی مختلف نہیں، جہاں اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن کے ۲۱ ؍چیئرپرسنز میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں رہا، اور مجموعی طور پر ۱۸۰ ؍اعلیٰ عہدیداروں میں صرف چار مسلمان شامل ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس وسیع تر بحث کا حصہ ہیں جس میں ہندوستان میں انسانی حقوق کی مجموعی صورتحال کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یونائیٹڈ نیشنز ہیومن رائٹس کمیٹی نے جولائی ۲۰۲۴ء میں اپنی رپورٹ میں ہندوستان کے ریکارڈ پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مذہبی اقلیتیں، بشمول مسلمان، عیسائی اور سکھ، کے ساتھ امتیازی سلوک اور تشدد کے واقعات تشویشناک ہیں۔ رپورٹ میں درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے خلاف بھی زیادتیوں کی نشاندہی کی گئی۔ کمیٹی نے خاص طور پر بعض قوانین، جیسے یو اے پی اے اور قومی سلامتی کے قانون کے استعمال پر سوال اٹھایا اور کہا کہ ان قوانین کے تحت طویل مدت تک بغیر مقدمہ حراست انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات سے متصادم ہو سکتی ہے۔ اسی طرح آرمڈ فورسز اسپیشل پاورز ایکٹ کے اطلاق پر بھی خدشات ظاہر کئے گئے، خاص طور پر منی پور، جموں کشمیر، اور آسام جیسے علاقوں میں۔ واضح ہو کہ این ایچ آر سی کو ۱۹۹۳ء میں ایک خودمختار ادارے کے طور پر قائم کیا گیا تھا، جس کا مقصد انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی نگرانی اور متاثرین کو انصاف فراہم کرنا ہے۔ یہ ادارہ شکایات کی تحقیقات، جیلوں کے دورے، اور حکومت کو سفارشات دینے کا اختیار رکھتا ہے، تاہم اس کی سفارشات قانونی طور پر لازمی نہیں ہوتیں۔ اعداد و شمار کے مطابق دسمبر ۲۰۲۳ء سے نومبر ۲۰۲۴ء کے درمیان این ایچ آر سی نے ۶۵ ؍ہزار ۹۷۳ ؍مقدمات درج کئے اور ۶۶ ؍ہزار ۸۷۳ ؍مقدمات نمٹائے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادارہ فعال طور پر کام کر رہا ہے۔

ہندوستانی سفارت کاری مضبوط اور جاندار ہے

ایران جنگی مذاکرات کار کے طور پر بڑے کردار کے لیے دہلی کی طرف دیکھ رہا ہے: ایرانی سفیر

نئی دہلی: ایران میں جنگ 33 ویں دن میں داخل ہوگئی ہے، پورے خطے میں کشیدگی میں اضافہ جاری ہے۔ ہندوستان میں ایران کے سپریم لیڈر کے نمائندے ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے امن کی اپیل کی اور اس بحرانی صورتحال میں ہندوستان کی سفارت کاری کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں امن کی بات کرنی ہے، ہمیں دنیا میں امن لانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی سفارت کاری مضبوط ہے اور بڑا کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جنگ ایک "بہت بڑی غلطی تھی اور نہ صرف ایران کے خلاف، بلکہ پوری دنیا کے خلاف، جس میں تمام ممالک کے لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ الٰہی نے کہا،" بھارتی سفارت کاری بہت اچھی ہے، اور وہ اس معاملے میں زیادہ اہم کردار بھی ادا کر سکتے ہیں...... شروع سے ہی یہ ایک بہت بڑی غلطی تھی، یہ صرف ایران کے خلاف جنگ نہیں تھی، بلکہ یہ جنگ تمام انسانوں کے خلاف تھی، یہ پوری دنیا کے خلاف تھی، آپ دیکھیں گے کہ اس جنگ کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مختلف ممالک میں بہت سے لوگ بھگت رہے ہیں۔ قبل ازیں ہندوستان میں ایران کے سفیر محمد فتحلی نے کہا تھا کہ نئی دہلی ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے میں "مؤثر اور مثبت" کردار ادا کر سکتا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی متوازن خارجہ پالیسی اور تمام فریقوں کے ساتھ تعلقات کی طرف اشارہ کیا۔ یہ اس وقت سامنے آیا جب ڈونلڈ ٹرمپ نے کشیدگی پر عارضی توقف کا اعلان کیا اور پاکستانی ثالثوں کے ذریعے تہران کو 15 نکاتی جنگ بندی کا منصوبہ بھیجا۔ پاکستان نے بھی مذاکرات کی میزبانی کی پیشکش کی ہے، حالانکہ عسکریت پسندانہ سرگرمیوں سے اس کے ماضی کے روابط پیچیدگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ کشیدگی کے درمیان، ایک اور ہندوستانی جھنڈے والے جہاز، گرین آشا نے آبنائے ہرمز کو بحفاظت عبور کر لیا ہے۔ تنازع شروع ہونے کے بعد سے اس راستے سے گزرنے والا یہ نواں ہندوستانی ٹینکر ہے۔ گرین آشا، ایک ایل پی جی ٹینکر، دنیا کے سب سے اہم تیل کے راستوں میں سے ایک میں رکاوٹوں کے باوجود خطے سے گزرا۔ کئی ہندوستانی جہاز پہلے ہی اسی طرح کے سفر مکمل کر چکے ہیں۔

بھارت نے 2025-26 میں 05.6 گیگاواٹ کا سب سے زیادہ سالانہ ونڈ انرجی کا اضافہ ریکارڈ کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے مالی سال 2025-26 کے دوران اپنی اب تک کی سب سے زیادہ سالانہ ہوا کی صلاحیت میں 6.05 گیگاواٹ اضافہ حاصل کیا اور مالی سال 2016-17 میں 5.5 گیگاواٹ صلاحیت کے اضافے کے تاریخی نشان کو عبور کیا۔ یہ مالی سال 2024-25 میں شامل کی گئی صلاحیت کے مقابلے میں تقریباً 46٪ کے اضافے کی بھی نمائندگی کرتا ہے جو کہ ہندوستان کے ساحلی ہوا کی تعیناتی کی رفتار میں فیصلہ کن سرعت کو نشان زد کرتا ہے۔ اس اضافے کے ساتھ، ہندوستان کی مجموعی طور پر نصب ونڈ پاور کی صلاحیت 56 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ سنگِ میل سیکٹر میں نئی رفتار کی عکاسی کرتا ہے جو بہتر پالیسی کی وضاحت، ٹرانسمیشن کی تیاری، مسابقتی ٹیرف کی دریافت، اور ایک مضبوط پروجیکٹ پائپ لائن کی وجہ سے ہے۔ یہ سنگ میل کی کامیابی پائیدار پالیسی سپورٹ، بہتر پراجیکٹ پر عملدرآمد، اور اہم ونڈ ریاستوں میں پائپ لائن کی پختگی کا نتیجہ ہے۔ گجرات، کرناٹک اور مہاراشٹر جیسی ریاستیں سال کے دوران صلاحیت میں اضافے کے لیے بنیادی شراکت دار رہی ہیں، جن کی بنیاد ونڈ سولر ہائبرڈ پروجیکٹوں کی بڑھتی ہوئی پائپ لائن اور سبز توانائی کی کھلی رسائی کے ترقی پذیر رول آؤٹ سے ہے۔ ہندوستان کے ونڈ انرجی سیکٹر نے بتدریج ترقی کی ہے جس نے ہندوستان کو عالمی سطح پر ونڈ انرجی کی سرکردہ مارکیٹوں میں سے ایک بنا دیا ہے۔ حکومت نے اس شعبے کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں ونڈ ٹربائنز کی تیاری میں استعمال ہونے والے بعض اجزاء اور خام مال پر رعایتی کسٹم ڈیوٹی، جون 2028 تک بین ریاستی ٹرانسمیشن سسٹم چارجز کی درجہ بندی کی چھوٹ، مسابقتی بولی لگانے کے طریقہ کار، ونڈ رینیوایبل کنزمپشن فریم ورک کے قومی فریم ورک (این سی او آر (میں تکنیکی معاونت کے فریم ورک سے علیحدہ ہونا شامل ہیں۔ ریکارڈ اضافہ ہندوستان کے قابل تجدید توانائی کے پورٹ فولیو کو نمایاں طور پر مضبوط کرتا ہے اور 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل ایندھن پر مبنی توانائی کی صلاحیت کے قومی ہدف کو حاصل کرنے میں تعاون کرتا ہے۔ حکومت کی وسیع تر قابل تجدید توانائی کی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر ہندوستان کا ہوا سے توانائی کا پروگرام 1990 کی دہائی کے اوائل میں شروع کیا گیا تھا۔

یو پی آئی ادائیگی ۲۰۲۵ ؍میں 33 فیصد بڑھ کر 5.228 بلین لین دین تک پہنچ گئی

نئی دہلی: یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی (نے 2025 میں 5.228 بلین ٹرانزیکشنز پر کارروائی کی، جس میں سال بہ سال 33 فیصد اضافہ ہوا، جب کہ لین دین کی کل قیمت 74.299 ٹریلین روپے کو چھو گئی۔ ورلڈ لائن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ UPI کی ترقی وسیع البنیاد تھی، جس میں شخص سے فرد (P2P) اور شخص سے مرچنٹ (P2M) لین دین میں اضافہ ہوا، بعد میں 143.82 بلین ٹرانزیکشنز میں 34 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ UPI کے لیے مجموعی اوسط ٹکٹ کا سائز 9 فیصد گر کر 1,314 روپے ہو گیا۔ جبکہ مرچنٹ کی ادائیگیوں کا اوسط ٹکٹ سائز گر کر 592 روپے رہ گیا۔ چھوٹی ٹکٹوں کی خریداریوں کی ڈیجیٹلائزیشن کی عکاسی کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹکٹ کے سائز میں کمی سڑک کے دکانداروں سے مقامی خدمات کی طرف پہلے کیش سے چلنے والے لین دین کی منتقلی کا اشارہ دیتی ہے۔ 2025 میں تاجروں کی قبولیت کے بنیادی ڈھانچے میں توسیع ہوئی، UPI کیو آر کوڈز سالانہ 15 فیصد بڑھ کر 731.38 ملین ہو گئے۔ پوائنٹ آف سیل ٹرمینلز 15 فیصد بڑھ کر 11.48 ملین ہو گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت کیو آر کی تعیناتیوں میں قدرے نرمی آئی کیونکہ ماحولیاتی نظام UPI کے زیر قیادت قبولیت کے ماڈلز کے اردگرد مضبوط ہو گیا۔ ورلڈ لائن انڈیا کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر رمیش نرسمہن نے کہا،" ہندوستان کا ڈیجیٹل ادائیگیوں کا ماحولیاتی نظام پختگی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، جہاں پیمانے کو ڈھانچے کے ذریعے پورا کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ میں ادائیگیوں کے ایک پختہ منظر نامے کا انکشاف ہوا ہے جہاں متعدد ادائیگیوں کی ریل UPI، کارڈز، اور بار بار چلنے والے ادائیگی کے پلیٹ فارم جیسے کہ بھارت بل پے ایک مکمل ڈیجیٹل معیشت کو تقویت دینے کے لیے تکمیلی کرداروں میں تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

بحری تعاون کی مشقوں کے لیے آئی این ایس ترکینڈ تنزانیہ پہنچا

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کا ایک فرنٹ لائن گائیڈڈ میزائل فریگیٹ، جنوبی مغربی بحر ہند کے علاقے میں اپنی جاری تعیناتی کے ایک حصے کے طور پر تنزانیہ کے دارالسلام پہنچا۔ اس دورے کا مقصد سمندری تعاون کو مضبوط بنانا اور ہندوستان اور تنزانیہ کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو بڑھانا ہے۔ پورٹ کال کے دوران مصروفیات میں پیشہ ورانہ تعاملات شامل ہیں – تنزانیہ کی بحریہ کے ساتھ مشترکہ تربیتی سرگرمیاں تاکہ باہمی تعاون اور سمندری تعاون کو بڑھایا جا سکے۔ اس کے علاوہ، دوستانہ کھیلوں کے فکسچر اور یوگا سمیت متعدد سماجی اور کمیونٹی مصروفیات کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ایک ریلیز کے مطابق، جہاز پر ایک ثقافتی شام کی میزبانی بھی کی جائے گی، جس میں خیر سگالی اور لوگوں کے درمیان روابط کو فروغ دیا جائے گا۔ دورے کے دوران بھارت سے بھیجے گئے اہم اسٹورز حوالے کیے جائیں گے۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جہاز کے کمانڈنگ آفیسر کیپٹن سچن کلکرنی تنزانیہ کی عوامی دفاعی افواج اور تنزانیہ کی متحدہ جمہوریہ کی حکومت کے سینئر معززین سے ملاقات کریں گے۔ آئی این ایس ترکینڈ کی طرف سے پورٹ کال مہاساگر کے ہندوستان کے وژن – تمام خطوں میں سکیورٹی اور ترقی کے لیے باہمی اور جامع ترقی کے ساتھ منسلک ہے۔ پچھلے ہفتے، ہندوستانی بحریہ کے فرنٹ لائن گائیڈڈ میزائل فریگیٹ، آئی این ایس ترکینڈ نے 29 مارچ کو ماپوتو، موزمبیق میں اپنی پورٹ کال کا اختتام کیا۔ قیام کے دوران، مشترکہ تربیت اور پیشہ ورانہ مصروفیات کا انعقاد کیا گیا، جس سے باہمی تعاون اور سمندری تعاون کو تقویت ملی۔

مکمل خواتین پر مشتمل ماؤنٹ ایورسٹ مشن مئی۔جون میں روانگی کا منصوبہ

نئی دہلی: انڈو تبتن بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی تاریخ کا پہلا مکمل خواتین پر مشتمل ماؤنٹ ایورسٹ مہم مئی سے جون کے دوران روانہ کرے گی۔ ذرائع کے مطابق اس خصوصی مہم میں 17 خواتین اہلکاروں پر مشتمل ٹیم حصہ لے گی، جس کا مقصد نہ صرف دنیا کی بلند ترین چوٹی سر کرنا ہے بلکہ خواتین کی صلاحیتوں اور بلند پہاڑی علاقوں میں آپریشنل مہارت کو بھی اجاگر کرنا ہے۔ یہ اقدام آئی ٹی بی پی کی جانب سے خواتین کی شمولیت اور بااختیار بنانے کی سمت ایک اہم قدم کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، خصوصاً ایسے شعبوں میں جہاں روایتی طور پر مردوں کی برتری رہی ہے۔ حکام کے مطابق ٹیم کو سخت تربیت، ہائی آلٹیٹیوڈ تیاری اور تکنیکی مہارتوں سے گزارا گیا ہے تاکہ وہ دنیا کی بلند ترین چوٹی، ماؤنٹ ایوریسٹ (8848 میٹر) کو سر کرنے کے چیلنج کا مقابلہ کر سکے۔

۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء تک اڈانی کی دولت میں ۶۲۵ ؍اضافہ، ویلتھ ٹیکس کا مطالبہ زور پکڑا

ہندوستان میں دولت کی غیر مساوی تقسیم پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ ارب پتی گوتم اڈانی کی دولت میں ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان ۶۲۵ ؍فیصد اضافہ ہوا

ہندوستان میں دولت کی غیر مساوی تقسیم پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک رپورٹ میں انکشاف ہوا کہ ارب پتی گوتم اڈانی کی دولت میں ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان ۶۲۵ ؍فیصد اضافہ ہوا۔ اسی دوران مکیش امبانی کی دولت بھی نمایاں طور پر بڑھی ہے۔ سوشل میڈیا پر صارفین نے امیروں پر ویلتھ ٹیکس عائد کرنے کا مطالبہ تیز کر دیا ہے، جبکہ ماہرین نے بڑھتی عدم مساوات پر تشویش ظاہر کی ہے۔ ہندوستان میں بڑھتی معاشی عدم مساوات ایک بار پھر بحث کے مرکز میں آ گئی ہے، جب ایک نئی تحقیق نے انکشاف کیا کہ ارب پتی گوتم اڈانی کی دولت میں ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان حیران کن ۶۲۵ ؍فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اسی عرصے میں مکیش امبانی کی دولت میں ۱۵۳ ؍فیصد اضافہ ہوا۔ ان اعداد و شمار کے منظر عام پر آنے کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل سامنے آیا ہے اور امیروں پر ویلتھ ٹیکس عائد کرنے کی مانگ زور پکڑ گئی ہے۔ سینٹر فار فنانشل اکاؤنٹیبلیٹی کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک میں دولت کی تقسیم انتہائی غیر متوازن ہو چکی ہے، جہاں صرف ایک فیصد افراد ۴۰ ؍فیصد سے زیادہ قومی دولت پر قابض ہیں، جبکہ نچلے ۵۰ ؍فیصد افراد کے پاس محض ۱۵ ؍فیصد دولت ہے۔ رپورٹ میں اس صورتحال کو نوآبادیاتی دور ... دیا ہے۔ ر... پر شدید بحث ... دولت تیزی سے بڑھ رہی ہے ... ڈوب رہے ... تبصرہ کیا کہ، ... ناکام معاشی نظام کی علامت ہے۔" کئی صارفین نے اڈانی اور امبانی کی دولت کو عوامی فلاح سے جوڑتے ہوئے کہا کہ "صرف ۲ ؍فیصد ویلتھ ٹیکس سے ملک کے لاکھوں طلبہ کو مفت تعلیم اور خواتین کو مالی امداد فراہم کی جا سکتی ہے۔" ایک اور پوسٹ میں کہا گیا، "اگر ۲ ؍فیصد ٹیکس سے صحت، تعلیم اور ایل پی جی سبسڈی ممکن ہے تو حکومت کیوں خاموش ہے؟" بعض صارفین نے حکومت پر بھی تنقید کی اور کہا کہ "پالیسیز امیروں کو مزید امیر اور غریبوں کو مزید کمزور بنا رہی ہیں۔" جبکہ ایک اور صارف نے لکھا، "یہ وقت ہے کہ پارلیمنٹ ویلتھ ٹیکس پر سنجیدگی سے غور کرے، ورنہ عدم مساوات ایک بڑے سماجی بحران میں تبدیل ہو سکتی ہے۔" دوسری جانب کچھ صارفین نے اس مطالبے کی مخالفت بھی کی۔ ایک رائے میں کہا گیا، "ویلتھ ٹیکس سرمایہ کاری کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور معیشت کی رفتار کو سست کر سکتا ہے۔" جبکہ ایک اور صارف نے دلیل دی کہ "مسئلہ ٹیکس نہیں بلکہ وسائل کی بہتر تقسیم اور حکومتی اخراجات کی شفافیت ہے۔" اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۱۹ء سے ۲۰۲۵ء کے درمیان ایک ہزار کروڑ روپے سے زیادہ دولت رکھنے والے افراد کی تعداد میں ۷۷ ؍فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اسی عرصے میں گھریلو قرض تقریباً دوگنا ہو کر ۲۰۲۴ء ۱۳۶ ؍لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

مسلسل شاندار کارکردگی، بہترین فٹنیس
پھر بھی سمیع کے ساتھ ناانصافی کیوں؟

سید مشتاق علی ۲۰۲۵ء ٹورنامنٹ میں کھیلے گئے ۷ رمیچوں میں ۱۶ روکٹ۔ رنجی ٹرافی ۲۶۔۲۰۲۵ء سیزن میں ۷ رمیچوں میں ۱۶ء۲۷ رکی اوسط سے ۳۷ روکٹ۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں اب تک ۲ رمیچوں میں ۳ روکٹ اور اکانومی صرف ۶۲ء۴ ر۔ یہ اعداد و شمار تیز گیند باز محمد سمیع کے ہیں۔ سید مشتاق علی ۲۰۲۵ء ٹورنامنٹ میں کھیلے گئے ۷ ر میچوں میں ۱۶ ر وکٹ۔ رنجی ٹرافی ۲۶۔۲۰۲۵ء سیزن میں ۷ رمیچوں میں ۱۶ء۲۷ رکی اوسط سے ۳۷ روکٹ۔ آئی پی ایل ۲۰۲۶ء میں اب تک ۲ رمیچوں میں ۳ روکٹ اور اکانومی صرف ۶۲ء۴ ر۔ یہ اعداد و شمار تیز گیند باز محمد سمیع کے ہیں، جو پچھلے ایک سال سے ہندوستانی ٹیم میں واپسی کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ چاہے ریڈ بال کرکٹ کا فارمیٹ ہو یا ٹی ۲۰، سمیع نے گزشتہ ایک سال میں ہر فارمیٹ اور ہر صورتحال میں اپنی صلاحیت کو مسلسل ثابت کیا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستانی ٹیم کے سلیکٹرز انہیں مسلسل نظر انداز کر رہے ہیں۔ پچھلے سال پہلے آسٹریلیا اور پھر انگلینڈ کے دورے کے لیے سمیع کو ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے کہا تھا کہ سمیع مکمل طور پر فٹ نہیں ہیں اور فٹ ہوتے ہی ٹیم میں واپس آئیں گے۔ سب کو امید تھی کہ ایشیا کپ ۲۰۲۵ء کے لیے منتخب ہندوستانی ٹیم میں سمیع کو موقع ملے گا لیکن انہیں پھر نظر انداز کر دیا گیا۔ ٹی ۲۰ رفارمیٹ کو چھوڑیں، سمیع کو ہوم گراؤنڈ پر آسٹریلیا کے خلاف کھیلی گئی ون ڈے سیریز میں بھی شامل نہیں کیا گیا۔ چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے انہیں انٹرنیشنل میچز کے لیے مکمل طور پر فٹ نہیں مانا۔ اس کے فوراً بعد شمی نے رنجی ٹرافی میں بنگال کی جانب سے کھیلتے ہوئے زبردست کارکردگی دکھائی اور اپنی فٹنس اور فارم دونوں ثابت کیں۔ ۷ رمیچوں میں انہوں نے ۱۶ء۲۷ رکی اوسط سے ۳۷ روکٹیں حاصل کیں۔ اس کے باوجود سمیع سلیکٹرز کا اعتماد جیتنے میں ناکام رہے۔ ٹی ۲۰ رفارمیٹ میں ان پر تنقید کرنے والوں کو انہوں نے سید مشتاق علی ٹورنامنٹ میں اپنی کارکردگی سے جواب دیا، جہاں ۷ رمیچوں میں ۱۶ روکٹیں حاصل کیں۔ اس شاندار کارکردگی کے باوجود ۲۰۲۶ء کے آغاز میں نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے اور ٹی ۲۰ رسیریز کے لیے بھی انہیں ہندوستانی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔

بال ٹیمپرنگ کا الزام، پی سی بی نے فخر زمان پر دو میچوں کی پابندی لگادی

پی سی بی نے لاہور قلندرز کے بلے باز فخر زمان کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 14.2 کی خلاف ورزی کرنے پر لیول تھری جرم کا مرتکب قرار دیتے ہوئے پی ایس ایل کے دو میچز کیلئے معطل کردیا ہے

پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے لاہور قلندرز کے بلے باز فخر زمان کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 14.2 کی خلاف ورزی کرنے پر لیول تھری جرم کا مرتکب قرار دیتے ہوئے پی ایس ایل کے دو میچز کے لیے معطل کردیا ہے۔ 29 مارچ کے میچ میں کراچی کنگز کی بیٹنگ کے دوران لاہور قلندرز کے کھلاڑی پر بال ٹیمپرنگ کا الزام لگا تھا۔ آن فیلڈ امپائروں نے لاہور قلندرز پر پانچ رنز کی پینلٹی عائد کی تھی اور کراچی کنگز کی اننگز کے آخری اوور سے قبل گیند تبدیل کردی تھی۔ پی سی بی کے بیان کے مطابق یہ الزام آن فیلڈ امپائرز شاہد سائقت اور فیصل خان آفریدی، ٹی وی امپائر آصف یعقوب اور فورتھ امپائر طارق رشید کی طرف سے لگایا گیا تھا جس کی فخر زمان نے تردید کی تھی۔ مگر اب میچ ریفری روشن ماہناما نے شواہد کا جائزہ لینے اور فخر زمان کو ذاتی موقف پیش کرنے کا موقع دینے کے بعد فیصلہ سنایا۔ سماعت کے دوران لاہور قلندرز کے کپتان شاہین شاہ آفریدی، ٹیم ڈائریکٹر ثمین رانا اور ٹیم مینیجر فاروق انور بھی موجود تھے۔ 'فخر زمان پر پی ایس ایل کے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 14.2 کی خلاف ورزی کا الزام ہے جس میں انگلی یا انگوٹھے کے ناخن سے گیند کو رگڑنا شامل ہے۔ اس پر کم سے کم ایک اور زیادہ سے زیادہ دو میچوں کی پابندی کی سزا مل سکتی تھی۔ پی سی بی کے مطابق کوئی بھی اپیل میچ ریفری کے تحریری فیصلے کی وصولی کے 48 گھنٹوں کے اندر اندر پی ایس ایل کی ٹیکنیکل کمیٹی کے پاس جمع کرائی جا سکتی ہے۔ لاہور قلندرز اپنا اگلا میچ 3 اپریل کو ملتان سلطانز کے خلاف کھیلے گی۔ اس سے قبل پی سی بی نے اتوار کو جاری اعلامیے میں کہا تھا کہ 'لاہور قلندرز کے فخر زمان پر پی ایس ایل کی پلیئنگ کنڈیشنز کے آرٹیکل 3.41 کی خلاف ورزی کرنے پر پلیئرز اور پلیئر سپورٹ پرسنل کے ضابطہ اخلاق کے آرٹیکل 14.2 کے تحت لیول 3 جرم کا الزام عائد کیا گیا ہے جس میں گیند کی حالت کو تبدیل کرنے والا کوئی بھی اقدام جرم ہے۔' جبکہ کراچی کنگز کے فاسٹ بولر حسن علی پر پاکستان کرکٹ بورڈ کے ضابطہ اخلاق کی لیول 1 کی خلاف ورزی پر ان کی میچ فیس کا 10 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا۔ حسن نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو قبول کرتے ہوئے جرمانہ قبول کیا ہے۔ پی سی بی کے مطابق حسن علی نے آرٹیکل 5.2 کی خلاف ورزی کی جس کا تعلق 'زبان، حرکات یا اشاروں کے استعمال سے کسی بیٹر کو آوٹ کرنے کے بعد اسے اشتعال دلانے' کی کوشش کرنا ہے۔ لاہور کے قذافی سٹیڈیم میں پی ایس ایل میں روایتی حریف سمجھی جانے والی ٹیمیں لاہور قلندرز اور کراچی کنگز آمنے سامنے تھیں۔ کراچی کنگز لاہور قلندرز کی جانب سے دیے گئے 129 رنز کے ہدف کے تعاقب میں تھی اور اسے آخری اوور میں 14 رنز درکار تھے۔ واقعے کی سامنے آنے والی ویڈیو کے مطابق اوورز کے درمیان وقفے کے دوران لاہور قلندرز کے کپتان شاہین شاہ آفریدی، حارث رؤف اور فخر زمان کھڑے ہیں۔ ایسے میں فخر زمان حارث رؤف سے گیند لے لیتے ہیں اور اس کے ساتھ کچھ 'چھیڑ چھاڑ' کے بعد گیند واپس حارث رؤف کو تھما دیتے ہیں۔ لیکن اسی وقت امپائر حارث روف سے یہ گیند لے کر اسے تبدیل کر دیتے ہیں اور لاہور قلندرز پر پانچ رنز کی پنلٹی لگا دیتے ہیں۔ یوں آخری اوور میں کراچی کنگز کا ہدف 14 سے کم ہو کر نو رہ جاتا ہے اور وہ تین گیندوں میں یہ ہدف حاصل کر لیتی ہے۔ میچ ختم ہونے کے بعد کمنٹیٹر رمیز راجہ شاہین شاہ آفریدی سے اس بابت پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ 'مجھے اس بارے میں علم نہیں ہے، لیکن ہم اس کی دوبارہ ویڈیو دیکھیں گے اور پھر بات کریں گے کہ کس نے ایسا کیا۔' پاکستان سپر لیگ کی پلیئنگ کنڈیشنز کے آرٹیکل 3.41 کے مطابق امپائر گیند کا بار بار اور معائنہ کریں گے اور اگر انھیں اس کی حالت بدلنے کا شک ہو تو وہ اسے تبدیل کرنے کا مجاز ہوگا۔ کسی بھی کھلاڑی کے لیے کوئی بھی ایسا اقدام کرنا جرم ہے جس سے گیند کی حالت بدل جائے۔ اس آرٹیکل کی ایک ذیلی شق کے مطابق فیلڈرز اپنے کپڑوں کے ذریعے گیند کو پالش کر سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی مصنوعی مادہ استعمال نہ ہو اور نہ ہی اسے کھرچنے کی کوشش کی جائے۔ اس آرٹیکل کے مطابق کھلاڑی امپائرز کی نگرانی میں گیند پر سے مٹی صاف کر سکتے ہیں، تاہم اس حیس گیند کو تھوک لگانے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ اسی آرٹیکل کی ذیلی شق کے مطابق اگر امپائرل کر اس بات پر متفق ہیں کہ گیند کی حالت غیر منصفانہ طور پر تبدیل کی گئی ہے تو فیلڈنگ سائیڈ پر پانچ رنز کا جرمانہ کرنے کے مجاز ہوں گے اور اس معاملے کو میچ ریفری کے سپرد کر دیں گے۔

ٹم ڈیوڈ نے دنیش کارتک کی تعریف کی، ان کے ساتھ کام کرنا انمول ہے

آئی پی ایل کا ایک سنسنی خیز میچ رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) اور چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے درمیان اتوار کو ایم۔ چنا سوامی اسٹیڈیم میں ہوا

بنگلورو: آئی پی ایل 2026 کا ایک سنسنی خیز میچ رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) اور چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے درمیان اتوار کو ایم، چنا سوامی اسٹیڈیم میں ہوا۔ آر سی بی نے سی ایس کے کو 43 رنز سے شکست دی۔ میچ میں آر سی بی کے ٹم ڈیوڈ کی دھماکہ خیز بلے بازی کا مظاہرہ شائقین کرکٹ کو مدتوں یاد رہے گا۔ ڈیوڈ کو 25 گیندوں پر آٹھ چھکوں کی مدد سے ناقابل شکست 70 رنز بنانے پر میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا۔ میچ کے بعد، ٹم ڈیوڈ نے سابق ہندوستانی وکٹ کیپر بلے باز اور آر سی بی کے بیٹنگ کوچ اور سرپرست دنیش کارتک کی تعریف کی۔ ڈیوڈ نے کہا، دنیش کارتک کے ساتھ کام کرنا انمول ہے۔ ان جیسے تجربہ کار کھلاڑی سے سیکھنا ہماری کرکٹ کو مسلسل بہتر بنا رہا ہے۔ ہم اپنی بنیادی باتوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں اور پھر کھیل کو اپنی طاقت کے مطابق ڈھالتے ہیں۔" دنیش کارتک آر سی بی کے بہترین فنشرز میں سے ایک رہے ہیں۔ دنیش کارتک کو آئی پی ایل 2025 میں آر سی بی کے مینٹور اور بیٹنگ کوچ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تقرری سے ٹیم کی بلے بازی میں یقیناً ایک جارحانہ تبدیلی آئی ہے۔ خاص طور پر مڈل آرڈر اور لوئر آرڈر کے بلے باز ایک بڑی طاقت بن چکے ہیں۔ گزشتہ سیزن میں کئی شاندار اننگز کھیلنے والے وکٹ کیپر بلے باز جیتیش شرما نے بھی اپنی کامیابی کا سہرا دنیش کارتک کو دیا۔ کارتک آر سی بی کے لیے خوش قسمتی کا نشان رہے ہیں۔ وہ آئی پی ایل 2025 میں آر سی بی کے مینٹور بنے، اور ٹیم نے اس سال اپنا پہلا ٹائٹل جیتا تھا۔ مینٹور کارتک کے علاوہ ڈیوڈ نے کپتان رجت پاٹیدار کی بھی تعریف کی۔ انھوں نے کہا کہ وہ زبردست تال میں بیٹنگ کر رہے تھے، میں اس سے گیندیں لے رہا تھا، لیکن ٹیم کو بڑے اسکور تک لے جانے اور مخالف پر دباؤ ڈالنے میں مزہ آیا۔ اپنی بیٹنگ پوزیشن کے بارے میں بات کرتے ہوئے ٹم ڈیوڈ نے کہا کہ میں خود کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ٹیم مجھے مختلف کرداروں میں مواقع فراہم کرتی ہے۔ میں اپنے کھیل میں زیادہ تبدیلیاں نہیں کرتا لیکن میں ایک ہی انداز میں کھیلنے کی کوشش کرتا ہوں، مجھے اپنے ساتھیوں اور سپورٹ اسٹاف کی جانب سے کافی سپورٹ ملتی ہے جس سے مجھے اعتماد ملتا ہے۔ کبھی کبھی مجھے زیادہ گیندیں کھیلنے کا موقع ملتا ہے لیکن میں اسی انداز سے کھیلتا ہوں۔ اپنے 106 میٹر لمبے چھکے پر اس دھماکہ خیز بلے باز نے طنزیہ انداز میں کہا کہ ٹیم میں ٹریننگ کے دوران چھت پر چھکے مارنے کا مقابلہ ہوتا ہے۔ میچ میں درمیان سے گیند حاصل کر کے سیدھی چھت پر بھیجنا بہت مزہ آتا تھا۔

پی ایس ایل: راولپنڈی کو بڑا دھچکا
نسیم شاہ انجری کے باعث غیر معینہ مدت کیلئے باہر

پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے سنسنی خیز مقابلوں کے دوران راولپنڈیز کی ٹیم کو ایک بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے، جہاں اسٹار فاسٹ بالر نسیم شاہ سائیڈ انجری کے باعث غیر معینہ مدت کے لیے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے سنسنی خیز مقابلوں کے دوران راولپنڈیز کی ٹیم کو ایک بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے، جہاں اسٹار فاسٹ بالر نسیم شاہ سائیڈ انجری کے باعث غیر معینہ مدت کے لیے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ فرنچائز انتظامیہ نے ان کے باہر ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ نسیم شاہ کراچی کنگز کے خلاف میچ کے دوران انجری کا شکار ہوئے تھے۔ راولپنڈیز کی انتظامیہ اور میڈیکل اسٹاف نسیم شاہ کی صحت کے حوالے سے محتاط رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔ کراچی کنگز کے خلاف کھیلے گئے میچ میں باؤلنگ کے دوران نسیم شاہ کو سائیڈ سٹرین کا سامنا کرنا پڑا۔ ٹیم کا میڈیکل پینل ان کی ریکوری کا مسلسل جائزہ لے رہا ہے تاکہ ان کی جلد صحت یابی کو یقینی بنایا جا سکے۔ انتظامیہ کو امید ہے کہ ری ہیب اور فٹنس کلیئرنس ملنے کے بعد نسیم شاہ ٹورنامنٹ کے آخری مرحلے میں ٹیم کو دوبارہ جوائن کر سکیں گے۔ راولپنڈیز نے اپنے بیان میں واضح کیا ہے کہ وہ اس مشکل وقت میں نسیم شاہ کے ساتھ کھڑے ہیں اور انہیں مکمل طبی و اخلاقی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ پی ایس ایل: ملتان سلطانز نے کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کو با آسانی شکست دیدی۔ پاکستان سپر لیگ کے گیارہویں ایڈیشن کے ایک اہم میچ میں ملتان سلطانز نے کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کو بآسانی شکست دیدی۔ تفصیلات کے مطابق لاہور کے قذافی اسٹیڈیم میں جاری ایونٹ کے ۱۳ رویں میچ میں ملتان سلطانز نے ۱۶۷ ر رنز کا ہدف ۴ ر وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ اسٹیو امتھ نے ۵۳ ر اور صاحبزادہ فرحان نے ۳۲ ر رنز بنائے، جوش فلپی ۱۸ ر اور عرفات منہاس ۶ ر رنز بنا کر آوٹ ہوئے، شان مسعود ۲۶ ر اور کپتان ایشٹن ٹرنر ۴ ر رنز بنا کر ناٹ آوٹ رہے، کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کی جانب سے حسن نواز نے ۲ ر کھلاڑیوں کو آوٹ کیا، الزری جوزف اور سعود شکیل کے حصے میں ۱۔۱ ر وکٹ آئی۔ قبل ازیں ملتان سلطانز کے کپتان نے ٹاس جیتنے کے بعد کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی تو گوئٹہ گلیڈی ایٹرز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ ۲۰ ر اوورز میں ۷ ر وکٹوں کے نقصان پر ۱۶۶ ر رنز بنائے اور ملتان سلطانز کو جیت کے لیے ۱۶۷ ر رنز کا ہدف دیا۔ گوئٹہ گلیڈی ایٹرز کے سعود شکیل ۵۹ ر اور بیون جیکبز ۴۹ ر رنز کے ساتھ نمایاں رہے، ملتان سلطانز کے محمد نواز نے ۳، عرفات منہاس نے ۲ ر اور آشٹن ٹرنر نے ایک کھلاڑی کو آوٹ کیا۔

راجکمار راؤ اور ثانیہ ملہوترہ کی ''ٹوسٹر'' کا ٹریلر جاری

نیٹ فلکس کی آنے والی فلم ''ٹوسٹر'' کا ٹریلر جاری ہوگیا ہے جس میں راجکمار راؤ ایک کنجوس شخص کے کردار میں نظر آ رہے ہیں۔ ثانیہ ملہوترہ کے ساتھ ان کی جوڑی اس کہانی کو جذبات اور مزاح کا امتزاج بناتی ہے۔ یہ فلم ۱۵ را اپریل کو ریلیز ہوگی۔ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز پر بڑھتی ہوئی دلچسپی کے درمیان نیٹ فلکس نے اپنی نئی فلم ''ٹوسٹر'' کا ٹریلر جاری کر دیا ہے، جس نے ریلیز ہوتے ہی ناظرین کی توجہ حاصل کر لی ہے۔ اس فلم میں راجکمار راؤ مرکزی کردار ''رما کانت'' میں نظر آ رہے ہیں، جو اپنی غیر معمولی کنجوسی کے باعث ایک غیر متوقع اور افراتفری سے بھرپور صورتحال پیدا کر دیتا ہے۔ تازہ ٹریلر، جو تقریباً دو منٹ ۴۲ ر سیکنڈ پر مشتمل ہے، ایک دلچسپ اور طنزیہ انداز میں کہانی کا آغاز کرتا ہے۔ ابتدا میں رما کانت کو خدا سے شکوہ کرتے دکھایا جاتا ہے کہ اس کی کنجوسی کو کیوں اس کی فطرت یا وراثت سمجھا جا رہا ہے۔ اس کے بعد فلم اس کی روزمرہ زندگی کی جھلک پیش کرتی ہے، جہاں وہ ہر خرچ کو انتہائی احتیاط سے تولتا ہے، جس کے نتیجے میں اس کے ذاتی تعلقات، خاص طور پر اس کی بیوی کے ساتھ، کشیدہ ہو جاتے ہیں۔ فلم میں ثانیہ ملہوترہ ان کی بیوی کے کردار میں نظر آتی ہیں، جو اس کی کنجوسی سے تنگ آ کر اس کے ساتھ مسلسل اختلاف کا شکار رہتی ہے۔ کہانی اس وقت ایک اہم موڑ لیتی ہے جب ایک شادی کی تقریب میں رما کانت مہنگا ٹوسٹر تحفے میں دیتا ہے، لیکن شادی منسوخ ہونے کے بعد وہ اسے واپس لینے کی کوشش کرتا ہے، جو کئی مزاحیہ اور پیچیدہ حالات کو جنم دیتا ہے۔ ٹریلر میں دیگر اداکاروں کی جھلک بھی دکھائی گئی ہے، جن میں ابھیشیک بنرجی، ارچنا پورن سنگھ اور فرح خان شامل ہیں۔ فلم کی ہدایت کاری وویک داس چودھری نے کی ہے جبکہ یہ پروجیکٹ راجکمار راؤ اور ان کی اہلیہ پترلیکھا کے بینر ''کمپا فلم'' کے تحت بطور پروڈیوسران کا پہلا مشترکہ قدم بھی ہے۔ اس پہلو نے فلم کو انڈسٹری میں مزید نمایاں بنا دیا ہے۔ ٹریلر ریلیز کے چند گھنٹوں میں ہی لاکھوں ویوز حاصل کر چکا ہے، جبکہ سوشل میڈیا پر اس کے مکالمے اور مزاحیہ مناظر زیر بحث ہیں۔ ناظرین کا کہنا ہے کہ فلم ایک سادہ تصور کو دلچسپ انداز میں پیش کرتی ہے، جو روزمرہ زندگی کے مسائل کو مزاح کے ذریعے اجاگر کرتی ہے۔ یاد رہے کہ راجکمار اس سے قبل مختلف نوعیت کے کرداروں میں اپنی اداکاری کا لوہا منوا چکے ہیں جبکہ ثانیہ بھی متنوع کرداروں کے لیے جانی جاتی ہیں۔ ان دونوں کی اسکرین پر موجودگی فلم کے لیے ایک مضبوط عنصر سمجھی جا رہی ہے۔ یہ فلم ۱۵ ر اپریل ۲۰۲۶ء کو نیٹ فلکس پر ریلیز ہوگی۔

ہدایت کار انوراگ کشیپ کی ''ڈیوڈی'' ۲۴ را اپریل کو ری ریلیز

انوراگ کشیپ کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم نے اپنی منفرد کہانی اور موسیقی کی بدولت کلاسیک حیثیت حاصل کی۔

''ڈیوڈی'' کو پی وی آر آئی ناکس کے ذریعے ۲۴ را اپریل کو منتخب سنیما گھروں میں دوبارہ ریلیز کیا جا رہا ہے۔ انوراگ کشیپ کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم نے اپنی منفرد کہانی اور موسیقی کی بدولت کلاسیک حیثیت حاصل کی۔ ابھے دیول، ماہی گل اور کالکی کاکلن کی اداکاری سے مزین یہ فلم نئی نسل کو ایک مختلف سنیما تجربہ فراہم کرنے کے لیے دوبارہ ریلیز کی جا رہی ہے۔ ہندوستانی سنیما کی ایک نمایاں کلٹ فلم ''ڈیوڈی'' ایک بار پھر بڑی اسکرین پر واپسی کے لیے تیار ہے۔ پی وی آر آئی ناکس نے اعلان کیا ہے کہ اسے ۲۴ را اپریل کو منتخب تھیٹروں میں دوبارہ ریلیز کیا جائے گا۔ یہ پیش رفت نہ صرف پرانے شائقین کے لیے ایک یادگار لمحہ ہے بلکہ نئی نسل کو بھی اس منفرد فلمی تجربے سے روشناس کرانے کا موقع فراہم کرے گی۔ انوراگ کشیپ کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم نے ۲۰۰۹ء میں اپنی ریلیز کے وقت روایتی بالی ووڈ بیانیے سے ہٹ کر ایک نئی سمت متعارف کرائی تھی۔ یہ فلم شرت چندر چٹوپادھیائے کے مشہور ناول ''دیوداس'' کی جدید دور میں پیش کی گئی تعبیر ہے، جس میں کلاسیکی کہانی کو عصری سماجی حقیقتوں کے ساتھ جوڑا گیا۔ انوراگ کشیپ نے ایک حالیہ انٹرویو میں بتایا کہ ''ڈیوڈی'' دراصل ایک 'بغاوت' کے جذبے سے تخلیق کی گئی تھی۔ ان کے مطابق وہ دیوداس کے کردار کو رومانوی انداز میں پیش کرنے کے بجائے اس کی خامیوں اور انسانی کمزوریوں کو اجاگر کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا، ''یہ فلم ایک اشتعال انگیز بیانیہ تھی، جس کا مقصد اس رومانوی تصور کو توڑنا تھا جو برسوں سے دیوداس کے گرد بنا ہوا تھا۔'' انہوں نے مزید وضاحت کی کہ فلم میں پارو اور چندا جیسے کرداروں کو بھی نئی جہت دی گئی۔ پارو کو ایک مضبوط اور خودمختار شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا، جبکہ چندا کا کردار قربانی کے بجائے بقا اور خود کو دوبارہ دریافت کرنے کی علامت بن کر سامنے آیا۔ ان کے مطابق فلم کا اختتام بھی جان بوجھ کر روایتی ''خوشگوار انجام'' سے ہٹ کر رکھا گیا تاکہ حقیقت پسندانہ احساس برقرار رہے۔ ابھے دیول نے بھی اس فلم کے ساتھ اپنے ذاتی تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ابتدا میں اس کے تصور کو ''بہت عجیب'' قرار دے کر مسترد کیا جا رہا تھا۔ ان کے مطابق جب انہوں نے یہ آئیڈیا انوراگ کشیپ کو پیش کیا تو وہ پہلے حیران ہوئے، لیکن بعد میں اس کے تخلیقی امکانات کو سمجھتے ہوئے اس پروجیکٹ سے جڑ گئے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ فلم کی کہانی کو ایک موسیقی پر مبنی بیانیے کے ذریعے آگے بڑھانے کا خیال بھی خاص تھا، جہاں ہر گانا کہانی کا حصہ بن کر سامنے آتا ہے۔

'اندازہ تھا یہ آسان نہیں ہوگا': اصلی واقعے پر مبنی 'ایک اور پاکیزہ' کی کہانی

ٹی وی سکرین پر ایک لڑکی کی انگریزی زبان میں کمنٹری کرتی آواز گونجتی ہے، ساتھ ایک لڑکے کی سسکنے کی آواز سنائی دیتی ہے

ٹی وی سکرین پر ایک لڑکی کی انگریزی زبان میں کمنٹری کرتی آواز گونجتی ہے، ساتھ ایک لڑکے کی سسکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ تمام منظر عوام ایک موبائل فون پر دیکھ رہے ہیں۔ اس واقعہ کو سکرین پر مکمل دکھایا تو نہیں جاتا، مگر ناظرین اس کی شدت کو محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ بات ہو رہی ہے جیو ٹی وی پر نشر ہونے والے ڈرامے 'ایک اور پاکیزہ' کی، جس کی کہانی ایک اصلی واقعے کے گرد گھومتی ہے۔ اس ڈرامے میں 'سائبر بلئینگ' جیسے موضوع پر کھل کر بات بھی کی گئی ہے، اور متاثرہ افراد کو آگے کا لائحہ عمل بتانے کی بھی کوشش کی گئی ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب پاکستانی ڈراموں میں اکثر کہانیاں گھریلو تنازعات کے گرد گھومتی ہیں، وہاں 'ایک اور پاکیزہ' ایک مختلف راستہ اختیار کرتا ہے۔ یہ صرف ایک کہانی نہیں بلکہ ایک سوال ہے بلی کیا ہم مشکل سچائیوں کو دیکھنے اور سننے کے لیے تیار ہیں؟ اس ڈرامے کی کہانی پاکیزہ (سحر خان) نامی مرکزی کردار کے گرد گھومتی ہے جس کو کچھ لوگ ایک ہوٹل کے کمرے میں ہراساں کر کے اس کے دوست فراز (نمیر خان) کے ساتھ ویڈیو بناتے ہیں۔ اس ویڈیو کے وائرل ہوتے ہی اس کے گھر والے دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں لیکن ان سے قطع تعلق بھی کر لیتے ہیں، لیکن پاکیزہ ہمت نہیں ہارتی اور اپنے اور اپنے شوہر کو انصاف دلوانے کی خاطر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔ کس طرح وہ یٰسین نامی شخص کے خلاف شکایت درج کرواتی ہے جس نے یہ ویڈیو بنا کر وائرل کی تھی، اور اس کوشش میں اسے کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ سب کچھ اس ڈرامے میں دکھایا گیا ہے۔ سحر کے خاندان والے جو پہلے اس سے قطع تعلق کر لیتے ہیں، آہستہ آہستہ اس کا ساتھ دینے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے اسے وہ حوصلہ ملتا ہے جس کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ ڈرامے کی کہانی چند سال قبل اسلام آباد میں پیش آنے والے واقعے سے ملتی جلتی ہے جس میں عثمان مرزا نامی ایک شخص نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک نوجوان جوڑے کو پہلے ہراساں کیا، پھر زبردستی ان کی ویڈیو بنا کر وائرل کر دی تھی۔ پولیس کی تفتیش کے بعد اس شخص کو 25 سال کی سزا ہوئی اور اس وقت بھی وہ جیل میں ہے۔ پاکستانی ڈرامہ انڈسٹری میں جہاں طویل عرصے سے ساس بہو کے تنازعات اور روایتی کہانیوں کا راج رہا ہے، وہیں کبھی کبھار کوئی ایسا پراجیکٹ سامنے آتا ہے جو نہ صرف اس روایت کو چیلنج کرتا ہے بلکہ ناظرین کی توجہ بھی حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ 'ایک اور پاکیزہ' بھی ایسا ہی ایک ڈرامہ ہے، جو سائبر کرائم، ٹراما اور انصاف تک رسائی جیسے حساس موضوعات کو ذہن میں رکھ کر بنایا گیا ہے۔ ڈرامے میں مرکزی کردار سحر خان اور نمیر خان کے ساتھ ساتھ نادیہ افگن، نور الحسن، آمنہ الیاس، گوہر رشید، علی آفتاب سعید، نمرہ شاہد، حنا خواجہ بیات اور ثاقب سمیر ادا کر رہے ہیں۔ بی بی سی اردو نے اس ڈرامے کے ہدایتکار کاشف نثار اور رائٹر بی گل سے گفتگو کی، جس میں انھوں نے اس پراجیکٹ کے پس منظر، تخلیقی عمل اور ناظرین کے ردعمل پر تفصیل سے بات کی۔ اس ڈرامے کی مصنف بی گل ہیں جو اس سے قبل 'ڈر سی جاتی ہے صلہ' اور 'رقیب سے' جیسے ڈراموں کی سکرپٹ لکھ چکی ہیں۔ ان دونوں ڈراموں کو کاشف نثار نے ہی ڈائریکٹ کیا تھا۔ 'ایک اور پاکیزہ' کے لیے ان دونوں کو کشف فاؤنڈیشن ایک بار پھر ساتھ لایا ہے، اور ان ہی کے تعاون کی وجہ سے یہ ڈرامہ عورتوں کے خلاف جرائم اور انصاف تک رسائی جیسے موضوعات پر آواز اٹھا رہا ہے۔ بی گل کے مطابق ابتدا میں وہ اس خیال سے ہچکچا رہی تھیں، کیوں کہ وہ کمیشن کیا گیا کام نہیں کرتی ہیں۔ 'کمیشنڈ کام میں اکثر ایک ایجنڈا ہوتا ہے، جو تخلیقی آزادی کو محدود کر سکتا ہے، لیکن جب مجھے حقائق اور تحقیق دکھائی گئی تو لگا کہ اس پر کام کرنا ضروری ہے۔' سائبر کرائم کو بطور موضوع منتخب کرنا بی گل کا ذاتی فیصلہ تھا، کیوں کہ ان کے خیال میں 'یہ آج کے دور میں بہت ریلیونٹ ہے اور اس پر بات ہونا ضروری ہے۔' اس کہانی کو حقیقت سے قریب رکھنے کے لیے بی گل نے غیر معمولی تحقیق کی۔ بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ نہ صرف انھوں نے عدالتوں کا دورہ کیا، بلکہ فون پر پاکیزہ بن کر وکلا سے رائے بھی لی۔ 'میں عدالتوں میں گئی، وکلا سے بات کی، یہاں تک کہ خود کو متاثرہ ظاہر کر کے معلومات حاصل کیں، ایف آئی اے تک بھی اسی طرح رسائی لی۔ مجھے پہلی بار سمجھ آیا کہ ایسے کیسز میں اصل میں کیا ہوتا ہے۔' 'ایک اور پاکیزہ' کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر کردار ٹراما کو مختلف انداز میں محسوس اور ظاہر کرتا ہے۔ بی گل کہتی ہیں، 'کوئی انکار کرتا ہے، کوئی غصہ دکھاتا ہے، کوئی خاموش ہو جاتا ہے، یہ سب ہم اپنے اردگرد دیکھتے ہیں۔ ہر انسان اپنی شخصیت اور پس منظر کے مطابق ردعمل دیتا ہے۔' کاشف نثار کا شمار اس وقت پاکستان کے بہترین ہدایتکاروں میں ہوتا ہے۔ 'انکار'، 'کابلی پلاؤ'، 'بریکنگ نیوز'، 'سٹینڈ اپ گرل' اور 'مسز اینڈ مسٹر شمیم' جیسے ڈرامے بنانے والے ہدایتکار کے مطابق کسی بھی ڈرامے کی بنیاد اس کا سکرپٹ ہوتا ہے۔ 'اگر سکرپٹ مضبوط ہو تو اداکار اور ہدایتکار مل کر اسے بہتر بنا سکتے ہیں، لیکن کمزور سکرپٹ کو نہیں بچایا جا سکتا۔' وہ کہتے ہیں کہ اچھے اداکار کردار کو نئی جہت دیتے ہیں۔ 'کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ کردار ہمارے ہاتھ سے نکل کر اداکار کے ساتھ آگے بڑھ جاتا ہے، اور وہ اسے ہماری توقع سے بہتر بنا دیتا ہے۔' اس ڈرامے میں دکھائے گئے کرداروں کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ وہ روایتی خانوں میں فٹ نہیں ہوتے۔ ایک کردار جس کو سب مکمل طور پر برا سمجھ رہے ہوتے ہیں وہ اندر سے اچھا ہوتا ہے اور جسے اچھا سمجھا جا رہا ہوتا ہے، اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی مسئلہ ہوتا ہے۔ بی گل کے مطابق کرداروں کا 'مکمل بلیک یا وائٹ' نہ ہونا ہی انھیں حقیقت سے قریب تر بناتا ہے۔